تعلیمات روحانی سکالر سکندر سہراب میو ایم ۔اے

موت اور تقدیر پہ غالب دعا

مؤلفہ

رخشندہ جہاں میو

سہراب میو پوائنٹ جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اُردو بازار لاہور۔
042-37361595
0333-4402975

Marfat.com

تعلیمات: روحانی سکالر سکندر سہراب میو۔ ایم اے

DATA ENTERED

موت اور تقدیر پہ غالب دعا

تالیف

رخشندہ جہاں میو

سہراب پبلشرز اردو بازار لاہور

نمبر
29
29
30
30
31
33
33
35
36
37
37
38
38
38

Marfat.com

297.52
56
94834
ک

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: موت اور تقدیر پر غالب دعا

تالیف: رخشندہ جہاں میو

صفحات: 192

قیمت: 250 روپے

باراول: مارچ 2011ء

کمپوزنگ: آر۔ایم

ناشر: سہراب پبلشرز، اردو بازار لاہور

ملنے کا پتہ:

میو بک پوائنٹ جیلانی سنٹر (احاطہ شاہدریاں) اردو بازار لاہور

فون نمبر: 042-37361595:0333-4888921:0333-4402975

ای میل: sikandar_sohrab@yahoo.com

ویب سائٹ: www.sohrabmeopoint.com

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
بن مانگے	15
باب ا: دعا کیا، دعا کیوں؟	23
:دعا کیا ہے؟:	23
:دعا کیوں؟:	23
:دعا زور آور:	23
:دعا کیسے کام کرتی ہے؟:	24
:سب اللہ کے ہاتھ ہیں:	25
:دعا کی دعوت:	26
:زور آور سے دعا:	27
:دعا وسائل پر غالب:	27
:خواب اور خبر:	28
:دو عامل قوتیں:	28
:فطرت:	29
:قدرت:	29
:دعا کا غلبہ:	29
:دعا اور اللہ کی منشاء:	29
دعا آخری راستہ:	30
:فطرت کا مزاج:	30
:قدرت غالب طاقت:	31
باب ۲: دعا، دنیا، نظام	33
:حیات ایک راز:	33
:روشن گیس:	35
:روشنی اور دنیا:	36
:مادہ کی اصل روشنی:	37
:ترتیب نزول:	37
:تنزیلا و تعینات:	38
:عالم ھو یا ہاہوت:	38
:عالم لاہوت:	38

Marfat.com

:عالم جبروت:	38	:دنیاو آخرت میں بھلائی کی دعا:	57
:واحدیت یا برزخ صغریٰ:	39	:ظلم سے نجات کی دعا:	57
:عالم ملکوت یا عالم ارواح:	39	:ثابت قدمی اور غلبے کی دعا:	57
:عالم مثال:	39	:رحم کی دعا:	57
:عالم ناسوت:	39	:اولاد کی دعا:	57
:اعتراض:	41	:ہر مشکل میں اللہ کافی:	57
لفظ برتر:	42	:معافی کی دعا	58
باب۳: سائنسدانوں کی نئی سوچ	44	باب ۷: انسان، اعمال، دعا	60
:قرآن کی تائید:	44	:دعا ایک کرنسی:	61
باب۴: زندگی اور کائنات	48	:دم:	64
:زندگی:	48	:دعا اور لوگ:	64
:کائنات:	49	:نیکی کے بدلے نجات:	65
:زندگی دلچسپ کھیل:	49	:قبولیت کی قیمت:	68
:نازک حد بندیاں:	49	:عجیب نظام:	70
:اختیار کی حد بندی:	49	:روشنیوں کے چور:	70
:دائرہ کار کی حد:	50	:دم اور لوگ:	72
:قواعد کی حد بندیاں:	50	:تبادلے کا قانون:	73
:تاریخ کی گواہی:	51	:دعا دینا، بیماری لینا:	73
باب۵: قرآن کا پہلا سبق دعا	52	:مصیبت ٹالنے کا معاوضہ:	75
باب۶: دعا دنیا کی چابی	56	:تبادلہ منسوخ:	75
:قرآن اور دعائیں:	56	:سر درد کا پلٹنا:	77

Marfat.com

:جادو کا جھٹکا	77	باب۱۰: لفظ انعام، لفظ عذاب	101
:موت کا خوف	78	:لفظ انعام	101
:تیس سال پرانی بیماری	78	:دعا سے عذاب کا ٹلنا	102
:گردوں کا درد	79	:دعا سے موت کا ٹلنا	103
:کینسر کا علاج	80	:فرعونیوں پر مختلف عذاب	104
:کینسر کا ردعمل	80	:عذابوں کا تسلسل	105
:لوگوں کا رویہ	83	باب۱۱: دعا اور عجیب واقعات	108
باب۸: مادہ کی جادوئی حقیقت	86	:فطرت پر دعا کی برتری	108
:کتاب کا علم غالب	87	:دنیا دعا کے آئینہ میں	108
:عصائے موسوی	89	:بارش اور سیلاب کا عذاب	112
:بددعا کا نتیجہ	91	:قوم عاد کا انجام	113
:مردہ زندہ ہوگیا	92	:پتھر سے پیدائش	116
:چاند کے دو ٹکڑے	93	:خوشبو اور ٹھنڈک سے آگ برسنا	121
باب۹: طاقتور دعا	95	باب۱۲: تقدیر پر غالب دعا	124
:قوم بمقابلہ فرد	95	:اللہ کے کارکن	125
:نوح اور اس کی قوم	96	:نادیدہ مخلوق	125
:ھود اور قوم عاد	97	:تبدیلی کا قانون	126
:قوم ثمود اور صالح	98	:گرج اللہ کی حمد وثنا کرتی ہے	126
:لوط اور قوم	99	:عطا کرنے والا	126
:قوم شعیب	99	:دو باتیں	126
:بادشاہت بمقابلہ فرد	100	:ترغیب دعا	127

Marfat.com

:قبضہ اللہ کا: 127
:دعا کا صلہ: 127
:پوشیدہ ریکارڈ: 128
:آسمانی فیصلہ: 128
:فیصلہ اللہ کا: 128
:مال و دولت پر لفظوں کی برتری: 128
:اللہ کافی: 129
:کمائی کا بدلہ: 129
:حکم سے تخلیق: 129
:سایہ اور ہر شے سجدہ ریز: 129
:سعی کا بدلہ: 129
باب ۱۳: موت پر غالب انسان 131
:انسان اور اجل کا تعلق: 131
:حضرت یعقوب اور عزرائیل: 132
:حضرت باقی باللہ: 133
:عاشق الٰہی: 133
:مردہ زندہ ہو گیا: 134
:موت کو شکست: 134
:عظیم تحفہ: 135
:پرندے زندہ ہو گئے: 135
:موت نے زندگی اگل دی: 136
:مشکلات کا حل: 136
:تا قیامت زندگی: 137
:موت کی اہمیت زندگی سے: 138
:پیدائش کی حقیقت: 138
:دل بیدار کو تحفہ: 139
باب ۱۴: دعا کی باتیں 140
:صدقہ اور دعا: 142
:سب سے زیادہ پسندیدہ دعا: 143
باب ۱۵: لفظ اور عجائبات 144
:بسم اللہ کی فضیلت: 144
:مشکل کا حل: 145
:رزق میں برکت: 145
:سوجن اور گلٹی کا علاج: 145
:جادو کا علاج: ہر کام میں برکت: 145
:موت کی تلخی سے نجات: 145
:بسم اللہ کے عجائبات: 146
:کوڑھ کا علاج: زہر کا علاج: 146
:نام محمد ﷺ :اسم اعظم: 147
عجائبات اسمائے الٰہی 147
یا ھو
:جہنم کی آگ حرام ہو: 147

Marfat.com

:حشر میں دل مطمئن ہو: تسخیر عالم: 147

یا اللہ

:مستجاب الدعوات: 147

:صاحب کشف ہو: ہر مقصد کیلئے: 148

اللہ الصمد

:ہر مقصد کے لئے: 148

یا رحمٰن

:سستی اور غفلت کا علاج: 148

:پڑھائی میں دل لگے: 148

:دل روشن ہو: صاحب کشف ہو: 148

:مرگی کا علاج: 148

یا رحیم

:تسخیر اور دولت: 149

:ایمان پر خاتمہ: 149

یا قدوس

:معصیت سے نجات: 149

:ملکوتی صفات: 149

:نظر بندی کے لئے: 149

یا سلام

:برے کاموں سے محفوظ: 149

:ذہانت کیلئے: بیماری سے شفا: 129

:ہر مشکل کیلئے: 150

یا مومن

:لوگ برائی نہ کریں: 150

:انوار معرفت: 150

یا مہیمن

:صاحب ہیبت وعظمت: 150

یا عزیز

:صاحب توکل ہو: 150

یا جبار یا قہار

:دشمن کی مقہوری اور مغلوبیت کیلئے: 151

:تسخیر ہمزاد: 151

یا کبیر یا اکبر یا متکبر

:فرزند صالح پیدا ہو: 151

:صالح اور عابد ہو: 151

یا خالق یا باری یا مصور

:رزق اور فرزند کیلئے: 151

:صاحب قلم اور موقلم کے لئے: 151

:چغل خوروں سے حفاظت: 152

:عبادت گزار فرشتے: 152

:ریاض قدس میں جگہ: 152

:اولاد پیدا ہو: 152

Marfat.com

یا غفار یا اللہ
:ہر پریشانی کا علاج: 152
یاغفور یاغفار یاعفو
:ہر مشکل کا حل: 152
یا وھاب
:ایک رات میں مراد پوری: 152
: مخلوق سے بے نیازی: 153
:حکومت، ملازمت اور ہر مہم کیلئے: 153
یارزاق
:زندگی کی ہر ضرورت کے لئے: 153
یافتاح
:دل کی صفائی کیلئے: ایک تحفہ: 154
یاعالم یاعلیم
:استخارہ اور اسرار مخفی: 154
:تقدیر کا ٹالنا: 154
یا قابض
:دشمن مقہور ہو: 154
:لین دین کے وقت کا ذکر: 155
:خونی بواسیر: قبض: جریان: ایام حمل میں خون آنا: 155
یاباسط
:غم والم سے نجات: 155
یاخافض:
:دشمن سے محفوظ رہے: 155
یارافع
:دشمن پر فتح، علم میں آسانی: 155
یامذل
:دشمن پر غلبہ: 155
یاسمیع
:قبولیت دعا: 156
یابصیر
:ظاہر باطن کی بینائی: 156
یاحاکم یاحکم یاحکیم
:مہم: قید، مجبوری، غربت کا حل: 156
یاعادل یاعدل
:ظالم دفع ہو: 157
:قبر اور حشر کا خوف: 57
:قبول دعا اور تسخیر: 57
یالطیف
:لطف خاص اور اسرار باطنی: 57
یاخبیر
:کوئی خبر لینا 58

Marfat.com

یا حلیم

:مخلوق مہربان: بیماری سے شفا: 158

:کھیتی میں برکت: 158

یا عظیم

:صاحب تعظیم ہو: 158

یا شکور

:کشف، قبولیت اور بینائی: 158

یا علی

:عجیب اثرات: 159

یا حافظ یا حفیظ

:حفاظتی حصار: 159

یا مقیت

:پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا: 159

:آسمانوں کی سیر: 159

یا حسیب

:خوف کا علاج: 160

:بچوں کی اصلاح کو تحفہ: 160

یا جلیل یا ذالجلال والاکرام

:تسخیر خلائق: 160

:اسقاط حمل، جن، آسیب، ام صبیان 160
کا علاج:

:طرفین میں صلح: 160

:نکسیر جاری، ظالم برباد: 160

یا مقسط

:صاحب ہیبت: 161

یا جامع

:اسم سلیمانی: 161

یا کریم

:ہر نعمت ملے: 162

یا رقیب

:ہر شے کا محافظ: 162

:طاقتور دشمن سے حفاظت: 162

یا مجیب

:قبولیت دعا: 162

یا واسع

:رزق، تسخیر و رفعت وجاہ: 163

یا ودود

:محبت و اصلاح: 163

یا ماجد یا مجید

:عزت و بزرگی: 164

یا باعث

:صحت اور قواء بدن کی حفاظت: 164

Marfat.com

یاشہید، یاشاہد

:ہر بلا سے محفوظ، نافرمانی کا علاج 164

یاحق

:فیصلہ حق میں ہو: 164

:گمشدہ چیز مل جائے، قید سے رہائی: 165

یاوکیل

:ہر مقصد پورا ہو: 165

یاقوی

:معذوری کا خوف: 165

:پورا لشکر اور ایک اکیلا: 166

یامتین

:محبت، ہیبت اور تسخیر: 166

:معذوری کا علاج، دودھ بہت ہو: 166

یاحامد، یامحمد، یاحمید

:اسم تسخیر ومحبت: 166

یامحصی

:عذاب قبر وحشر سے محفوظ: 166

:حساب دانوں کو تحفہ: 166

یامبدی

:کام بخیر انجام ہو: 167

:فرزند کی خواہش اور حفاظت: 167

یامحیی، یاحی

:موت کا خطرہ: 167

:زلزلہ وسیلاب سے محفوظ: 167

یاممیت

:رہبر شریعت وطریقت: 167

:فہم ادراک پیدا ہو: 167

یاقیوم

:عمر دراز ہو: عالم شدت کا عمل: 168

:ہر مشکل ہر کام: 168

یاواجد، یاغنی، یامغنی

:دولت وغنا: برائے کشف: 168

یااحد، یاواحد، یاوحید

:بادشاہوں اور فوجی افسروں کو تحفہ: 168

:بیماری اور خطرناک سفر: 169

یاصمد

:اللہ کے سوا سب سے بے نیاز: 169

:اسم اعظم: فسق وفجور سے نجات:

:محبت کا عمل، روحانی اثرات کیلئے: 169

یاقادر، یاقدیر، یامقتدر

:ستاروں کے اثرات بد سے نجات 169

:ہر مشکل میں مدد: 170

Marfat.com

یامقدم

سوتے میں حفاظت: 170

یاموخر

مایوس مریضوں کیلئے: 170

قبر وحشر کے خوف سے محفوظ: 170

یااول

اولاد نرینہ اور خزینہ: کشف کیلئے: 170

یا آخر، قوت نصرت 170

یاظاہر یاباطن

کشف قبور اور استخارہ: 171

یاوالی

سیلاب اور طوفان سے حفاظت: 171

محنت کشوں کے لئے خاص: 171

یامتعالی

غیب سے مدد اور مرتبہ: عورتوں کیلئے 171

یابر

تمام عمر آفات سے محفوظ: 172

یاتواب

کرم کی بارش: بچہ جو روئے: 172

کاملین میں شمار: 172

یامنتقم

سفلی علم کا توڑ: 172

کھوئی ہوئی دولت وعزت: 172

یاروف

تسخیر اور ظلم سے رہائی: 172

یامعطی، یامنعم، یانافع

رزق اور کاروبار میں کامیابی کیلئے: 173

یاحنان، یامنان

دولت اور غنا کا خزانہ: 173

یامانع

کسی کو کام سے باز رکھنے کیلئے: 174

یاضار: ضرر سے محفوظ: 174

یانور: انوار کا نزول: 174

یاہادی: ہر کام کے لئے: 174

یابدیع: دعا قبول ہو: 174

یاباقی: کبھی بیمار نہ ہو: 175

یاوارث

اولاد میں کثرت مال میں برکت: 175

یارشید: استخارہ اور کامیابی: 175

یاصبور: صبر اور زبان بندی: 175

مختلف اشغال 179

باب: پیشین گوئیاں 180

Marfat.com

انتساب:

جانِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام!

Marfat.com

قرآن کہتا ہے:

☆ انسان اور اس کے اعمال کو اللہ نے پیدا کیا۔

☆ جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے وہ ایک کتاب (لوح محفوظ) میں پہلے سے لکھا ہوا ہے۔

☆ انسان کو اس کی کوشش کے مطابق ملتا ہے۔

☆ اللہ کا حکم آئے تو کوئی اسے ٹالنے والا نہیں۔

☆ کوئی اس کے عذاب کو ٹالے نہ اس کی رحمت کو۔

☆ وہ چاہے تو تھوڑی محنت کا زیادہ صلہ دے۔

☆ اختیار اللہ ہی کا ہے۔

وہ جس کو جو چاہے اور جتنا چاہے دے۔

Marfat.com

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان:

☆ انسان کی تقدیر پیدا ہونے سے پہلے لکھ دی جاتی ہے۔

☆ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ انسان وہی کرتا ہے جو تقدیر میں لکھا ہے۔

☆ موت اور تقدیر کو کوئی چیز نہیں ٹالتی مگر دعا

Marfat.com

بن مانگے

''اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو'' (الصّٰفّٰت ۳۷، آیت:۹۶)

یہ آیت دعا کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے کافی ہے۔ بات ذرا غور کرنے کی ہے اور بس۔ انسان اور اس کے اعمال اللہ نے پیدا کردئے تو انسان کیلئے اپنی مرضی سے کرنے کو کیا بچا سوائے وہ راستہ اختیار کرنے کے جو اس کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔؟ یہ توضیح قرآنی آیت کی روشنی میں ہے۔ قرآن اور اس کی آیات کی سچائی پر ذرّہ برابر شبہ کرنا انتہائی جہالت اور کفر ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ انسانی ذہن اس حقیقت کو سمجھ نہ سکے کہ چابی کے کھلونے میں فیڈ کئے گئے پروگرام کی طرح سب پہلے سے طے ہے۔ ہے تو ایسا ہی مگر انسان اور جن کو سوچ کی رعایت دی گئی ہے۔ آیت کے مطابق تو ہر شے پہلے سے پیدا ہے۔ مخلوق اور اس کی فطرت (فطرت سے عمل ہے)، اعمال اور اس کے نتائج، غرض یہ کہ جو دنیا میں ہے وہ پہلے سے پیدا کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد یہی کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کی اسٹیج پر کسی اداکار کیلئے جب ایک کردار منتخب کر دیا گیا تو اس سے باہر وہ اپنی مرضی سے کیا کر سکتا ہے سوائے اس کے کہ وہ اسی کردار کو نبھائے جو اس کیلئے منتخب کیا گیا ہے مگر میں سمجھتی ہوں کہ اس کے بعد بھی بہت کچھ بچتا ہے۔ کردار اور مکالمے تجویز کرنے کے بعد ان کی ادائیگی کا سلیقہ ہے، جذبہ ہے، شوق ہے جس پر ایوارڈ کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اداکار کا سراہا جانا اداکاری

Marfat.com

پر ہے۔ وہ جنہیں ایوارڈ ملتے ہیں وہ کردار اور مکالمے خود نہیں لکھتے بلکہ کسی مصنف کے لکھے مکالمے کسی ہدایت کار کی رہنمائی ہی میں ادا کرتے ہیں۔ کردار اور مکالموں کا حق ادا کرنا یا تخلیق کار اور ہدایت کار کی سوچ کو سمجھنا اور اس کو نبھانا ہی ان کی کامیابی کی ضمانت ہوتا ہے۔ میرے خیال میں قدرت ہر فرد کا راستہ خود متعین کرتی ہے مگر ایک سعی اور بدلے کا قانون بھی ہے اور سعی کے قانون میں کسی کیلئے کوئی رو رعایت نہیں۔ حتیٰ کہ انبیاء کرام کو بھی سخت تکالیف سے گزرنا پڑا، بلکہ یہ کہنا زیادہ سچ ہے کہ سب سے زیادہ مشکلات انہی حضرات قدس نے برداشت کیں۔

کائنات ضدوں کا مجموعہ ہے۔ جھوٹ سچ، اچھا برا، مرد عورت، اسی طرح ہر شے کا جوڑا ہے۔ زندگی کو جمادات سے حیوانات تک سفر کرتے دیکھیں تو ہر کوئی ایک خاص عمل (فطرت) کا پابند ہے، جیسے پھول خوشبو دیتا ہے، کانٹا چبھتا ہے، سورج گرمی اور چاند ٹھنڈک دیتا ہے، دن اجلا اور رات تاریک ہوتی ہے مگر جب سب کو یکجا کر کے آدمی کا لباس دیا تو یہ یکطرفہ ٹریفک ختم ہوئی۔ جب بہت سی متضاد فطرتیں ایک وجود میں جمع ہوئیں تو اس یکجائی میں بات دو رخی ہوئی۔ ایک ہی وجود میں متضاد صفات جمع ہوئیں تو ایسے میں ظاہر ہے کہ (اچھا یا برا، آگ یا پانی دو میں سے) ایک کے مطابق ہوگا۔ یہ ایک کا انتخاب حضرت انسان پر چھوڑا گیا کہ بات حساب کتاب کی تھی اور اس کیلئے کچھ اختیار بھی ضروری تھا۔ اب یہ نہ تو صرف گھاس کھانے والا ہرن ہے نہ چیر پھاڑ کرنے والا درندہ شیر بلکہ دونوں یکجا ہیں۔ اب جو اسے پسند ہے وہ راستہ اور وہ رنگ اختیار کرے۔ اچھائی اور برائی دونوں اس کے اندر سمودی گئی ہیں۔ اسی سوچ یا انتخاب پر اس کی باز پرس ہوگی۔ یہ بات قرآن پاک میں خوب واضح کر دی گئی کہ اچھائی اور برائی دونوں انسان کے جی میں ڈال دی گئیں۔ روحانی سائنس دانوں کے نزدیک انسان کائنات اصغر ہے۔

کائنات میں جو سب الگ الگ ہے وہ یکجا ہوا تو انسان کہلایا۔ اس نظریہ کے تحت انسانی پیکر کی حد تک تو اونچ نیچ، غریب امیر کی تفریق ختم ہونی چاہئے تھی پھر یہ کم زیادہ اور کمزور اور طاقتور کا بھید بھاؤ کیا ہے؟ اگرچہ یہاں ہمارا موضوع بھید بھاؤ نہیں بلکہ دعا ہے مگر اس پر ذرا روشنی

Marfat.com

ڈالنے کیلئے کچھ اشارے کر دیں: ایک تو یہ کہ سعی و نتیجہ کا قانون رکھ دیا گیا کہ جو جیسا اور جتنا کرے وہ پالے۔ دوسرے یہ کہ ہر انسان میں قدرت نے کوئی نہ کوئی خوبی دوسروں سے بڑھا کر ایسی رکھی ہے جو اسے زندگی میں دوسروں سے نمایاں کر دے۔ اب یہ انسان پر ہے کہ وہ اپنی اس خوبی کو پہچانتا ہے کہ نہیں۔ کسی انسان کیلئے اپنی اس نمایاں اور بڑھی ہوئی خوبی کی پہچان اور اس کا استعمال ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ جو اس کے خلاف چلے گا یا خود کو پہچان نہ پائے گا وہ ناکامی کا شکار رہے گا۔ انسان اور اس کے اعمال کو پیدا کر کے یہ بھی فرما دیا کہ ہر کسی کو اس کی سعی کا بدلہ ہے۔ گویا تقدیر ہے اور کوشش کے مطابق لی جاتی ہے۔ ایک موچی کا بیٹا (ہر ہٹلر دی گریٹ) جرمنی کا ایسا حکمران بنا کہ اس کے مرنے کے بعد بھی برسوں تک بڑی بڑی حکومتوں میں اس کے نام سے زلزلہ پیدا رہا۔ ایک عرصے تک یہ افواہیں گردش کرتی رہیں کہ ہٹلر کہیں زیر آب سمندر میں موجود ایٹمی ہتھیار بنانے میں مصروف ہے۔ بڑے بڑے حکمران اس خوف کا شکار رہے کہ وہ کسی وقت بھی دنیا پر ایٹمی حملہ کر سکتا ہے۔ (خوف پھیلانا کچھ قوموں کا سیاسی ہتھیار بھی ہے جسے وہ ہمیشہ بڑی خوبی سے استعمال کرتی ہیں) تو بات یہ نہیں کہ کوئی موچی کے گھر پیدا ہوا یا مغل اعظم کے، معمولی کسان کے گھر پیدا ہوا یا بادشاہ کے۔ بات سعی پر ختم ہے۔ چنگیز اعظم ایک چھوٹے سے قبیلے میں پیدا ہوا اور مخالف قبیلے کے ہاتھوں قید ہو کر ذلیل ہوا۔ قید کو توڑ کر بھاگا اور ہمت و عمل سے چنگیز اعظم ہوا۔ بات مقام اظہار کی نہیں راہ و عمل کی ہے۔ پہلے اس پر دھیان دو کہ جو کرنا ہے وہ کیسے کرنا ہے۔ کچھ کرنے سے پہلے خود کو سمجھو کہ تم کیا کر سکتے ہو اور کیسے کر سکتے ہو اور ماحول کا تقاضا کیا ہے، اس کے بعد یہ فیصلہ کرو کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔

کامیابی کیلئے اصل چیز صحیح وقت پر صحیح فیصلہ اور صحیح وقت پر صحیح قدم اٹھانا ہے، مگر ایک عمر ہوتی ہے جب انسان ایسی باتوں پر کم دھیان دیتا ہے بلکہ کبھی کبھی تو دھیان دیتا ہی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نے بھی کبھی اس انداز میں نہیں سوچا تھا، ہاں کچھ نیا اور مشکل کام کرنے کا شوق بچپن سے تھا مگر اپنی مرضی سے۔ جو نئی چیز دیکھی، اسے ادھیڑا اور نئی طرح سے بنایا، نیا رخ اور نیا رنگ

Marfat.com

دے کر بنایا۔ جب تک جی نہ بھرا چھوڑا نہیں اور جب ہر پہلو سے اسے سمجھ لیا تو پھر کوئی اور نیا اور مشکل کام۔ ایک تجسس، ایک مشکل پسندی ہر قدم رہنما رہی۔ یہ فطرت میں چھپا ہوا کوئی نقطہ ہے جو ہر وقت بھڑکتا اور لو دیتا رہتا ہے، ایک کے بعد دوسری مہم کا طلبگار۔

والد صاحب کی خواہش تھی کہ ہم سب بہنیں لکھنے لکھانے کی طرف آئیں۔ ہم میں خوش دلی سے شاید کوئی ایک بھی ایسا نہیں چاہتی تھی۔ البتہ والد صاحب کی خوشی کیلئے بڑی بہن روبینہ اور میں نے بچوں کیلئے کہانیاں اور مضمون لکھنے شروع کئے۔ فرصت کا ایک مشغلہ یہ بھی تھا کہ کبھی کوئی کہانی لکھ کر روزنامہ نوائے وقت کو بھیج دی۔ ان میں سے کئی ایک مختلف ناموں سے شائع بھی ہوئیں۔ ہمارے گھر میں نوائے وقت ہی پڑھا جاتا ہے۔ ایک وقت میں کئی کئی اخبار بھی آتے رہے مگر نوائے وقت سے رابطہ نہیں ٹوٹا۔ چونکہ نوائے وقت گھر میں آتا تھا اس لئے کہانیاں بھی نوائے وقت ہی کو بھیجی جاتیں اور وہ اکثر بچوں کے رنگین صفحہ پر چھپتیں۔ کہانیوں میں میواتی ماحول نمایاں ہوتا۔ کبھی اس سے بالکل الگ ہٹ کر بھی ہوتا۔ میری ایک کہانی نوائے وقت کے رنگین صفحہ پر ساحرہ علیم کے نام سے شائع ہوئی۔ والد صاحب نہیں جانتے تھے کہ میں نام بدل بدل کر کہانیاں بھیجتی ہوں۔ روبینہ سکندر کی کہانیاں اسی کے نام سے چھپتیں۔ مجھے اپنا نام زیادہ پسند نہیں تھا، اس لئے نئے نئے نام ڈھونڈتی رہتی۔ جب والد صاحب کو معلوم ہوا کہ یہ جو ساحرہ علیم کے نام سے کہانی چھپی ہے میری ہے تو بہت خوش ہوئے مگر نام کو دیکھ کر انہوں نے کہا کہ اگر میں اسی طرح نام بدل بدل کر لکھتی رہی تو میری پہچان کبھی نہیں ہو پائے گی۔ پہچان تو میرا مسئلہ تھا ہی نہیں، میں تو بس لکھنے کیلئے کہانیاں لکھتی تھی اور اخبار میں چھپنے کے بعد تسکین کیلئے یہی احساس کافی تھا کہ اخباروں میں چھپنے والے لوگ بھی میری طرح کے ہوتے ہیں۔

کہانیاں اور مضامین لکھنے کی وہ بے خواہش مشق شاید قدرت کا منشا تھی۔ ہوا یہ کہ جب والد صاحب کو ماہنامہ ''عشبہ'' لاہور کا ڈیکلیریشن ملا اور مجھے اس کا ایڈیٹر بنا دیا گیا۔ تب میں نے جانا کہ مجھے خوشی یا ناخوشی سے لکھنے کا کام کرنا ہے۔ اس ایڈیٹری سے مجھے یہ فائدہ ہوا کہ نئی نئی قسم کی

Marfat.com

تحریریں پڑھنے کوملیں، نئی نئی قسم کی شاعری دیکھنے کوملی۔ بے وزن اور بے جوڑ مصرعوں کا ٹھیک کرنا میرے ذمہ لگا۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے نثر کے ساتھ نظم کا بھی کچھ شعور آ گیا۔مصرعوں کا وزن سنبھالنا اور کچھ لفظ آگے پیچھے کرنا مجھے اسی مشق سے آیا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں شاعری بھی کرتی ہوں۔البتہ والد صاحب سے کبھی تبادلہ خیال کرتے وقت ان کی زبان سے اپنی تعریف سن کر بہت خوشی ہوتی ہے اور اس بات کا دکھ بھی کہ میں نے قلم کو بہت پہلے سنجیدگی سے کیوں نہ لیا۔

کتاب ''دعا'' کا قرعہ میرے نام نکلا تو مجھے یقین ہی نہ آیا کہ میں اتنے بڑے موضوع کو اس انداز میں نبھا سکتی ہوں جس کا تصور والد صاحب کے ذہن میں ہے۔اگر دعائیں یکجا کر کے چھپوانے کی بات ہوتی تو کوئی بات ہی نہ تھی، میں اسے فوراً قبول کرتی۔دعا کے بارے والد صاحب جس طرح بات کر رہے تھے وہ صرف دعائیں جمع کر کے چھپوانے سے بہت الگ تھا اور میرے لئے مشکل بھی۔والد صاحب نے مجھے تذبذب میں دیکھا تو مجھے حوصلہ دیا مگر یہ ایسا حوصلہ نہیں تھا جس کی بنیاد پر میدان عمل میں کودا جا سکے۔

یہ ایک بڑا موضوع تھا یا کم سے کم میری نظر میں یہ واقعی ایک بڑا موضوع تھا۔(مجھے یقین ہے کہ کتاب پڑھنے کے بعد آپ بھی مجھ سے اتفاق کریں گے) میں نے انکار کیا تو والد صاحب ہنس کر کہنے لگے کہ لکھنا کیا ہوتا ہے، جو باتیں ہم جانتے ہیں، سوچتے ہیں، کرتے ہیں وہی کتاب میں لکھ دو اور بس۔اس کے باوجود میری ہمت نہیں ہو رہی تھی مگر انہوں نے حوصلہ دیا کہ ایسی کوئی بات نہیں، میں رہنمائی کروں گا۔یوں والد صاحب کی رہنمائی میں یہ کتاب لکھنا شروع کی تو بھید کھلا کہ جس کام کو دور سے انسان بہت مشکل سمجھتا ہے اس کو عملی طور پر کرنے لگے تو آسانیاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔یہ کامیابی کا ایک بڑا قانون ہے۔کہتے ہیں جس نے خوف کے سبب کچھ نہ کیا وہ زندگی میں کچھ نہ کر سکا۔والد صاحب اپنے ایک دوست کا قصہ سناتے ہیں (وہ رشتہ دار بھی ہے) کہ اس نے بی اے کا داخلہ بھرا۔امتحان قریب آیا تو امتحان دینے کا ارادہ ترک کر دیا۔والد صاحب نے پوچھا کہ جب داخلہ بھر دیا، رول نمبر جاری ہو گیا تو اس کے بعد امتحان نہ

Marfat.com

دینے کی وجہ؟ جواب ملا: فیل ہونے کا ڈر ہے۔ والد صاحب نے سمجھایا کہ فیل تو امتحان نہ دے کر بھی ہو جاؤ گے تو امتحان دے کر دیکھ لو اس میں پاس ہونے کا امکان بھی ہو سکتا ہے اگر فیل ہو گئے تو وہ تو امتحان نہ دے کر بھی ہو، یقینی طور پر ہو۔ مگر اس کو یہ بات سمجھ نہ آئی۔ اس نے جواب میں یہ دلیل دی کہ امتحان دے کر فیل ہونے کا مطلب خود کو نالائق کہلوانا ہے اور امتحان نہ دے کر فیل ہونے میں کئی راستے ہیں مثلاً یار لوگ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ میں امتحان دیتا تو شاید پاس ہو جاتا۔ یوں لیاقت کا کچھ بھرم رہ جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عمر بھر بی اے نہ کر سکا اور واپڈا میں عام سی نوکری کر کے ریٹائر ہو گیا۔ یہ انداز فکر زندگی کی حقیقت اور اس کے مقاصد سے لاعلمی ہے کہ انسان غلط فیصلوں کو درست سمجھ کر کرتا ہے جب کہ کامیابی کیلئے راہ راست اور سعی لازم ہے۔

دین انسان کو دنیا میں سیدھی راہ سے آگاہ کرتا ہے مگر عجیب بات یہ ہے کہ ہر دور میں انسان اس سے دور بھاگا ہے۔ سوائے اس مختصر عرصہ اور مختصر جماعت کے جب آپ ﷺ کی ذات اقدس نے ظہور فرمایا اور لوگوں کی تربیت کی۔ آج دینی عبادات و فرائض ایک رسم کی طرح ادا کئے جاتے ہیں۔ جو بات دل کو نہ لگے اس پر انسان کو عمل کرنا پڑے تو اس میں شوق اور جذبہ شامل نہیں ہو سکتا۔ بے دلی کے عمل کی عمر زیادہ ہوتی ہے نہ نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ اس سائنسی دور میں دین کی سائنسی بنیادوں پر تحقیق وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ دین سے دوری نے معاشرتی زندگی کو عذاب بنا دیا ہے۔ ہوس نے دلوں میں گھر بنا لیا ہے۔ ہوس ہی ہر برائی، بے اصولی اور فساد کی جڑ ہے۔ دنیا کے سب انسانوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ تمام آسمانی پیغاموں پر غور کریں کہ ان کا مقصد ہے کیا؟ ایسا کرنے ہی سے ان پر یہ بھید کھلے گا کہ آسمانی تعلیمات انسان پر کوئی ایسا بیکار بوجھ نہیں جس میں مالک کائنات کا کوئی فائدہ ہو۔ کسی کے نماز روزے حج زکوٰۃ سے اسے کیا تقویت مل سکتی ہے۔ یہ تو اس کا کرم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کی بھلائی کیلئے دین اتارا۔ دین تو انسان کو تسخیر کائنات کے گر بتاتا ہے۔ یہ تو انسان کو ان پوشیدہ سچائیوں سے روشناس کراتا ہے جو اسے زمین پر صحیح معنوں میں خلیفہ بناتی ہیں۔ آج کا انسان جس دن یہ بات سمجھ گیا،

Marfat.com

روئے زمین پر سارا فساد ختم ہو جائے گا اور یہ بھید بھی کھل جائے گا کہ سچا دین جو اصلی حالت میں محفوظ ہے کونسا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دین کی تبلیغ انسانیت کی بڑی خدمت ہے اور آج اس امت کو جس قدر دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اس قدر شاید چنگیز و ہلاکو کے دور میں بھی نہ تھی۔ والد صاحب نہ صرف خود اس تحقیق میں مصروف ہیں بلکہ اپنے سب شاگردوں کو بھی اسی راستے پر لگاتے ہیں۔ میں اس کام میں ان کے ساتھ ساتھ ہوں مگر یہ خیال نہیں تھا کہ مجھے اچانک اتنے بڑے کام کیلئے منتخب کیا جائے گا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس امت کو آبرو سے جینا ہے اور انسانیت کو بچانا ہے تو اسے دین پر تحقیقی انداز میں نگاہ کرنا ہوگی اور عبادات و احکامات کو رسم کی طرح ادا کرنے کی بجائے ان کی روح کو سمجھنا ہوگا۔ اور اسے سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ جیسا سورۃ مزمل میں اللہ نے قانون تنہائی اور توجہ کا اصول سمجھایا ہے کہ سب سے کٹ کر میری طرف آؤ تو سب سے کٹنے کا طریقہ بھی ڈھونڈنا ہوگا اور شاید یہ وہی طریقہ ہے جسے صوفی لوگ مراقبہ اور ارتکاز کا نام دیتے ہیں۔ ان میں ہر طریقہ مشاہدہ کا دروازہ ہے۔ جب دل زندہ و بیدار ہو جائے گا، اس کے زنگ دور ہو جائیں گے تو دعا کی اہمیت اور طاقت کا اندازہ ہوگا اور یہ بھید بھی کھلے گا کہ ایک دعا شاہوں کو لشکر سمیت کیسے دریا میں غرق کر دیتی ہے، ایک دعا کیسے جابر قوموں کا نشان مٹا کر رکھ دیتی ہے اور اس کیساتھ اور بہت بھید بھی کھلنا شروع ہوں گے کہ نظم کائنات ہے کیا اور انسان اس دنیا میں خلیفہ کیسے ہے اور اس کے اختیارات کیا ہیں۔ زندگی کا مقصد اور انسان کی منزل کیا ہے؟

نظام کائنات پر والد صاحب کی کئی کتابیں چھپ چکی ہیں جن میں 'انگشت بدنداں' ''تقدیر بدلتی ہے'' ''لفظ قاتل لفظ مسیحا'' اور ''قانون زندگی'' نے اپنے قارئین سے بہت داد اور دعائیں لی ہیں۔ کئی لوگوں کی تو زندگیاں بدل کر رہ گئیں۔ دنیا کی دولت بھی ان کے پاؤں چومتی ہے اور دین بھی ان کی روح میں سرایت کر گیا۔ بات ارادے کی ہے۔ ارادہ ہو تو بات بن ہی جاتی ہے۔ جیسے میں ''دعا'' پر اس انداز میں لکھنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور یہی سچ ہے کہ میں آخری

Marfat.com

وقت تک کافی الجھی ہوئی تھی کہ یہ موضوع مجھ سے کیسے نبھایا جائے گا مگر جب والد صاحب نے کہا کہ دعا پر اسلامی تعلیمات میں بہت کچھ، بہت آسان لفظوں میں ہے تو مجھے ایک راستہ ملا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن واحادیث سے مدد ملے گی اور جہاں کوئی نکتہ سمجھنے کی ضرورت ہوئی میں رہنمائی کروں گا۔ صرف ایک بات ذہن میں رہے کہ ہمارا بنیادی نکتہ ''دعا'' کی حقیقت اور اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

دعا ایسا ہتھیار ہے جس کی دعا کے سوا کوئی کاٹ نہیں۔ فقیر کی زبان سے نکلا ایک لفظ گدا کو شاہ اور شاہ کو گدا کر دے۔ مظلوم کی بددعا فرعون جیسوں کو لشکر سمیت رزق نیل کر دیتی ہے۔ دعا لاؤلشکر اور زر و مال کی محتاج نہیں۔ دعا اسی لئے میرا پسندیدہ موضوع ہے کہ یہ کمزور کے ہاتھ میں زبردست ہتھیار ہے۔ میں نے ہمیشہ اس بات پر غور کیا کہ مجبور کو آبرو سے جینے کیلئے کوئی ایسی راہ ملے کہ جب وہ کسی ظالم و جابر سے ٹکرائے تو اسے ہار کا اندیشہ نہ ہو۔ دعا میرے اس سوال کا کامل جواب ہے جو بچپن سے میرے ذہن میں کھٹک رہا تھا۔ دعا دین کی ایک بڑی عطا اور دونوں جہانوں میں بھلائی کا راستہ ہے۔ اگر یہ راستہ دشوار لگے تو اس کی آسانی کیلئے بھی دعا کرو۔ دعا ہر درد کا مداوا ہے۔ فرمایا آقائے نامدار ﷺ نے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

آخر میں اس کتاب کے چھپنے کی مبارک باد میں سب سے پہلے راحت جاہ کو دوں گی جس نے اس کے چھپنے کیلئے بہت دعائیں کی ہیں۔ اللہ ہم پر اپنا خاص کرم کرے، آمین۔

رخشندہ جہاں میو

ایڈیٹر: ماہنامہ ''عشبہ'' لاہور

☆☆☆

٩٤٨٣٣

Marfat.com

باب:۱

دعا کیا، دعا کیوں؟

دعا کیا ہے؟

دعا لفظوں کا مجموعہ ہے۔ دعا التجا ہے کائنات کے سب سے بڑے حاکم سے۔

دعا کیوں؟

دعا مجبور و بےکس کا آسرا اور کمزور کے ہاتھ میں بڑا طاقتور ہتھیار ہے۔

دعا زور آور:۔

نظام کائنات میں دعا خالق کا مخلوق کو ایک بہت قیمتی تحفہ ہے۔ دعا دنیا میں سب سے زور آور ہے۔ لرزتی زمین، بپھرے سمندر اور امڈتے طوفان اس کے آگے پانی بھرتے ہیں۔ مذہبی تاریخ اس پر روشن گواہ ہے۔

اس سچائی کو تسلیم کرنے کے بعد ذہن میں یہ سوال پیدا ہونا فطری عمل ہے کہ دعا میں ایسی کیا طاقت ہے جو ایک پل میں نظام کو زیر و زبر کر دیتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دعا اللہ کے حضور ایک کامیاب سفارش ہے اگر دعا مانگنے کا حق ادا کیا جائے تو۔ اللہ اس دنیا کا خالق اور مالک ہے۔ کائنات کا سارا نظام اس کے اشاروں کا محتاج ہے۔ کوئی حکمت، کوئی حکومت، کوئی بادشاہت کوئی طاقت اس کے فرمان کو نہیں ٹال سکتی۔ کائنات کے تمام وسائل مل کر بھی اس کے کسی حکم سے ایک ذرّہ انحراف کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ سب پر غالب ہے:۔

Marfat.com

''تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے'' (الرعد)

''سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں'' (الرعد ۱۳: آیت ۱۳)

''تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے''

(یٰس ۳۶، آیت: ۸۳)

ہر شے اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے تو جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اس کے سوا کون ہے جو اس کی مرضی کے خلاف یا اس کے حکم کے بغیر کچھ کر سکے۔

''اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے'' (الرعد ۱۳: آیت ۲۶)

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے زیادہ عطا فرمائے اور جس کو چاہے کم رزق دے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ ہر شے کا خالق، مالک اللہ ہے، وہی عطا کرنے والا اور چھین لینے والا ہے، سب اس کا، سب اس کے اختیار میں ہے تو اسی با اختیار سے کیوں نہ مانگا جائے اور مانگنا بھی اتنا آسان کہ جہاں جس حال میں ہو عاجزی سے سر جھکاؤ ہاتھ اٹھاؤ اور مانگ لو۔ جب چیز بے محنت مانگنے سے ملتی ہو تو مانگنے کی اہمیت تو ہوئی۔

دعا کے انداز اور قبولیت کے راز کئی ہیں۔ ان پر ''دعا کی باتوں'' کے تحت تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ دینے والے کو راضی کرو اور راضی کرنے کیلئے اس کی فرمانبرداری چاہیئے۔ اس کے ساتھ مانگنے کا اچھا ڈھب کہ دینے والے کو پسند آجائے۔

دعا کیسے کام کرتی ہے؟

ہر شے کی حقیقت روشنی کی لہریں ہیں اور ان لہروں کا پہلا مقام نزول مکان حرف ٹھہرا۔ یہاں سے ہر شے کا وجود پیدا ہوا تو ہر شے کی اصل حرف و الفاظ ہوئی۔ جب لفظ کسی ارادہ کے تحت منہ سے نکلتے ہیں تو ان کا جوہر اس متعلقہ شے کو متحرک کرتا ہے۔ بارش کی دعا کے نتیجے میں روشنی کی لہروں کو اللہ پانی میں ڈھالتا ہے اور پانی کو بادل بنا کر برساتا ہے۔

Marfat.com

دریا میں راستہ بھی اسی بنیاد پر ہے، پانی پر چلنا اور ہوا میں اڑنا بھی اسی قانون سے ہے۔لہریں یا روشنی ہی ٹھوس مائع گیس اصل ہیں۔روشنی میں مائع کی خاصیت بھی ہے اور گیس اور ٹھوس کی بھی۔یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مادہ کی تینوں حالتیں روشنی ہی کے مختلف نام ہیں۔

فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرو۔کام میں برکت اور انجام بخیر ہوگا۔اللہ کے نام میں برکت ہے اور نام حرفوں کا مجموعہ ہے۔ہر نبی نے اپنی قوم کو دعا کی تعلیم دی۔گناہوں پر معافی مانگنا سکھایا۔معافی مانگنا لفظوں کا محتاج ہے:۔

''اور اے میری قوم اپنے ربّ سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا مینہ بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو''

(ھود ۱۱، آیت ۵۲)

معافی اور رجوع قانون قبولیت میں شامل ہیں۔اس پر دینے والا تمہاری طاقت اور محنت سے زیادہ بھی دے سکتا ہے۔یہ دعا کی فضیلت کی جانب اشارہ ہے۔

سب اللہ کے ہاتھ میں:۔

''تم سب مل کر میرا برا چاہو پھر مجھے مہلت نہ دو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا ربّ ہے اور تمہارا ربّ، کوئی چلنے والا نہیں جس کی چوٹی اس کے قبضہ قدرت میں نہ ہو بے شک میرا ربّ سیدھے راستے پر ملتا ہے'' (ھود ۱۱، آیت ۵۶)

ساری قوم کے مقابلے میں ایک اللہ کافی ہے۔ہر جاندار کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے تو پھر اس کی مرضی کے خلاف کوئی کچھ کیسے کرسکتا ہے۔دین اللہ سے ملاقات کا سیدھا راستہ ہے۔سچ مچ یہ اللہ کے پاس لے جاتا ہے۔موسیٰ اس راہ پر تھا تو طور پر اللہ ملا۔آپ ﷺ کو شب اسریٰ معراج پر خدا ملا۔معراج قربت کا آخری مقام ہے۔باقی مقامات اس سے پیچھے ہیں۔کوئی ناسمجھ کہہ سکتا ہے کہ اللہ سے ملاقات کا فائدہ؟ اللہ سے ملاقات کا فائدہ یہ ہے کہ وہ ہر شے کا خالق بھی

Marfat.com

ہے اور مالک بھی، وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے تو جو بادشاہ کے قریب جگہ پائے دنیا اس کے پاؤں پڑے۔ جس کی جتنی قربت اللہ سے ہوتی ہے، اسی اعتبار سے زمین پر اس کی خلافت کا دائرہ ہے۔ فطرت اس کی اتنی ہی تابع فرمان ہے۔

زمین پر عذاب اترتے ہیں تو اللہ کے قریبی لوگوں کو نہیں چھو سکتے۔ ایک شہر میں گناہ گاروں کو عذاب پہنچتا ہے اور نیک لوگ اس سے محفوظ رہتے ہیں:۔

''اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر بچالیا اور انہیں سخت عذاب سے نجات دی'' (ھود ۱۱، آیت: ۵۸)

جب قوم ہود پر عذاب آیا تو اللہ نے اپنی رحمت سے مسلمانوں کو بچالیا۔ اگرچہ عذاب اور آفات اور بیماریاں کسی میں تفریق نہیں کرتیں مگر اللہ کے حکم سے۔

دعا کی دعوت:۔

ہر نبی نے اپنی امت کو دعا سکھائی اور دعا کی دعوت دی:۔

''اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو، کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں بسایا تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا'' (ھود ۱۱، آیت: ۶۱)

یہاں بھی دعوت کے ساتھ معافی مانگنے اور رجوع کرنے کا قانون سکھایا گیا ہے۔ بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا سنتا ہے۔

ہر واقعہ اور حادثہ کیلئے ایک وجود، مقام اور ساعت مقرر ہے۔ اس کی تفصیل ایک کتاب میں درج ہے جہاں مخلوق میں کسی کی رسائی نہیں۔ اس لکھے کو اللہ ہی مٹا اور بدل سکتا ہے اور اس کیلئے ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ سے دعا کی صورت میں استدعا کرو:۔

''ہر وعدہ کی ایک لکھت ہے اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی

Marfat.com

کے پاس ہے'' (الرعد ۱۳: آیت ۳۹)

جو دنیا میں ہوتا ہے وہ پہلے سے لکھا ہوا ہے۔ یہ لکھت آسمان پر بھی ہے اور زمین پر بھی اور اس کی نشانیاں انسان کے وجود میں بھی ہیں اور کائنات میں بھی۔ ذرّے ذرّے اور پتے پتے میں یہ تحریر منعکس ہے۔ اصل تحریر لوح محفوظ میں ہے جس میں ازل سے ابد تک ہونے والے تمام واقعات درج ہیں اسی لکھت کو تقدیر کہتے ہیں۔ دنیا کے تمام مادی وسائل مل کر بھی اس لکھت کو نہیں بدل سکتے مگر دعا۔ یاد رہے کائنات کی ہر شے دو رخ سے ہے۔ اگر ہونا ہے تو نا ہونا بھی ہے۔

زور آور سے دعا:۔

دعا اللہ سے فریاد ہے جو سب سے زور آور اور ہر شے پر غالب ہے۔ گویا دعا انسان کو کائنات کی مرکزی قوت کے در تک پہنچاتی ہے۔ وہ طاقت جو اس دنیا کی خالق ہے، مالک ہے، پالنے والی ہے اور ہر فیصلہ فرماتی اور نافذ کرتی ہے۔ وہ جسے ہر شے پر اختیار ہے جب اس کا فرمان جاری ہوگا تو اسے کون ٹالے گا۔ کوئی کوشش، کوئی محنت، کوئی تدبیر، کوئی چالاکی، کوئی زر، کوئی زور اس کے مقابل کامیاب نہیں ہوسکتا۔ سعی و محنت اپنا معاوضہ اپنے زور سے حاصل نہیں کرتی بلکہ سعی و محنت کا بدلہ بھی اللہ کے حکم سے ہے اور کامیابی و ناکامی کا فیصلہ بھی اللہ کرتا ہے۔ سعی کی طاقت بھی اسی کی عطا ہے اور درست استعمال بھی اسی کے کرم سے ہے۔

دعا وسائل پر غالب؟

دعا محنت اور وسائل پر غالب ہے۔ کیوں غالب ہے؟ یہ ایک سوال ہے جس کا ذہنوں میں پیدا ہونا ایک فطری چیز ہے۔ جسمانی و ذہنی جہد و عمل کی اس دنیا میں دعا جو لفظوں کے سوا کچھ اور نہیں کیسے غالب آ جاتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کائنات میں مخلوق اور اس کا فعل دونوں پہلے سے پیدا کر دئے گئے ہیں۔ وسائل اور محنت سے تقدیر میں موجود کو لیا جاتا ہے۔ گویا محنت حصول مقصد کی ایک قیمت ہے۔ جس کے پاس جتنی قیمت ہوتی ہے اسے اتنا ہی ملتا ہے۔ محنت طاقت سے ہے اور دعا مادی زور سے بے نیاز ہے۔ دعا کی رسائی اس مقام تک ہے جہاں تقدیر بدلی جا

Marfat.com

سکتی ہے۔ مادی وسائل کی پرواز وہاں تک نہیں۔

خواب اور خبر:۔

مستقبل کی خبریں دینے والے نجومی، علم الاعداد کے ماہرین یا علم لدنی کے عالم تقدیر کی لکھت کے اسی مقام سے خبر لیتے ہیں جو لوح محفوظ میں موجود ہے۔ ہمارے خواب اور خیال میں جو خبریں آتی ہیں وہ اسی مقام خبر سے منعکس ہوتی ہیں۔ دنیا میں بہت لوگ خواب دیکھتے ہیں۔ ان میں کچھ کو تعبیر بھی مل جاتی ہے۔ جو مہمل خواب دیکھتے ہیں وہ ان کی اپنی ذہنی کیفیت یا ذہن کی سکرین کا قصور ہوتا ہے جو تصویر کو ٹھیک وصول نہیں کرتی۔ خواب ایک حقیقت ہے اور آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق خواب وحی کا چالیسواں حصہ ہے۔ قرآن میں کئی لوگوں کے خوابوں کا ذکر ہے جن میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔ حضرت یوسفؑ نے لڑکپن میں ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر حکمت اور حکومت تھی اور پھر تعبیر پوری ہوئی۔ فرعون مصر نے ملک میں خوش حالی اور خشک سالی کا خواب دیکھا جو پورا ہوا۔ ایک فرعون کو سالوں پہلے حضرت موسیٰ کی پیدائش کی خبر دی گئی۔ نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کا خواب دیکھا جو پورا ہوا۔

مستقبل کی خبریں کیسے لی جاتی ہیں، اس پر والد صاحب کی کتاب انگشت بدنداں میں بہت آسان لفظوں میں بات کی گئی ہے۔ دعا کی طاقت کا راز کیا ہے؟ یہ نکتہ تفصیل سے سمجھنے کیلئے والد صاحب کی کتاب ''لفظ قاتل لفظ مسیحا'' کا مطالعہ کیجئے۔

دو عامل قوتیں:۔

دعا کی اہمیت کی ایک وجہ کائناتی بناوٹ ہے۔ کائناتی بناوٹ میں بنیادی اور اہم چیز اس کی تخلیق میں استعمال ہونے والا مواد ہے۔ اس مواد ہی سے دعا کی اہمیت کا کیا تعلق ہے؟ اس پر والد صاحب اپنی کتاب انگشت بدنداں میں تفصیل سے بحث کر چکے ہیں۔ یہاں ہم دعا کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے قدرت اور فطرت کے حوالے سے بات کریں گے کہ یہ کائنات میں دو عامل قوتیں ہیں۔

Marfat.com

فطرت:۔

فطرت ایک ظاہر قوت ہے۔فطرت کے اپنے اصول و قانون ہیں۔فطرت کی روح میں سعی و عمل اور کچھ دے کر کچھ لینا ہے۔فطرت میں محنت کا بدلہ ہے۔اس کا مزاج جہد مسلسل ہے۔چاند،سورج،ہوا،آگ،پانی،دن رات اور بدلتے موسم سب اپنا اپنا کام بے تکان کر رہے ہیں۔ان میں کوئی بھی غفلت کرے تو بات بگڑ جائے۔فطرت کا تقاضا مسلسل عمل ہے۔

قدرت:۔

قدرت ایک پوشیدہ طاقت ہے۔قدرت فطرت کے مقابل صاحب اختیار اور فطرت پر غالب ہے۔اس کا مزاج عطاوکرم اور فیصلہ فرمانا اور اسے لاگو کرنا ہے۔انسان کے بے ارادہ جو ہوتا ہے وہ قدرت کا فرمان ہے۔زلزلے،سیلاب،آسمانی آفات،قحط،بھوک،بیماریاں اور اسی طرح کی دوسری چیزیں قدرت سے منسوب ہوتی ہیں۔قدرت فطرت کی طرح محنت اور تدریجی عمل کی محتاج نہیں۔وہ جو چاہے،جب چاہے کرسکتی ہے۔یہاں ہر تخلیق کیلئے لفظ ''کن'' ہے۔

دعا کا غلبہ:۔

سعی فطرت کا تقاضا ہے اور دعا صاحب قدرت سے التجا ہے۔جیسے قدرت فطرت پر غالب ہے اسی طرح دعا جہد و عمل پر غالب ہے مگر دعا اور عمل میں تعاون کا تعلق بھی ہے۔دعا کی ترغیب اور دعا کی برتری کے باوجود مومن کو حکم اذاں اور دشمن کو ڈرانے اور اس سے مقابلہ کیلئے گھوڑے تیار رکھنے کو کہا گیا ہے۔یوں فطرت کو قدرت کا ہاتھ تھام کر چلنے کا مشورہ دیا گیا ہے کہ گاڑی دو پٹیوں پر چلے گی تو متوازن رہے گی۔قدرت اپنے فیصلوں پر عمل درآمد کیلئے فطرت کے وسیلوں کی محتاج نہیں،یہ الگ بات کہ وہ فطرت کے پردے ہی میں کچھ کرنا چاہے۔اگر وہ ایسا کرتی ہے تو اس کیلئے اسے فطرت کی اجازت کی ضرورت نہیں بلکہ اسے حاکمانہ اختیار ہے۔

دعا اور اللہ کی منشاء:۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جو دعا سے ملتا ہے اس کیلئے دوا کی ضرورت نہیں۔یہ سوچ

Marfat.com

ٹھیک نہیں۔قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے رہبانیت کا حکم نہیں دیا یہ راستہ ان لوگوں (راہبوں) نے خود اختیار کیا اور پھر اس کے حدود و آداب پر پورے نہ اترے۔معلوم ہوا کہ اللہ کو دنیا میں سعی و عمل ہی پسند ہے مگر سیدھے راستے پر رہتے ہوئے۔رہبانیت عملی دنیا سے فرار اور ترک دنیا کا نام ہے۔ایک طرح سے یہ ایک پہیئے پر گاڑی چلانا ہے۔یہ ایک مشکل عمل ہے جسے نبھانا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں۔اس میں بھٹکنے کا امکان زیادہ ہے۔قرآن میں محنت کے ساتھ دعا کی تلقین کی گئی ہے۔کام کرو مگر شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو تا کہ اس میں برکت ہو۔بسم اللہ کا پڑھنا جائز کام کیلئے ہے نا جائز کیلئے نہیں۔

سب سے سیدھا راستہ انبیاء کرام کا ہے۔انبیاء کرام اور ان کے پیروکار اولیائے کرام نے فطرت کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے زندگی گزاری۔بیوی بچے، کاروبار، دوست رشتہ دار، حکومت و تجارت، کھیتی باڑی غرض یہ کہ زندہ رہنے کیلئے عام لوگوں کی طرح کام کیا۔اللہ کے نبی تو اس کے زیادہ حق دار اور زیادہ اہل تھے کہ وہ دعائیں مانگتے اور مزے کرتے مگر ان بزرگ ہستیوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ ان سب نے دنیا کے مسائل دوسرے عام لوگوں کی طرح بھگتے۔

دعا آخری راستہ:۔

فطرت کی آغوش میں پرورش پاتے پاتے انسان اسباب و وسائل کا محتاج ہو کر رہ گیا ہے۔اس کے باوجود جب اسے کوئی راستہ دکھائی نہ دے تو قدرت کے آگے جھکتا اور اسی کو مدد کے لئے پکارتا ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ جب سب وسیلے بیکار ہو جائیں تو دعا سے مدد لی جاتی ہے۔ جہاں کچھ کام نہ آئے وہاں دعا کام آتی ہے۔دعا مردوں کو زندہ کر دیتی ہے۔

فطرت کا مزاج:۔

فطرت کائنات میں قانون اور اصول کے شکنجوں میں کسی ہوئی ہے۔اس میں ارتقاء اور نمو کے قاعدے ہیں۔ان اصولوں کے خلاف نمو ہے نہ ارتقا۔بقا اس کے مزاج میں نہیں۔فطرت کے پاس موت کا علاج نہیں۔فطرت سینکڑوں سال بعد آنے والے واقعات و حادثات کی خبر نہیں

Marfat.com

دے سکتی۔ عملی دنیا کی فطرت میں حرکت و عمل کا راج ہے۔ سارا نظام بھی اسی حرکت و عمل سے ہے۔ فطرت کا مزاج اکھاڑ پچھاڑ اور انقلاب ہے۔ ہوا صحرا میں ریت کو ادھر سے ادھر ڈھیر کرنے میں لگی رہتی ہے۔ سورج کی کرنوں کا سمندروں سے پانی کو اڑا کر بلندیوں پر لے جانا، ٹھنڈک کا انہیں بادل بنانا، بادلوں کا پھر زمین پر واپس پانی برسانا، ندی نالوں اور دریاؤں کا زمین کو کاٹتے ہوئے، پتھروں کو توڑ پھوڑ کر اپنے ساتھ بہاتے ہوئے چٹانوں کو ذرّوں میں بدل دینا، پانی کا سمندر سے اڑ کر واپس سمندر کی آغوش میں جا چھپنا، پیڑوں کا نرم نرم کونپلوں کو جنم دینا، پھولوں کی صورت میں رنگ و بو اچھالنا، خزاں کا پیڑوں کو بے لباس اور چمن کو ویران کرنا، بجلیوں کا آشیانوں پر لپکنا، شہروں کا اجڑنا اور آباد ہونا غرض یہ کہ جدھر بھی نظر ڈالیں دنیا کی ہر شے کسی نہ کسی طور مصروف عمل ہے۔ ہر شے کی ایک خاص فطرت ہے اور اسی کے زیر اثر وہ کوئی نہ کوئی کام کر رہی ہے۔ زمین کا ایک ذرہ بھی بیکار نہیں۔

قدرت غالب طاقت:۔

فطرت کی حکمرانی کے باوجود دنیا میں تمام اعمال و نتائج قدرت کے حکم سے ہوتے ہیں۔ قدرت فطرت کے قانون کے خلاف جو چاہے اور جب چاہے کر دیتی ہے۔ انسان کیلئے دعا قدرت سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ دعا انسان کے ہاتھ میں ایسا ہتھیار ہے جو موت اور تقدیر دونوں پر کارگر ہے۔ قدرت وہ طاقت ہے جو برسوں پہلے کچھ کرنے کا اعلان کرتی ہے اور بڑے بڑے زور آوروں کی مخالفت کے باوجود کر گزرتی ہے۔

تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ہیں جہاں ایک دعا نے سب وسائل اور سب زور کی نفی کر دی۔ نمرود نے وسیع سلطنت کا بادشاہ ہونے کے زعم میں خدائی کا دعویٰ کیا تو اسے خواب میں خبر دی گئی کہ ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جو تیری حکومت کو ختم کر دے گا۔ نمرود نے مرد عورت کے ملاپ پر پابندی لگا دی۔ مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر دیا گیا۔ پہرے بٹھا دئے گئے۔ حکم دیا کہ جس مرد عورت کے ملنے کی خبر ملے ان کی گردن مار دو۔ اس عرصے میں جو بچہ پیدا ہوا اسے قتل

Marfat.com

کر دیا جائے۔قدرت اس کی ان کمزور منصوبہ بندیوں پر مسکراتی رہی اور جس بچے کے پیدا کرنے کا اعلان کیا گیا تھا، وہ مقررہ وقت پر پیدا کر دیا گیا۔اس بچے کا نام ابراہیم تھا۔

مصر کے بادشاہ فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تو اسے بھی خبر دی گئی کہ تیری خدائی کی خبر لینے والا ہم بنی اسرائیل میں بھیجنے والے ہیں۔نمرود کی طرح اسے آنے والے کی پیدائش کا وقت بھی بتا دیا۔فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے گھر جو بیٹا پیدا ہو قتل کر دیا جائے، صرف لڑکیوں کو زندہ رکھا جائے تا کہ ہماری خدمت کریں۔اس نے بے شمار بچے قتل کرائے۔اپنی طاقت کے مطابق جتنی تدبیر وہ کر سکتا تھا، اس نے کی۔قدرت اس کی حرکتوں پر مسکراتی رہی بلکہ جسے اس کی خبر لینے کو بھیجا اس کی پرورش بھی اسی کے محلوں میں کرائی۔اس بچے کا نام حضرت موسیٰ تھا۔

اسلام کے ابتدائی غزوات میں افرادی اور اسلحی تناسب کو دیکھیں تو بدر میں فتح کی کوئی توضیح نہیں کی جا سکتی سوائے اس کے کہ یہ فتح اللہ کی مدد سے تھی اور اس کامیابی کیلئے آپ ﷺ نے رو رو کر دعا مانگی تھی اور جیت قدرت کا فیصلہ تھا۔

☆☆☆

Marfat.com

باب:۲

دعا، دنیا، نظام

دعا کی حقیقت اور طاقت سے پردہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ کچھ بات تخلیق کائنات کی بھی کر لی جائے کہ اس کے بغیر بات ٹھیک سمجھ نہ آئے گی۔ دعا ہے کیا چیز اور موت اور تقدیر پر اس کے غلبے کا سبب کیا ہے؟ زندگی میں اس کا مقام سب سے برتر کیوں ہے؟ ان باتوں کا جواب کائنات کی تخلیق اور نظام کائنات میں مضمر ہے۔

حیات ایک راز:۔

انسان کا ذہن حیات و کائنات پر ابتدائے شعور سے سوچ رہا ہے۔ بظاہر یہ دنیا اور اس کا نظام اس کے سامنے آئینے کی طرح کھلا ہے، اس کے باوجود انسان اس کے ان گنت اسرار سے بے خبر ہے، جیسے حیات و موت اب تک اس کیلئے ایک معمہ ہے۔ ان کو جتنا جانا اور سمجھا گیا ہے اس سے کہیں زیادہ پردہ اسرار میں ہے۔ انسان کے علم کا حال یہ ہے کہ ایک ہی حقیقت پر لوگ مختلف اور متضاد رائے رکھتے ہیں۔ آنے والا جانے والے کی بات کی نفی کرتا ہے۔ اس رویے سے عام انسان کسی خبر پر یقین کرنے کے ساتھ اس شبے کا شکار بھی رہتا ہے کہ کل کوئی نیا آنے والا جانے والے کے دعوئی کی نفی بھی کر سکتا ہے۔ اس صورت پر اس کے سوا اور کیا تبصرہ کیا جا سکتا ہے کہ انسان کو ابھی اور بالغ نظر ہونا ہے۔ کائنات کو سمجھنے کیلئے ابھی بہت کام باقی ہے۔

Marfat.com

لاکھوں کروڑوں سال کی کھوج کے بعد بھی کائنات کی تخلیق اور زندگی کی حقیقت کے بارے میں سب انسان کسی ایک نظریے پر متفق نہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ہماری زمین اور اس پر موجود زندگی ایک حادثے کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے۔ اور جیسے یہ حادثے کے نتیجے میں پیدا ہوئی ایسے ہی کسی حادثے کے نتیجے میں ختم ہو جائے گی۔ مرنا ہی اس کا انجام ہے۔ اس گروہ کے نزدیک زندگی ایک بے مقصد عمل ہے۔ ان کے نزدیک اس اتنی بڑی دنیا کا سارا دھندا اتفاقی ہے۔ کیا عجب کہ وہ کسی دن یہ بھی کہہ دیں کہ اس کا نظام بھی ٹھوس بنیادوں پر نہیں بلکہ اتفاقی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس دنیا کی پیدائش ایک حادثہ ہے اور اس کا انجام بھی کسی حادثے کا منتظر ہے۔ اس نظریہ کے لوگ خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ لوگ ان کو دہریہ کہتے ہیں یہ لوگ سائنس کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ سائنس کہتی ہے زمین سورج کا حصہ ہے۔ اس نظریے کے تحت اگر سورج کو ٹھنڈا کیا جائے تو وہ ایک بڑی زمین کی طرح ہوگا۔ سائنس کے خیال میں اجرام فلکی کنکر پتھر اور مٹی پانی کا مرکب ہیں۔ سیاروں پر نہایت گرمی ہے یا نہایت سردی۔

اس نظریے میں دعا یا روحانیت کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ اس سے زیادہ اور آگے پیچھے کا سوچنا ان کی لغت میں ہے ہی نہیں کہ ان کے خیال کی پرواز محدود ہے۔ ان کیلئے اتنا جان لینا ہی بہت ہے کہ انسان چار عناصر آگ، پانی، ہوا، مٹی سے مل کر بنا ہے۔ انسان کو یہ خبر سائنس کی دی ہوئی ہے۔ اس میں اگر صداقت کا کوئی ذرہ موجود ہے تو بھی یہ کائنات کے بارے میں ایک بہت ہی نامکمل خبر ہے۔ یہ صرف سورج سے زمین تک کی بات ہے۔ اس کے علاوہ جو بے حد وحساب وسیع وعریض کائنات موجود ہے اس کی تخلیق میں اس کا کچھ ذکر ہی نہیں۔ اگر اسے سچ مان بھی لیا جائے تو ان کا یہ سچ ایک ناقص جھوٹ کی طرح اور نقصان دہ ہے کہ اس میں انسانی سوچ کو ایک بہت ہی محدود دائرے میں قید کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ انسان کو باقی کائنات سے کاٹ دینے والی بات ہے کہ ہمارا تعلق صرف سورج اور اس کے خاندان تک ہے اس سے آگے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں۔ حالانکہ چاند سورج کے علاوہ ایسے اور بھی نجوم و بروج ہیں جو انسانی زندگی پر اثر انداز

Marfat.com

ہوتے ہیں اور جن سے انسانی زندگی کا بہت گہرا تعلق ہے۔ سائنس آہستہ آہستہ کھوج کے بعد ان کی تصدیق کر رہی ہے۔

اس نظریے میں غیر مادی، روحانی یا مافوق الفطرت شے کا کوئی تصور نہیں۔ یہ نظریہ دہریوں کا ہے۔ دہریوں کی سوچ مادہ سے شروع ہو کر مادہ پر ختم ہو جاتی ہے۔ وہ ایک برتر قوت اور یوم حساب پر یقین نہیں رکھتے۔ مذہبی تعلیمات اور اخلاقیات کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ رشتوں کا احترام اور لحاظ نام کی کوئی شے ان کی لغت میں نہیں۔ ان کے نزدیک انسان بھی ایک قسم کا جانور ہے اور جانور رشتوں کو نہیں پہچانتے سوائے اس کے کہ نر اور مادہ کچھ عرصہ اپنے چھوٹے بچوں کو ماں باپ بن کر پالتے ہیں اور جب وہ جوان ہو جاتے ہیں تو ان کا ایک ہی رشتہ نر اور مادہ کا رہ جاتا ہے۔ مذہب آشنا مغرب بھی انسان کو ایک جانور ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ان کے نزدیک انسان میں صرف یہ خوبی ہے کہ وہ حیوان ناطق ہے کہ دوسرے جانوروں کی نسبت بہتر انداز میں جذبوں کا اظہار کر سکتا ہے۔ سنا ہے وہاں کسی چڑیا گھر میں ایک مرد اور ایک عورت پنجرے میں جانوروں کی طرح بند ہیں۔ وہ انسان کو بے لباس کرنا چاہتے ہیں کہ زمین پر انسان کے سوا کسی جانور نے لباس کا تکلف نہیں کیا اور ان کے نزدیک چونکہ انسان بھی ایک جانور ہی ہے اس لئے ان کے خیال میں اسے بھی دوسرے جانوروں کی طرح لباس اور شہوانی قواعد وضوابط سے آزاد ہونا چاہئیے۔ اس خوفناک نظریہ کا پرچار تو مغرب بہت پہلے سے کر رہا ہے مگر اب اس کے مضر اثرات کا مزہ چکھنے کے بعد بھی اس کی تبلیغ و ترویج سے باز نہیں آ رہا۔

روشن گیس :۔

سورج روشن اور گرم ہے۔ یہ بات کھلی حقیقت ہے۔ زمین کے سورج سے تخلیق ہونے کے نظرے میں ایک بات پر غور کیا جا سکتا ہے کہ سورج جلتی ہوئی روشن گیسوں کا گولہ ہے۔ زمین یا مادہ کی اصل کچھ روشن گیسیں ہیں۔ ہلکی پھلکی اڑنے والی یہ گیس مائع بھی ہے اور ٹھوس بھی۔ اس سے آگے یہ کہ ان گیسوں کی حقیقت کیا ہے، ان میں یہ روشنی کہاں سے آئی اور یہ روشنی ہے کیا؟

Marfat.com

اس کا تسلی بخش جواب سائنس کے پاس نہیں۔

سورج جلتی ہوئی گیسوں کا مجموعہ ہے۔ یہ گیسیں سورج سے ٹوٹ کر الگ ہوئیں اور ٹھنڈی ہو کر ان کی صورت یہ بنی جو زمین کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ گیسوں کا جلنا بند ہوا تو روشنی بھی گئی۔ پہلی حالت ہی بدل گئی۔ اب اڑتی ہوئی گیسوں کی جگہ کہیں پانی، کہیں مٹی، کہیں سخت پتھر تو کہیں نرم زمین ہے۔ معلوم ہوا روشنی ایک خاص کیفیت میں دکھائی دیتی ہے۔ وہ چیزیں جو ٹھنڈی ہونے کے بعد بھی چمک دار ہیں وہ گیسوں کے مختلف مزاج ہونے کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ ایک الگ بحث ہے۔ یہاں ہم روشنی پر بات کرتے ہیں۔

روشنی اور دنیا:۔

مذہب کہتا ہے کہ اس دنیا کو ایک پیدا کرنے والے نے محبت سے پیدا کیا ہے۔ وہی اس نظام کو چلا رہا ہے۔ وہی سب کا رب ہے، وہی سب کا رازق ہے اور ایک دن انسان سے اس کے اعمال کی پوچھ ہوگی اور اس کے بدلے میں سزا یا جزا ملے گی۔ مذہبی نظریے کے مطابق زندگی کبھی ختم نہیں ہوتی، البتہ انتقال کا ایک سلسلہ ہے جو ابتدائے تخلیق سے چل رہا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ موت کو مار دیا جائے گا اور زندگی انتقال کے عمل سے نجات پائے گی۔

مذہب کے نظریہ تخلیق میں سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک ایک ہے۔ سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے پاس ہر شے کے اعمال کا حساب کتاب ہے۔ وہ نور (روشنی) ہے جو ہر طرف چھایا ہوا ہے۔ اس کا چھانا ایسا ہے کہ اس میں اطراف اور مقام کا تصور نہیں۔ اول بھی وہی آخر بھی وہی، ظاہر بھی وہی باطن بھی وہی۔ کوئی اس سے پہلے نہ اس کے بعد۔ اول آخر کے بیچ میں جو یہ زندگی کے اظہار کا کھیل ہے، اسی کا رچایا ہوا ہے۔ یہ تماشا اس کا تصور ہے یا خیال، جو بھی ہے اسی سے ہے۔ یہ عکس ہے یا خواب اسی کے امر سے ہے۔ یہ سارا کھیل اس کی صفات کا اظہار ہے۔ اس نور کی صفات بھی نور یا روشنی ہے۔ جب ہر شے کی اصل نور یا روشنی ہے تو اس میں روشنی تو ہوگی، ظاہر اور پوشیدہ یہ کیفیت کے اعتبار سے ہے۔ اب نور کی

Marfat.com

صفات اور قوتوں کا اندازہ ضروری ہے تاکہ دعا کی حقیقت سمجھ آسکے۔

مادہ کی اصل روشنی :۔

عالمین میں جو کچھ ہے سب ایک ذات واحد کا پیدا کیا ہوا ہے۔ ایک وقت تھا جب اس ذات کے سوا کچھ اور نہیں تھا۔ قانون یہ ہے کہ تخلیق موجود اور مہیا سے ہوتی ہے تو کائنات کی تخلیق میں استعمال ہونے والا مادہ بھی کہیں موجود تھا۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا جب اس ذات واحد کے سوا کچھ نہ تھا تو یہ اس کے سوا کسی اور شے کی واضح نفی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کائنات میں جو کچھ ہے تمام اس کے نور سے پیدا ہے اور اسی کے حکم سے پیدا ہے۔ جب سب اس کے نور سے ہے تو سب میں اس کی صفات بھی لازم ہوئیں۔ یہ کائنات اس کی صفات کا مظہر ہے۔ وہ خالق مالک اور پالنے والا ہے۔ وہ ایسا پیدا کرنے والا ہے کہ ''کُن'' کہہ کر جو چاہے پیدا کرسکتا ہے۔ وہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ نکال سکتا ہے۔ زندہ اور مردہ کا تصور زندگی کی تخلیق یا اظہار سے ہے اور کائنات کے اسرار سمجھانے کیلئے ہے ورنہ یہاں مردہ کچھ بھی نہیں۔ گونگا پن، بہرہ پن، اندھا پن اور مردہ پن یہ سب خبر اور نظر کے مقامات سے مختلف کیفیتوں کے نام ہیں۔ جیسے ایک ہی روشنی سے تخلیق ہونے کے باوجود مٹی اور پودوں میں فرق، پودوں اور حیوانوں میں فرق، حیوانوں اور انسانوں میں فرق اور خود انسانوں میں علم و شعور اور حق و باطل کی پہچان کے اعتبار سے مقامات کا فرق ہے، ورنہ تو زندگی کے معنوں میں یہاں ہر شے زندہ ہے۔

ترتیب نزول :۔

روحانی سائنس دان کہتے ہیں کہ کائنات روشنی (نور) کے مقامات نزول کا نام ہے اور مقامات تنزیل کے اعتبار سے ظہور و کیفیت ہے۔ یہ کائنات ایک دم سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ مرحلہ وار یہاں تک پہنچی ہے۔ اس کی مثال ایسے دی جاسکتی ہے جیسے کھولتا ہوا پانی ٹھنڈا ہو اور پھر زیادہ ٹھنڈک پہنچے تو برف بن جائے۔ سائنس کا نظریہ بھی یہی ہے۔ تخلیق کے مرحلہ وار نظام کو سمجھنے کیلئے زمین پر بہت سی چیزوں کی پیدائش و نمو پر غور کیا جاسکتا ہے۔ قرآن کے مطابق زمین کے اوپر

Marfat.com

راہوں والے سات مضبوط آسمان بنائے گئے۔روحانی سائنس دانوں کے نزدیک راہ سلوک میں چھ پڑاؤ یا چھ لطائف ہیں۔ساتواں پڑاؤ مقام وصل ہے۔روحانی سائنس دانوں کے نزدیک کائنات نور کی تنزیلات کا نام ہے۔

تنزیلات وتعینات:۔

اہل تصوف نے اپنے علم کے مطابق مقامات تنزیلات پر روشنی ڈالی ہے اور اپنی تحقیق کے مطابق تنزیلات کے ان مقامات کو مختلف نام دئے ہیں۔

عالم ھو یا ہاہوت:۔

عالم سکوت، جہاں اس ذات کے سوا کچھ اور نہیں۔کوئی ہنگامہ کوئی ہلچل کوئی شور نہیں۔

عالم لاہوت:۔ (عالم ذات الہی)

ذات وہ ہے جو کسی نام، تعریف وتوصیف سے منزہ ومبرہ ہے۔اسی کو ذات بحت یا احدیت صرف کہتے ہیں۔اس مقام پر ذات تعین سے بالاتر ہے۔اہل تصوف اسے عالم لاہوت کہتے ہیں۔یہاں اس کے سوا کچھ اور نہیں۔

عالم جبروت:۔ (مرتبہ صفات خدا)

جب اس ذات نے اسم ورسم ونعت ووصف پایا تو اس کا نام وحدت ہوا۔اسم سے مراد ہے ذات باصفات۔وہ صفات وجودی ہوں یا عدمی۔رسم سے مراد ہے خلق وصفات خلق۔نعت سے مراد ہے صفات وجودی اور وصف سے مراد ہے صفات وجودی وعدمی۔یہ مرتبہ خالقیت ہے۔حدیث قدسی ہے: کنتُ کنزاً مخفیاً فاحببتُ ان اُعرف فخلقتہ الخلق وتعرفت الیھم فبی عرفونی وعرفتُ بھم یعنی تھا میں ایک خزانہ پوشیدہ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو پیدا کیا خلقت کو اور میں نے ان کو اپنا شناسا کیا پس انہوں نے مجھ کو مجھ سے پہچانا اور میں بہ سبب ان کے پہچانا گیا۔یہ اسی مقام کا بیان ہے جب اس ذات نے ظاہر ہونے کا ارادہ کیا۔ارادہ ظہور کے ساتھ نور محمدیؐ ظہور میں آیا اس مرتبہ میں ذات کا نام وحدت رکھا۔جس کو حقیقت محمدیؐ یا عالم جبروت یا برزخ

Marfat.com

کبریٰ یا تنزل اول کہتے ہیں۔فرمایا آپؐ نے میں خدا کے نور سے ہوں اور خلقت میرے نور سے ہے۔مجھ سے پہلے لوح وقلم،عرش فرش کچھ بھی نہ تھا۔

واحدیت یا برزخ صغریٰ:۔ (تصور عالم اظہار یا دنیا)

جب اس ذات نے اپنی ذات میں تعینات اقسام وانواع عالم کو موسوم کیا تو اہل توحید نے اس کا نام واحدیت رکھا۔یہ مرتبہ ربوبیت والٰہیت ہے جس کو حقیقت انسان واعیان ثابتہ و حقائق ممکنات وصور علمیہ و برزخ صغریٰ بھی کہتے ہیں۔یہاں ذات کو علم با تفصیل ہے۔اس مرتبہ ذات تک ہر دو گروہ صوفیہ کرام یعنی وجودی وشہودی متفق ہیں۔

عالم ملکوت یا عالم ارواح:۔ (فرشتوں کا عالم)

عالم ارواح جس کو ملکوت بھی کہتے ہیں اور قرآن میں فسبحان الذی بیدہ الملکوت کل شی والیہ ترجعون اس مرتبہ کی طرف اشارہ ہے۔روح ایک وجود ہے جس کی کوئی صورت نہیں مگر جس صورت میں چاہے نمودار ہو۔یہ ہر صورت میں ظاہر ہے اس کو روح ربانی کہتے ہیں۔اس کو تنزل و تعین سوم کہتے ہیں۔اس مرتبہ میں ذات حق کا نام روح ہے۔نفخت فیہ من روحی اسی مقام کا بیان ہے۔

عالم مثال:۔ (عالم خیال)

عالم مثال جس کو لوح محفوظ بھی کہتے ہیں۔اس کو تنزل وتعین چہارم بھی کہتے ہیں۔ یہاں ذات بمنزلہ مثال ہے۔عالم مثال ایک عالم ہے جو اس دنیا سے لطیف تر ہے اور اس میں اسی طرح کی چیزیں ہیں جیسی اس دنیا میں۔

عالم ناسوت:۔ (دنیا فانی)

اس سے عالم اجسام مراد ہے۔اس کو عالم ناسوت یا عالم حس یا عالم شہادت بھی کہتے ہیں۔یہ تنزل پنجم ہے۔پس جو حرکت یا حس کہ اس عالم میں موجود ہے عالم مثال کے واسطہ سے ہے یعنی اول فیاض مطلق کا فیض عالم ارواح میں پہنچتا ہے پھر عالم مثال میں پھر عالم حس وشہادت

Marfat.com

یعنی دنیا میں پہنچتا ہے۔

دنیا یا عالم ناسوت کا وجود، تنزیلات نور کے نتیجے میں ایک عجیب عالم حیرانی ہے۔ تصوف عالم ناسوت سے واپسی کے سفر کی کہانی ہے کہ روشنی کا سفر انسان پر تمام ہوتا ہے۔ اس نقطہ عروج پر پہنچ کر واپسی کا شعوری سفر ہے۔ انسان کی اصل روشنی (نور) ہے۔ انسانی پیکر عالم اظہار کا سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ اس مقام پر روشنی کی طرف رجوع، روشنی کی پہچان اور سیر کے بعد اپنی انفرادیت کے ساتھ روشنی میں جذب و اتصال سے فیضیاب ہونا ہی انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ یہ پہچان صحیح شکر گزاری اور مرتبہ خلافت کی بلندیوں کو چھونے کیلئے ہے۔ اس جذب و اتصال کا فیض یہاں تک ہو کہ انسان سوچے اور ہو جائے۔ اس کٹھن سفر کے قاعدے ہیں۔ ان کی پاس داری ہی سے منزل آسان ہوتی ہے۔

زمین سے پیدا ہونے والی ہر شے کا پاؤں زمین پر ٹکا ہے۔ زمین سے پیدا ہونے والی ہر شے کی شکل وصورت اور کام مختلف ہیں۔ ہر شے کے درجات الگ ہیں۔ مٹی کے ارتقاء کا سفر سب کے سامنے ہے، یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ مٹی کے اوپر پودا، پودے سے آگے حیوان، حیوان سے اوپر انسان اور انسانوں کے پھر درجے ہیں۔ عالم اظہار اکائی سے کثرت اور کثرت سے اکائی کی طرف سفر ہے۔ اس سفر میں اس کے باوجود کہ ان کی اصل ایک ہے، ان سب کی بناوٹ اور افعال میں بہت فرق ہے۔ اکائی کو کثرت میں تحلیل ہوتے یقیناً زمانہ لگا۔ اس دوران اس پر کیا بیتی وہ خود بہتر جانے مگر تخلیق کا یہ چکر جب کثرت سے پھر اکائی کی جانب پلٹتا ہے تو اس میں ہر قدم بڑے کٹھن مقام آتے ہیں۔ ذرّے کے آخری مقام سے انسان تک واپسی کا سفر سب کے سامنے ہے۔ یہاں ہر نیا موڑ فنا کا گھاٹ ہے۔ ہر دروازے سے مر کر گزرنا پڑتا ہے۔ یہی قانون ارتقاء ہے۔ مٹی پودوں اور کیڑوں مکوڑوں کی خوراک، پودے اور کیڑے مکوڑے دوسرے جانداروں کی خوراک، اور یہ سب اپنی بہتر صورت میں انسان کی خوراک۔ یہ صورت گری کا سفر ہے۔ انسانی صورت پر یہ سفر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد نفس (جان) کا سفر ہے۔ یہ سفر موت

Marfat.com

سے پہلے موت کا تقاضا کرتا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ موت سے پہلے مر جاؤ۔ اس میں بدن کی صورت گری نہیں بلکہ جان کی صورت گری ہوتی ہے اور یہ مشکل سفر انسان کے لئے ہے اور کامیابی اور ناکامی پر جزا اور سزا بھی ہے۔

کائنات کی پیدائش میں مذہبی نظریے کے مطابق اس دنیا کا مادہ لفظ ''کن'' ہے یوں کائنات سے پہلے حرف یا علم کا وجود ہے۔ اور کن کا مادہ نور ہے کہ تخلیق سے پہلے نور کے سوا اور کچھ تھا ہی نہیں۔ ہر شے اسی نور ازلی کی صفات کا اظہار ہے تو لفظ بھی ''نور'' ہے۔ ایسا نور جس سے ہر شے تخلیق ہوئی۔ اس سے دعا کی اہمیت اور طاقت کا اندازہ آپ خود لگا لیجئے۔ دنیا میں موجود ساری طاقتیں نور کی صفات کا اظہار ہیں تو نور کی طاقت کا اندازہ کون کرے گا۔

اعتراض:۔

اس سچائی پر اعتراض کرنے والے بات کو دوسرے رخ سے بھی کر سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو مانا کہ جب کچھ نہ تھا تو خدا تھا مگر اس کو تسلیم کرنے سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ دنیا میں جو ہے سب خدا سے ہے۔ اس نے تو ''کن'' کہا اور سب کچھ پیدا کر دیا۔ گویا ان کے خیال مین کن کہنے سے جو مادہ تخلیق میں استعمال ہوا وہ خدا کے سوا اور ہے۔ ان کے اعتراض کا مطلب یہ ہوا کہ کائنات کی پیدائش کا مادہ نور ازلی سے کوئی الگ شے ہے۔ ان کے اس نظریہ کی بنیاد اس سوچ پر ہے کہ مٹی پتھر نور نہیں ہو سکتے۔ مادہ نور کی نسبت گھٹیا چیز ہے لہٰذا اس کی اصل نور نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ لفظ ''کن'' سے جو تخلیق ہوئی اس کا مادہ اس اول و آخر اور ظاہر و باطن کے نور کے سوا کچھ اور ہے تو پھر ''لاشریک لہٗ'' کا دعویٰ کہاں گیا؟ ان کے نظریہ کو تسلیم کرنے کے بعد کائنات کی پیدائش میں کسی غیر کا دخل تو ہو گیا۔ اس کے سوا کوئی اور موجود بھی ہو گیا جب کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اس کے سوا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں، وہ ''وحدہٗ لاشریک'' ہے۔ اگر اعتراض کرنے والوں کا یہ دعویٰ ان کے اطمینان کی خاطر (نعوذ باللہ) ایک لمحے کو مان بھی لیا جائے تو کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ وہ کیا شے تھی جس سے یہ سب کچھ بنایا گیا ہے۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ کائنات میں موجود تمام

Marfat.com

اشیاء کا مزاج اس مادہ تخلیق میں پہلے سے موجود تھا یا پیدائش کے بعد چیزوں میں ان کی صفات رکھی گئیں۔ اس مادہ کا مزاج، اس کی فطرت اور اس کی صفات کیا تھیں۔ اظہار سے پہلے وہ کس مقام پر موجود تھا۔ پیدائش کے بعد اب وہ کہاں ہے۔

دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جو بے صفت ہو۔ ہر شے میں کوئی خوبی ضرور ہے۔ اس حقیقت کے تحت خیالی مادہ اور اس کی صفات کو تسلیم کرنا کھلا شرک ہے۔ جب کہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ کائنات کی تمام چیزوں میں جو بھی صفات ہیں سب اسی نور کی ہیں۔ دیکھنا سننا، جبر اختیار، رحم کرم، عطا انتقام غرض یہ کہ انسان سمیت ہر مخلوق میں جو بھی صفت ہے اسی کی ہے۔

روحانی سائنس دان یا اہل تصوف کے دو گروہ ہیں اور ان کے دو نظریے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ سب اللہ ہی اللہ ہے، دوسرا کہتا ہے کہ سب اللہ سے ہے۔ دونوں صورتوں میں عالم اظہار میں جو بھی ہے اسی نور ازلی سے ہے اس کے سوا کچھ اور نہیں۔

لفظ برتر:۔

مٹی سے انسان تک ہر شے کیلئے ارتقائی سفر ہے مگر حرف اس قاعدے سے باہر ہے۔ حرف کل بھی حرف تھا اور آج بھی حرف ہے۔ حرف جس صورت میں بھی ہو حرف ہی ہوتا ہے۔ اس متغیر دنیا میں حرف کا یہ ٹھہراؤ اس بات کی دلیل ہے کہ لفظ نہ متغیر ہے نہ اسے فنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صاحب توقیر اور دوسروں پر غالب ہے۔ حرف فطرت سے طاقتور ہے۔ حرف روشنی ہے، حرف نور ہے۔ جادوئی قوتیں ہوں یا روحانی دونوں حرف کی محتاج ہیں۔ لفظ خالق اور مخلوق میں رابطے کا آسان اور اظہار کا خوبصورت ذریعہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس دنیا میں جو ہے وہ حرف ہی کی کوئی صورت ہے۔ کوئی شے ایک حرف ہے یا زیادہ حرف سے ہے، اس کی خاصیت بھی اسی اعتبار سے ہے۔ خالق سب کا اللہ ہے اور ہر شے اسی کی ملکیت ہے۔ انسان کے پاس جو ہے اللہ کا دیا ہوا ہے:۔

Marfat.com

''اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو'' (النحل ۱۶، آیت:۵۳)

''اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لئے تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی تو کیا جھوٹی بات پر یقین لاتے ہیں اور اللہ کے فضل سے منکر ہوتے ہیں'' (النحل

''اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرہستی کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی اور تمہارے لئے کچھ پہناوے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں یونہی اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے کہ تم فرمان مانو'' (النحل ۱۶، آیت:۸۰، ۸۱)

ہر شے اللہ کی عطا ہے اور دعا اسی اللہ سے فریاد اور اس سے مانگنا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب ۔۳

سائنس دانوں کی نئی سوچ

دعا اور زندگی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔کائنات کے بھنور میں گھومتی زندگی کیلئے دعا ایک مضبوط سہارے کی طرح ہے۔جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خالی لفظوں سے کیا ہوتا ہے وہ کائنات کی حقیقت کو کم سمجھتے ہیں۔ان کیلئے یہ خبر ہے کہ دنیا اور مادہ کے بارے میں مغربی سائنس دانوں کا نظریہ بدلتا جا رہا ہے۔وہ اب کچھ ایسی باتیں کرنے لگے ہیں جو مادہ کی اصل کو روشنی یا خیال کے نزدیک تر کرتی ہیں۔

قرآن کی تائید:۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ٹرنر کا خیال ہے کہ مادہ کا کوئی وجود نہیں لہذا مادہ کا تجزیہ کرتے جائیے تو وہ آخر میں توانائی یا محض حرکت ہے۔گویا مادہ کی حقیقت غیر مادی ہے۔یہ رائے ایک طرح سے زمین اور اس پر موجود ہر شے کی ان معنوں میں نفی ہے جن معنوں میں عام انسان اسے تصور کرتا ہے۔پروفیسر ٹرنر کے خیال میں یہ دنیا کوئی ٹھوس حقیقت نہیں۔جسے ہم ٹھوس سمجھ رہے ہیں وہ توانائی ہے یا محض حرکت ہے۔یہ الگ بات کہ وہ اس سے آگے کچھ نہیں بتاتے کہ توانائی کا منبع کیا ہے اور اگر دنیا حرکت کا دوسرا سرا ہے تو پہلا سرا کہاں ہے؟

Marfat.com

پروفیسر ملیکن کے مطابق مثبت اور منفی برقیات ہی کائنات کی اصل ہے۔ (برق اظہار میں نور سے قریب تر شے ہے) پروفیسر ملیکن صاحب نے بھی مادہ کو ٹھوس کے بجائے برقیات ہی کہا ہے مگر وہ بھی اس بات کی وضاحت نہیں کرتے کہ مثبت منفی برقیات کی حقیقت کیا ہے اور یہ پیدا کیسے ہو رہی ہیں یا کہاں سے نزول کر رہی ہیں۔

سر جیمز جینس کے خیال میں مادی کائنات لہروں کے سوا کچھ اور نہیں۔ سر جیمز نے بھی کائنات کو غیر مادی کہا۔ اس بات سے سر جیمز کا مطلب یہ ہے کہ اینٹ پتھر، لوہا، فولاد اور دوسری ٹھوس چیزوں کا وجود لہروں کے سوا کچھ اور نہیں مگر اس پر وہ بھی خاموش ہے کہ یہ لہریں کہاں سے اور کیسے پیدا ہو رہی ہیں اور یہ کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔

آئن سٹائن کی تحقیق کی رو سے مادہ کوئی ٹھوس اور جامد وجود نہیں بلکہ وہ چند مربوط حوادث یا منجمد خیالات کا مجموعہ ہے جس کی اصل حرکت یا توانائی ہے۔ حرکت یا توانائی کی اصل کیا ہے اس پر وہ خاموش ہے۔ منجمد خیالات سے آئن سٹائن کی مراد شاید یہ ہے کہ یہ دنیا کسی کے تصور یا خیال سے زیادہ کچھ اور نہیں۔

پروفیسر ریڈنگٹن کہتا ہے کہ خود طبعی سائنسدان اب اپنی خارجی دنیا کا تصور کچھ اس قسم کا پیش کرتا ہے جسے ہم باطنی دنیا کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ باطنی دنیا وہ ہے جس کا ظاہر میں وجود نہیں۔ جیسے باطن ظاہر کی ضد ہے اسی طرح باطنی دنیا ظاہری دنیا کی ضد ہے، جسے چھوا جا سکے نہ پکڑا جا سکے۔

وائٹ ہیڈ اپنے نظریے کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے کہ سائنس کے فکر کی قدیم بنیادیں اب ناقابل فہم ہوتی جارہی ہیں۔ زمان، مکان، مادہ، ایتھر، برق، میکانیت، نامیاتی نظام، ترتیب اجزاء، ساخت، قالب، افعال سب پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ وائٹ ہیڈ نے ایک اعتبار سے مادہ سے متعلق اب تک سائنس اور انسان کے تمام دعوؤں کی نفی کر دی۔

(انسان نے کیا سوچا: پرویز)

Marfat.com

مغرب کے مشہور و معروف سائنسدانوں کے خیالات ونظریات کو ذہن میں رکھ کر قرآن پاک کی خبر کو دیکھئے۔ یہ سب سائنسدان کسی نہ کسی طرح قرآن پاک کی خبر ہی کی تائید کرتے ہیں۔

قرآن کے مطابق پوری کائنات ایک لفظ ''کن'' سے تخلیق ہے۔ یوں کائنات کی اصل حرف ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن میں کلمۃ اللہ کہا گیا ہے، روح کہا گیا ہے۔ روح امر ربی ہے اور امر ربی کی خوبی یہ ہے کہ جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔ گویا کائنات کی حقیقت حرف ہے اور حرف نور ہے جیسا کہ سائنسدان اب اس حقیقت کے قریب تر پہنچ رہے ہیں۔ قرآن میں یہ خبر بھی دی گئی ہے کہ انسانی زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ سب ایک کتاب میں پہلے سے درج ہے گویا زمین پر جو دکھائی دے رہا ہے وہ اس فلم کا عکس ہے جو لوح محفوظ میں پہلے سے موجود ہے۔ اگر مادہ کی اصل کو حرف کہا جائے تو پھر وہ کتاب جس میں سب کچھ درج ہے وہ ایک خوبصورت دنیا کے سوا اور کیا ہے۔ ہر وقت اللہ کا ذکر اور تلاوتِ قرآن کی تاکید بھی اسی سچائی کی طرف اشارہ ہے۔ اشارہ نہیں بلکہ کھول کر بتا دیا کہ اللہ کا ذکر بڑا ہے اور دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے:۔

''اور تم کسی کام میں ہو اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ کوئی کام کرو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے کوئی چیز ذرہ بھر غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو'' (سورہ یونس ۱۰، آیت ۶۱)

زمین آسمان بلکہ تمام کائنات کی ہر چھوٹی بڑی، ظاہر اور چھپی شے ایک روشن کتاب میں موجود ہے۔ کتاب روشن کس چیز سے ہے؟ یہ ایک سوال ہے اور اس کے دو جواب ہو سکتے ہیں کہ یا تو وہ خود سراپا روشنی ہے یا کسی چیز سے روشن ہے۔ اگر وہ خود سراپا روشنی ہے تو ظاہر ہے اس میں موجود تحریر بھی اسی کے پائے کی ہوگی اور اگر وہ اس میں موجود تحریر سے روشن ہے تو ظاہر ہے و

Marfat.com

نور کی تحریر ہے یا خود نور ہی تحریر ہے۔

اگر نور کو حرف اور حرف کو کائنات کی اصل مانا جائے جیسا کہ مغربی سائنسدان بھی اب اس پہلو سے بات کرنے لگے ہیں تو کہنا پڑے گا کہ ہماری دنیا آسمانوں پر موجود اس دنیا کا عکس ہے جو ایک روشن کتاب میں موجود ہے۔ جیسے پردہ سکرین پر چلنے والی فلم پروجیکٹر پر چلنے والی فلم کا عکس ہے۔ یہ جو سائنسدان لہروں کی، توانائی کی اور حرکت کی بات کرتے ہیں، کہیں وہ اسی کتاب سے آنے والی روشنیاں تو نہیں جس میں سب کچھ درج ہے۔ لفظ ہی ہر شے کی حقیقت ہے تو وہ کتاب اپنے اندر ہر شے کو اسی طرح لئے ہوئے ہے جیسے یہاں ہماری دنیا دکھائی دے رہی ہے۔

اہل تصوف جس جہان کو عالم امثال کہتے ہیں وہ ہماری دنیا کا مثالی نقشہ ہے۔ ہماری دنیا اس خوبصورت تصویر کا ایک دھندلا عکس ہے۔ شاید اسی لئے کچھ کہنے والے اس زندگی کو خواب کہتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

باب ۔۴

زندگی اور کائنات

زندگی:۔

دعا کی طاقت کو سمجھنے کیلئے زندگی اور کائنات کی درست تعریف ضروری ہے۔ زندگی حرکت و عمل اور اثر پذیری کی صلاحیت کا نام ہے چاہے وہ چاند میں ہو، سورج میں ہو، ستاروں میں ہو، آگ میں ہو، پانی میں ہو، ہوا میں ہو یا کسی اور شے میں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جو شے دنیا میں کارآمد ہے وہ زندوں میں شمار ہے اور زمین کا ایک ذرہ بھی بے جان اور بیکار نہیں۔ حرکت یا فاصلہ طے کرنا زندگی کیلئے کوئی شرط نہیں۔ مٹی، پتھر، پہاڑ، پودے سب زندہ ہیں، اس کے باوجود کہ یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت نہیں کرتے۔ زندگی کی بنیادی شرط احساس اور شعور کا ہونا ہے۔ یاد رہے کہ دنیا کی ہر شے یہاں تک کہ ہر ذرہ اپنی طرز کے شعور و احساس کا حامل ہے۔ کائنات کی ہر شے زندگی کی علمبردار ہے۔ یہاں ہر شے زندگی کا قالب اور پہناوا ہے۔ ریت مٹی، اینٹ پتھر، ہوا پانی، پودے جانور، پرندے، چاند سورج، ستارے سب زندگی کے مختلف روپ ہیں۔ سب میں زندگی دھڑکتی ہے، سب زندہ ہیں، سب شعور رکھتے ہیں، سب محسوس کرتے ہیں۔ زمین کا سینہ چیریں تو وہ روتی ہے، چیختی ہے، تڑپتی ہے، آہ و بکا کرتی ہے، پودوں کو زخم لگتا ہے تو وہ چیختے چلاتے ہیں، روتے پیٹتے ہیں مگر عام انسان کو اس کا شعور نہیں کیونکہ عام انسان ان معنوں

Marfat.com

میں اندھا، گونگا، بہرہ اور مردہ ہے۔ یہ قرآن کی خبر ہے اور قرآن کی خبر ہر خبر سے زیادہ سچ ہے۔ کائنات کی ہر شے زندہ اور باشعور ہے اور وہ انسانوں کے حال اور مقام کو بھی جانتی ہے۔ ایک پودا جس کا نام چھوئی موئی ہے، اسے لاجونتی بھی کہتے ہیں۔ نرسری سے مل جاتا ہے۔ اسے چھوؤ تو وہ یوں سمٹ جاتا ہے جیسے ایک شرمیلی لڑکی کسی بے باک نگاہ سے شرم و حیا کی چادر میں سمٹ جاتی ہے۔ یہ چھوئی موئی کی حیا کا اظہار ہے۔ معلوم ہوا پودے لمس کو محسوس کر کے ردِعمل کرتے ہیں۔ پودوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں اور ان کی تاثیر بھی الگ الگ ہوتی ہے۔ کسی کا ردِعمل ظاہر ہو جاتا ہے کسی کا ہم سمجھ نہیں پاتے۔ کائنات کی تمام اشیا کا مزاج ہی یکجا ہو کر انسانی مزاج بنا ہے اس لئے کہ انسانی وجود تمام کائنات کا خلاصہ ہے۔

کائنات:۔

زمان و مکان کی وسعتوں میں جہاں تک مخلوق مصروف تگ و دو ہے اسے کائنات کہتے ہیں۔ کائنات زندگی کے کھلاڑیوں کیلئے کھیل کا ایک وسیع میدان ہے۔

زندگی دلچسپ کھیل:۔

زندگی کا کھیل بہت ہی دلچسپ اور عجیب و غریب ہے۔ یہ کھیل کچھ ایسا ہے کہ یہاں سارے کردار ایک دوسرے کی بقا کے ضامن بھی ہیں اور ایک دوسرے کی جان کے دشمن بھی ہیں۔ اس کھیل میں ایک کردار کو مخالف کی بقا و نمو کے اسباب بھی مہیا کرنے ہیں اور اس کا ناطقہ بھی بند کرنا ہے۔ گویا مخالف کو جینے کا راستہ بھی دینا ہے اور فنا کے گھاٹ بھی اتارنا ہے۔

نازک حد بندیاں:۔

زندگی کے کردار جتنے آزاد، منہ زور اور سرکش دکھائی دیتے ہیں وہ اتنے ہی پابند بھی ہیں۔ ہر کردار ایک جوڑے کی صورت میں ہے۔ منفی کے ساتھ جمع اور ضرب کیساتھ تقسیم رکھ دی گئی ہے۔

اختیار کی حد بندی:۔

دنیا میں زندگی کے ان گنت روپ ہیں۔ زمین اور آسمان میں بہت سے گروہ اور بہت

Marfat.com

سی امتیں ہیں۔ یہاں بظاہر ہر امت اپنے عمل میں آزاد ہے اور ہر امت کا ہر فرد بھی خود کو اپنے عمل میں خود مختار سمجھتا ہے۔لگتا تو یہی ہے مگر واقعتاً ایسا ہے نہیں۔ یہاں کوئی بھی خود مختاری کے معنوں میں خود مختار نہیں۔ تمام تر آزادی کو تسلیم کرنے کے باوجود فطرت اور مزاج کی پابندی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ فطرت زندگی پر سب سے بڑی پابندی ہے جو اس کی گردن پر اس کی پیدائش کے وقت سے سوار ہے۔

دائرہ کار کی حد:۔

دنیا میں جن وانسان کے سوا ہر شے کیلئے ایک مخصوص طرز کا دائرہ کار ہے۔ اسی کے اندر اسے کام کرنا ہوتا ہے اور وہی کرنا ہوتا ہے جو کرنے کیلئے اسے بنایا گیا ہے۔ سورج کی گرمی پانی کو بھاپ بنا کر اڑاتی ہے۔ اس سے زیادہ وہ پانی کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتی۔ آگ کا کام جلانا ہے، اسی طرح اور بہت سی مثالیں ہیں۔

یہ حد بندی جن وانسان کیلئے بھی ہے مگر اس میں دوسروں کی نسبت کچھ وسعت اور خود مختاری کا شائبہ ذرا زیادہ ہے۔

قواعد کی حد بندیاں:۔

زندگی کے کھیل میں قاعدے قانون کی حد بندیوں کا خط بہت باریک ہے اور اس پر یہ بھی کہ خط سے ذرا ادھر اُدھر ہو جانے سے نتیجہ کچھ سے کچھ ہو سکتا ہے۔ گویا زندگی کا کھیل کیمسٹری کا وہ نازک فارمولہ ہے جس میں کسی ایک شے کی مقدار کم زیادہ ہونے سے نتیجہ کچھ سے کچھ نکل سکتا ہے۔ آگ یا حرارت انسان اور دوسرے جانداروں کی ضرورت بھی ہے کہ اس کے بغیر ہر شے منجمد ہو کر رہ جائے اور حرکت و حرارت جو زندگی کی علامت ہے معدوم ہو جائے مگر یہی آگ سب کچھ جلا کر راکھ بھی کر دیتی ہے۔ بجلی بن کر گرے تو جو راہ میں آئے اسے چاٹ جائے۔ بجلی آگ ہے مگر اسے ٹھنڈک پیدا کرنے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی بجلی سے شہر روشن ہیں۔ انسان بجلی کا محتاج ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ اسے دام دے کر خرید کرتا ہے۔ پانی سے زندگی ہے مگر بے قابو ہو

Marfat.com

جائے تو بستیوں کو نابود کر دیتا ہے۔ ہوا زندگی کا بنیادی جز ہے مگر تیز چلے تو محلوں کو ملبے کا ڈھیر بنا دیتی ہے۔ یہ قانون طاقت کے استعمال پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

تاریخ کی گواہی:۔

طاقت بڑے کام کی چیز ہے مگر اس کا استعمال کب، کیسے اور کتنا کرنا ہے یہ نکتہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہٹلر کا انجام طاقت کے استعمال میں بے اعتدالی سے ہوا۔ روس نے بھی وہی غلطی کی اور اب امریکہ بھی وہی غلطی کر رہا ہے۔ دشمن کو شکست دو لیکن جنگ جلدی سے ختم کر دو۔ جنگ جتنی طویل ہوگی اتنی ہی تمہاری خوبیاں اور خامیاں مخالف پر کھلتی جائیں گی اور آخر وہ آپ کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ دشمن کیلئے ایک راستہ ضرور رہنے دو کہ پیٹھ دکھا سکے۔ جس کو بھاگنے کا راستہ نہیں ملتا وہ لڑنے پر مجبور ہوتا ہے۔ جس کو جینے کا راستہ نہ دو گے وہ مرنے مارنے تک جائے گا۔ ایسا موقع آئے تو کمزور کیلئے دلیری سے لڑ کر مرنا ہی بہترین راستہ ہے کہ اس میں دشمن کے پاؤں اکھڑنے کا امکان ہے۔ جنگ اگر طویل ہو جائے تو اس میں طاقتور یا جیتنے والے کی ہار کا امکان زیادہ ہوتا ہے کہ کمزور تو پہلے ہی ہارا ہوا ہے اور اب اس کا سفر ہار سے جیت ہی کی طرف ہو سکتا ہے کہ ہار کے خانے میں تو وہ پہلے ہی موجود ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب۔۵

قرآن کا پہلا سبق دعا

قرآن کی ابتدا بسم اللہ سے ہے یعنی شروع اللہ کے نام سے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اللہ کے تین اسماء ہیں۔اسم اللہ،اسم رحمان اور اسم رحیم۔گویا قرآن کی ابتدا اللہ کے بابرکت نام سے ہوتی ہے جو رحمان اور رحیم ہے۔(نام لفظوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔دعا بھی لفظوں کا مجموعہ ہوتی ہے چاہے بغیر آواز ہی کیوں نہ مانگی جائے۔)اس خبر میں بندہ کی بھلائی ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو بیکار اور بے فائدہ کاموں سے روکتا ہے۔جو کام بسم اللہ پڑھ کر شروع کیا جائے اس میں برکت ہوتی ہے۔برے کام کو بسم اللہ پڑھ کر شروع نہ کرنا چاہیئے۔

بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ ہے۔اس میں اللہ کی تعریف کے بعد اس کی شان ربوبیت اور صفت رحمانی ورحیمی کو پھر بیان کیا گیا ہے۔واضح کردیا کہ تمام جہانوں کا پالنے والا اللہ ہی ہے، اس خبر کے فوراً بعد دعا سکھائی گئی ہے۔اسی بات سے دعا کی اہمیت ظاہر ہے:۔

''سب خوبیاں اللہ کو جو ربّ ہے عالمین کا بہت مہربان رحمت والا روز جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھے راستے پر چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا ،نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا''۔

بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ میں فرمایا سب تعریفیں اللہ کیلئے جو رب العالمین ہے،رحمٰن

Marfat.com

ہے، رحیم ہے۔ ان صفات کا ذکر شاید اس لئے ضروری تھا کہ مانگنے والے کو معلوم ہو کہ وہ جس سے مانگ رہا ہے اس کی شان کیا ہے؟ انسان کی فطرت ہے کہ رحم کرنے والے ہی سے مدد مانگتا ہے۔ جس سے کچھ ملنے کی امید ہی نہ ہو اس کے آگے ہاتھ پھیلانے کا فائدہ؟ جس کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو اس سے مانگنا بھی بیکار ہوتا ہے۔ یقیناً اسی لئے یہ بھی بتا دیا کہ وہ سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ مخلوق کی ضرورت کی ہر شے اس کے پاس ہے۔ وہ رحمان و رحیم خود مانگنے کی دعوت دے رہا ہے اس لئے بے جھجک مانگو۔

اللہ نے بندوں کی بھلائی کیلئے اپنی آخری اور مکمل کتاب قرآن پاک اپنے محبوب بندے حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔ اس میں کائنات کے بھید اور کامیاب زندگی گزارنے کے قانون قاعدے ہیں۔ قرآن پاک کتابوں میں سب سے عظیم کتاب ہے۔ اس عظیم کتاب کی ابتدا اللہ بزرگ و برتر نے اپنی عظمت و شان کے بیان سے کی اور اس کے فوراً بعد بندے کو دعا سکھائی۔ اس تعلیم کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ بندہ اپنے اللہ سے مانگے۔ بندہ جو چاہے اللہ سے مانگے کہ سب اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ فرمایا: اللہ ہی فیصلے کے دن کا مالک بھی ہے۔ یعنی اللہ صرف رحمان و رحیم ہی نہیں بلکہ آخری فیصلہ بھی اسی کا ہوتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ میری عبادت کرو اور مجھ سے جو چاہو مانگو۔ آگے ایک جگہ فرمایا کہ میں ایسا غالب اور زور آور ہوں کہ کوئی میرے فیصلے کو ٹال سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ بے شک اس کی عطا روکی جا سکتی ہے نہ عذاب:۔

''اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں، اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے'' (سورہ یونس ۱۰، آیت ۱۰۷)

اس آیت میں اللہ نے اپنے زور، اختیار، بخشش اور مہربانی کی بات کی ہے کہ ہر شے پر اس کا اختیار ہے، ایسا اختیار کہ اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ اس کی رحمت عطا کے بہانے تلاش کرتی رہتی ہے اور اس کی بخشش مجرموں کو سدھرنے کیلئے ڈھیل دیتی رہتی ہے۔ قرآن میں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا کہ توبہ واستغفار کرتے رہو، میں جس کو چاہے معاف کردوں گا۔ کرم کا اندازہ لگاؤ کہ مجرم وخطاوار سے کہا جارہا ہے کہ معافی مانگ لے، نہ صرف یہ کہ تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے بلکہ تجھ نعمتوں سے بھی نوازا جائے گا۔ سبحان اللہ کیا شان کریمی ہے۔

تھوڑا سا غور کیجئے کہ سب اسی کا ہے اور ہر شے پر اختیار بھی اسی کا ہے اس پر وہ مانگنے کی دعوت بھی دے رہا ہے تو پھر شک کس بات کا۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ خالی دعا سے کیا ہوتا ہے، ان کو یا تو اس بات پر اعتبار نہیں یا وہ بات کو سمجھ نہیں رہے۔ جب دینے والا خود کہہ رہا ہے کہ مانگو میں دوں گا تو اس بات پر اعتبار نہ کرنے کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی۔ مانگنے کی دعوت دے کر بات ختم نہیں کردی گئی بلکہ ساتھ ہی مانگنے کا طریقہ بھی سکھا دیا گیا۔ اسی بات سے مانگنے کی اہمیت کا اندازہ لگایئے۔

سورۃ فاتحہ میں مانگنے کی دعوت کے بعد دوسری سورہ بقرۃ کی ابتدا ہی مانگنے کے طریقوں سے کی ہے۔ فرمایا کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔ یہ ہدایت ہے متقین کیلئے۔ یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی کہ اس میں ہدایات ہیں دعا کو صیقل کرنے کی کہ دعا کی قبولیت کیلئے انسان کو کیا کرنا ہے۔

قرآن کے شروع ہی میں انسان کی طاقت، علم وحکمت اور زور کا بھرم کھول دیا گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مغرور ہو کر شیطان کا ساتھی بن جائے۔ شیطان کی طرح کہیں یہ بھی اپنے زور اور علم وحکمت پر اترانے لگے۔ سمجھا دیا کہ آدمی کا سارا ہنر یہ ہے کہ وہ اللہ کے نام سے ابتدا کرے، اسی سے مدد مانگے اور اسی سے رہنمائی لے۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ضرورت کی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی اللہ سے مانگو۔ قرآن کی تعلیمات پر غور کریں تو ایسا لگتا ہے جیسے سارے احکامات دعا میں تاثیر کیلئے ہیں۔ نیک ہونے کا ایک معیار دیا اور فرمایا کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ معجزات وکرامات اللہ کے نبیوں اور نیک بندوں ہی سے ظاہر ہوئیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ کے سچے بندے بن جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمام نظام فطرت کو تمہارا غلام بنا دے گا۔ مٹی، آگ، ہوا، پانی سب تمہارا حکم مانیں گے۔ منہ زور بہتا دریا راستہ دے گا، آگ ٹھنڈی ہو جائے گی، ہوائیں تمہارے تخت کو اڑائے لئے پھریں گی اور مٹی تمہارے لئے ان گنت نعمتیں اگلے گی جو

Marfat.com

اللہ نے اس کے سینے میں تمہارے لئے محفوظ کر رکھی ہیں۔آسمان سے تمہارے لئے برکتیں نازل ہوں گی۔تم موت کا فیصلہ بھی رد کرو گے تو اسے مجال انکار نہ ہوگی،بس اتنا ہے کہ نیک بن جاؤ اور نیک بن جانے کا طریقہ قرآن میں تفصیل سے موجود ہے۔قرآن تمام نیکی کی تعلیم ہے۔اللہ اپنے نیک بندوں سے پیار کرتا ہے اور اپنے پیارے کو کوئی کیا عطا نہیں کرنا چاہتا۔

پہلی بات جو قرآن میں کہی گئی وہ اللہ کی شان رحمانی ورحیمی کا اعلان ہے ساتھ ہی بندہ کو دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔مدد مانگنے سے پہلے عبادت کا ذکر ہے۔اس کا مطلب ہوا کہ اللہ عبادت کرنے والوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور خاص محبت کا اظہار کرتے ہوئے،خاص مہربانی سے قرآن میں عبادت کے طریقے سمجھا دئے گئے،جس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کر کے ان پر اپنے انعام واکرام کی بارشیں کرنا چاہتا ہے۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ بندہ کو نہ صرف مانگنے کی دعوت دی جا رہی ہے بلکہ ساتھ ہی مانگنے کا سلیقہ بھی سکھایا جا رہا ہے۔یوں قبول دعا کے طور طریقے سمجھا کر دنیا کی بادشاہی دے دی۔فرمایا سب سے زیادہ سچی خبر دینے والے پیغمبر عالی وقار حضرت محمد ﷺ نے کہ موت اور تقدیر کو کوئی چیز نہیں ٹال سکتی مگر دعا۔یہ دو چیزیں وہ ہیں جن کو مٹھی میں لینے کی ابتدا ہی سے انسان کی خواہش رہی ہے۔یہ انسان کیلئے ایک بڑی اور بڑے کام کی خبر ہے۔اس سے زیادہ آسانی اور کیا ہوگی کہ مانگو اور لے لو۔گویا دعا کے سامنے سب زور وزر اور حکمت وحکومت ہیچ ہیں۔عالم مایوسی میں انسان نادیدہ قوت کو پکارتا ہے۔اہل مذہب تو مصیبت میں رجوع ہی اپنے خالق ومالک سے کرتے ہیں۔دعا، پرارتھنا، پرے (pray) اور بنتی سب دعا ہی کے مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔آج بھی جب سائنس نے انسان کو زیادہ ہی مادہ پرست کر دیا ہے دعا کی برتری قائم ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب۔۶

دعا دنیا کی چابی

سعی و عمل کی اس دنیا میں ہر کام سعی و عمل سے لازم نہیں مگر دعا سے۔ دعا سے الگ کوئی انسانی کوشش آج تک مردہ کو زندہ نہیں کر سکی۔ اگر دعا کو ایک طرح کی سعی کہیں تو سعی و ارادہ بھی ایک طرح کی دعا ہے۔ دعا گویا دنیا کی چابی ہے۔ آپ ﷺ نے ہر کام کیلئے دعا مانگی۔ قرآن پاک میں انسان کو پہلے یہ دعا سکھائی گئی ہے:۔

''اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہمیں سیدھے راستے پر چلا''(سورۃ فاتحہ،۱)

سورۃ فاتحہ میں انسان کو یہ حقیقت بتادی کہ اس کی ساری حکمت اللہ کی عبادت اور سارا زور اللہ کی مدد سے ہے۔ انسان تو یہ بھی نہیں جانتا کہ سیدھا راستہ کون سا ہے جب تک اللہ اسے سیدھا راستہ نہ دکھائے۔ جس مسافر کو سیدھا راستہ ہی معلوم نہیں اس کی مسافت کیا اور منزل کیا۔

قرآن اور دعائیں:۔

قرآن میں بہت سی دعائیں ہیں۔ ایسی دعائیں جو انبیاء کرام نے مشکل اوقات میں مانگیں اور ایسی دعائیں جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کو سکھائیں کہ مجھ سے یوں مانگو، جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں دعا مانگنا سکھایا۔ قرآن میں ان دعاؤں کا مقصد اس کے سوا کیا ہے کہ مومن اپنے رب سے دعا

Marfat.com

مانگے، دین اور دنیا میں کامیابی کی دعا۔

دنیا و آخرت میں بھلائی کی دعا:۔

''اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی بہتری عطا فرمایئے اور آخرت میں بھی بہتری عطا فرمایئے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچایئے'' (پارہ ۳۔ رکوع ۸)

ظلم سے نجات کی دعا:۔

''اے ہمارے رب ہم کو ظالموں کا تختہ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت کا صدقہ ان کافر لوگوں سے نجات دے'' (پارہ ۱۱، رکوع: ۱۴)

ثابت قدمی اور غلبے کی دعا:۔

''اے ہمارے رب ہم پر استقلال نازل فرمایئے اور ہمارے قدم جمائے رکھئے اور ہم کو اس کافر قوم پر غالب کیجئے'' (پارہ ۳ رکوع: ۱۷)

رحم کی دعا:۔

''اے ہمارے رب ہم پر دارو گیر نہ فرمایئے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں، اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے، اے ہمارے رب ہم پر کوئی بار نہ ڈالئے جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور درگزر کیجئے ہم سے اور بخش دیجئے ہم کو اور رحم کیجئے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے'' (سورۃ بقرۃ ۲، آیت آخری)

اولاد کی دعا:۔

''اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو خاص اپنے پاس سے اچھی اولاد بے شک آپ بہت سننے والے ہیں دعا کے'' (پارہ ۳: رکوع ۱۳)

ہر مشکل میں اللہ کافی:۔

''میرے لئے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کرلیا اور وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے'' (پارہ ۸: رکوع ۹)

Marfat.com

معافی کی دعا:۔

''اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جاوے گا'' (پارہ ۹ رکوع ۱۶)

انبیائے کرام کے حالات زندگی پڑھنے کے بعد ہمیں دعا کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔ اللہ کے ان پاک و معصوم بندوں نے ہر مشکل موقع پر اللہ سے دعا مانگی۔ دشمنوں کے شر سے نجات اور حفاظت کیلئے، کامیابی و کامرانی کیلئے، دشمنوں پر فتح یابی کیلئے، اپنے اور دوسروں کے رزق میں برکت اور صحت و تندرستی کیلئے غرض یہ کہ میدان جنگ میں لڑائی کے وقت بھی اللہ ہی سے مدد مانگی۔ غزوہ بدر شروع ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے سجدہ میں سر رکھ کر دیر تک کامیابی کی دعا مانگی۔ شاہت الوجوہ وعنت الوجوہ للحی القیوم تین بار پڑھ کر آپ ﷺ نے مٹی پر دم کیا اور پھونک مار کر دشمن کی طرف اڑا دی۔ اس کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر جب کفار مکہ اور عرب قبائل کا محاصرہ طول پکڑ گیا، تین دن تک با جماعت دعا مانگی گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر آندھی کا طوفان بھیجا جس سے کھانے کیلئے چڑھائی گئی دیگیں الٹ گئیں اور خیمے اکھڑ گئے۔ دشمن بدحواس ہو کر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔

تمام اسباب مہیا کرنے کے بعد بھی دعائیں مانگی گئیں۔ اللہ کے بندوں کا اسباب سے زیادہ بھروسہ ہمیشہ اللہ کی ذات پر رہا۔ قرآن میں ہر قسم کی دعائیں ہیں۔ کھیتی باڑی، کاروبار، تجارت میں برکت، بیماری اور مصیبتوں سے نجات، آپس میں دوستی اور محبت غرض یہ کہ قرآن پاک میں ہر مقصد کیلئے دعائیں ہیں۔ آپ ﷺ نے ہر کام کیلئے موقع کی مناسبت سے دعائیں مانگیں اور مومنین کو بھی سکھائیں۔ جو کام دوا سے نہیں ہوتا اس کیلئے دعا مانگی جاتی ہے۔ مجلس میں شامل سب لوگ آمین کہتے ہیں کہ اللہ ایسا ہی کرے۔

جہاں انسان کی عقل و حکمت اور تدبیر و تدبر جواب دے جاتے ہیں وہاں دعا کام آتی ہے۔ بے شبہ کہہ سکتے ہیں کہ دعا اسباب پر غالب ہے۔

Marfat.com

دعا کو دعا اور بد دعا کے دو خانوں میں بانٹا جاتا ہے۔ دعا سے مراد اچھی دعا اور بد دعا سے مراد بری دعا۔ دعا اور بد دعا کی جتنی قسمیں ہیں ان سب کو انہی دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، خیال، شوق، خواہش، منصوبہ بندی، امید، ناامیدی، ہمت، حوصلہ، مایوسی، خوشی، دکھ، صبر، بے صبری، حرکت و سکوت غرض یہ کہ سعی و عمل کی جو بھی صورت ہے ارادہ میں لفظوں کا جامہ پہنتی ہے۔ سعی و دعا میں لفظوں کے اشتراک کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے اگر جہد کے یہ سب رخ دعا کے لف انداز نہیں تو ان میں اور دعا میں لفظ قدر مشترک ہے۔ دعا کچھ لینے کی تمنا ہے اور جو چیز اس ں معاون ہو اس کا دعا سے ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ دعا میں امید و ناامیدی نتائج پر انداز ہوتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق کا قول ہے کہ مایوس انسان کیلئے کوئی بھلائی نہیں۔ کٹر کہتے ہیں کہ زندہ دل اور صحت کی امید رکھنے والے مریض جلد تندرست ہو جاتے ہیں اور وہ مایوسی اور بے یقینی کا شکار ہوتے ہیں یا تو بالکل تندرست نہیں ہوتے یا بہت دیر اور بہت زور نے سے ٹھیک ہوتے ہیں۔ حالانکہ مرض بھی ایک ہوتا ہے اور معالج اور علاج بھی ایک ہی قسم ہوتا ہے۔

ذکر اذکار اور چلہ وغیرہ بھی دعا کی ایک قسم ہے۔ ہمارے ہاں ایک مجلس میں بیٹھ کر ختم ن یا کوئی آیت ایک خاص مدت تک یا ایک خاص تعداد میں پڑھنا بھی دعا کی ایک طرز ہے۔

کچھ لوگ اپنے لئے بد دعائیں دعاؤں کی طرح مانگتے ہیں۔ ان پڑھ جاہل مرد عورتیں اولاد، جانوروں، چیزوں اور قسمت کو کوستے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔

عبادت کا مغز اور دنیا کی چابی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب: ۷

انسان، اعمال، دعا

انسان کے ساتھ اس کے اعمال کو بھی پیدا کیا جا چکا ہے:۔

''اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو'' (الصٰفٰت ۳۷، آیت: ۹۶)

یہ ایسی خبر ہے جو اہل نظر کیلئے سعی و عمل سے متعلق کئی گوشے بے نقاب کرتی ہے۔ قانون یہ ہے کہ مادی دنیا کے تمام وسائل بھی پید کو ناپید نہیں کر سکتے۔ ایک دعا ہے جو اسے بدل سکتی ہے۔ ایک بات یاد رہے کہ خاص کر انسان کیلئے اعمال یک رخے نہیں بلکہ دو رخے ہیں۔ یہ اس کی خواہش پر ہے کہ وہ کونسے رخ کو اپنانا پسند کرتا ہے۔ اچھائی یا برائی، غلط یا صحیح عمل یا بے عملی، جرأت یا بزدلی میں سے جو رخ وہ چاہے گا اسی کے مطابق نتیجہ ملے گا۔

اس آیت میں انسان کے اختیار کی وسعت کھول کر بتا دی گئی۔ وہ جو اس قسم کے دعوے کرتا ہے کہ میں نے یہ کیا، میں نے وہ کیا، اس کے ان کی دعوؤں کی حقیقت یہ ہے کہ اس نے جو بھی اپنے نام سے منسوب کیا وہ سب پہلے سے پیدا شدہ ہے۔ انسان جس راستے پر چلنے کی خواہش کرتا ہے وہ اس کیلئے کھول دیا جاتا ہے اور وہ اس پر چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس راہ میں جو کچھ اس کیلئے ہے اس میں سے اسے گزرنا پڑتا ہے، یہی اس کی سعی ہے جس کے بدلے ملتا ہے۔ اس سے زیادہ انسان کا اختیار نہیں۔ انسان کے اختیار پر سوچنے ہی سے دعا کی اہمیت

Marfat.com

انداز ہوگا۔

دعا ایک کرنسی:۔

دعا ایسی سدا بہار کرنسی ہے جو نظام ارض و سماء کے کسی ایک گوشے میں محدود نہیں، یہ سکہ ہر جگہ چلتا ہے اگر کھرا ہو۔ دعا میں تاثیر اللہ کے حکم سے ہے۔ دعا میں قبولیت کے لحاظ سے یہ بات یاد رہے کہ دعا خاص لوگوں ہی کی قبول کی جاتی ہے ہر کسی کی نہیں۔ یہ نکتہ خاص توجہ کا طالب ہے کہ ان خاص لوگوں کی دعا میں تاثیر کیسے پیدا ہوتی ہے۔ خاص کیفیت اور خاص اوقات کی بھی ایک اہمیت ہے۔ عام لوگ اہل ذکر اور نیک لوگوں ہی سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہنے کو تو ہر ملنے والے سے فرمائش کی جاتی ہے کہ جناب دعا کریں یا آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے یا آپ کی دعاؤں سے سب ٹھیک ہے مگر سچ یہی ہے کہ جب کوئی خاص معاملہ یا مشکل مرحلہ ہوتا ہے تو دعا کی درخواست ان خاص بندوں سے کی جاتی ہے جن کے بارے میں گمان یا یقین ہو کہ ان کی بات قبول کرنے والے کے ہاں سنی جاتی ہے۔ جس انداز میں دعا کی درخواست اللہ کے خاص بندوں سے کی جاتی ہے کسی اور سے نہیں کی جاتی اور یہ خاص بندے اللہ کے نیک اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے مقبولِ بارگاہ جب کسی کی خاطر دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو ان کی جھولی میں وہ بھی ڈال دیا جاتا ہے جو تقدیر میں نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ کے ایک فرمان عالیشان کا مفہوم ہے کہ تم میں کچھ لوگ بظاہر معمولی حال میں ہوتے ہیں مگر اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کے کہے کو پورا کرتا ہے۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے ایسے بندوں کے سبب روزی عطا فرماتا ہے جن کو لوگ بدحال اور بہت معمولی سمجھتے ہیں۔ بات کی وضاحت کیلئے یہاں اس بے اولاد عورت کا واقعہ کافی ہے جس نے اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ آپ اللہ سے دریافت کیجئے کہ میرے مقدر میں اولاد ہے یا نہیں۔ آپ ملاقات کیلئے طور پر گئے تو اس بی بی کا سوال بھی پوچھا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ موسیٰ اس کے مقدر میں اولاد نہیں۔ آپؑ نے اس عورت کو بتا دیا کہ اس کی تقدیر میں اولاد نہیں۔ وہ بہت دکھی

Marfat.com

ہوئی مگر کر کیا سکتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کچھ سالوں کے بعد ادھر سے گزرے تو اس عورت نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور اپنے اردگرد کھڑے ہوئے چھ بچوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اے اللہ کے نبی یہ میرے بچے ہیں اور اگر میں نہ روتی تو دینے والا دئے جا رہا تھا۔ آپ کو یہ سن حیرت بھی ہوئی اور شرمندگی بھی۔ اللہ سے پوچھا کہ یہ کیا بھید ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ اس سوال کا جواب تجھے ملے گا مگر پہلے تو ہمارے لئے انسانی گوشت لے کر آ۔ آپ واپس آئے اور بہت سے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی گوشت مانگا ہے، تھوڑا گوشت دے دو مگر کوئی بھی جیتے جی اپنا گوشت کٹوانے پر راضی نہ ہوا۔ شاید کچھ تو یہ بھی سوچتے ہوں کہ موسیٰ کو ضرور کچھ ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنی پوری کوشش کی کہ انسانی گوشت ملے تاکہ جا کر اللہ سے اس بھید کو پوچھ سکیں کہ جو تقدیر میں نہ ہو وہ کیسے مل جاتا ہے۔ بات حیرت ہی کی تھی کہ جب اس عورت کی تقدیر میں بچے تھے ہی نہیں تو وہ چھ بچے کہاں سے آ گئے۔ وقت گزرتا رہا، ملاقات کا وقت قریب آ گیا۔ آپ بہت پریشان تھے اور حیران بھی کہ کوئی شخص اللہ کے نام پر اپنے جسم کا تھوڑا سا گوشت کاٹ کر دینے کو تیار نہ تھا۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن آپ جنگل میں جا نکلے۔ وہاں ایک مجذوب قسم کا شخص ریت مٹی میں اٹا بیٹھا تھا۔ اس نے آواز دے کر پوچھا: اے موسیٰ کیا ہوا، آپ کچھ پریشان لگتے ہیں۔ آپ نے کہا بھائی اپنا کام کر، اگر میں پریشان ہوں تو تو اس میں میری کیا مدد کر سکتا ہے۔ اس مرد درویش نے کہا: اے اللہ کے نبی بتایئے تو سہی شاید میں آپ کی کچھ مدد کر سکوں۔ آپ نے جھنجلا کر کہا: اپنا کام کر بھائی تو میری کیا مدد کرے گا۔ اس نے پھر کہا کہ بتانے میں حرج کیا ہے۔ آپ نے غصے میں فرمایا کہ گوشت چاہیئے انسان کا، اللہ نے مانگا ہے دے سکتا ہے تو؟ اس مرد درویش نے مسکرا کر کہا: بس اتنی سی بات تھی۔ کہاں کا گوشت چاہیئے؟ یہ سن کر حضرت موسیٰ خوش بھی ہوئے اور حیران بھی کہ یہ شخص کتنی آسانی سے مان گیا۔ جب اس نے پوچھا کہ کہاں کا گوشت چاہیئے تو آپ نے کہا کہ یہ تو مجھے نہیں معلوم۔ یہ تو میں اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر ہی بتا سکتا ہوں۔ اس نے کہا جناب اتنی سی بات کیلئے کیا وقت ضائع کرنا۔ اتنی بڑی ذات سے اتنی

Marfat.com

چھوٹا سا سوال پوچھنا کیا اچھا لگے گا؟ سب اسی کا تو ہے۔ آپ ہر جگہ کا گوشت لے جایئے جہاں کا وہ چاہے گا رکھ لے گا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے اپنے جسم کا سارا گوشت اتار کر دے دیا۔ آپ گوشت لے کر طور پر گئے اور سوال دہرایا کہ میں انسانی گوشت لے آیا ہوں، اب آپ اس بھید سے آگاہ فرمایئے کہ جو تقدیر میں نہ تھا وہ کیسے مل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ جس نے تمہیں ہمارے نام پر اپنے جسم کا سارا گوشت کاٹ کر دے دیا اسی نے یہ ضد کی تھی کہ میں اس عورت کو اولاد دوں۔ تو بتا ہم اسے کیسے انکار کرتے۔ ہمیں قسم ہے اپنے عظمت وجلال کی اگر وہ عورت خود بس نہ کرتی تو ہم اسے دیئے جاتے جب تک ہمارا بندہ گنتی گنتا رہتا۔ پھر فرمایا اے موسیٰ تو بھی تو انسان تھا تجھے یہ خیال کیوں نہ آیا کہ اپنا گوشت ہماری بارگاہ میں پیش کر دے۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام شرمندہ ہوئے۔

معلوم ہوا دعا سے وہ بھی مل جاتا ہے جو مقدر میں نہ ہو مگر اس کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے جیسے اس مرد درویش نے اپنے بدن کا سارا گوشت دے کر جان چھڑائی۔ آپ ﷺ نے ثعلبہ کے حق میں دعا کی تھی اور اس کے ریوڑ میں اتنی برکت ہوئی کہ مدینے کے مضافات میں جنگل کم پڑ گئے۔ یہ اس کے مقدر میں نہ تھا جو آپ ﷺ کی دعا کے طفیل ملا۔ آپ ﷺ نے پہلے اسے سمجھایا کہ جو ہے اس پر صبر کرو مگر وہ نہ مانا اور پھر اسی دولت نے اسے ہلاک کر دیا۔ آپ ﷺ یہ جانتے تھے کہ زیادہ دولت انسان کو قارون کی طرح لالچی بنا دیتی ہے۔ یہی ثعلبہ کے ساتھ ہوا کہ اسے زکوٰۃ دینا بھی جرمانے کی طرح لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ثعلبہ ہلاک ہوا۔

اس سے ایک بات واضح ہوئی کہ اللہ کی بندگی کرنے اور نیکی اور ذکر سے دعا میں تاثیر پیدا ہوتی ہے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ دعا کو ذکر اور نیکیوں سے زور ملتا ہے یا نیکی اور ذکر کی قیمت پر دعا قبول ہوتی ہے۔

دعا ہر کام کیلئے مانگی جا سکتی ہے، بیماری سے نجات، مسائل سے چھٹکارا دشمن پر فتح، کسی کام میں کامیابی کیلئے، رزق کی فراوانی اور حکومت اور اقتدار کیلئے غرض یہ کہ کسی بھی کام کیلئے دعا

Marfat.com

موثر ہتھیار ہے اگر تمام شرائط پوری کی جائیں۔

دَم:۔

دم سے مراد عام طور پر کسی قسم کی بیماری سے نجات کیلئے کسی بیمار پر پھونک مارنا ہے۔ دم کی مثال اپنے گودام میں ذخیرہ کئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنا ہے۔ جتنا دو گے اتنا لو گے۔ جتنا خرچ کرو گے اتنا ہی گودام میں مال کم ہو جائے گا۔ دم کیلئے گودام میں ذکر کی متاع بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

دم اور دعا دونوں میں اثر کے لئے ذکر وعبادت کی بہت اہمیت ہے۔ ذکر وعبادت کے لئے فرصت اور محنت تو بہر حال لازم ہے۔ گویا ذکر بھی ایک کام ہے جو محنت بھی مانگتا ہے اور فرصت بھی۔ جب تک ذکر وعبادت کی جمع پونجی کھاتے میں نہ ہو گی دم اور دعا میں تاثیر مشکوک ہے۔ جو خالی جیب ہے وہ بازار سے کیا خریدے گا، اس کا دم ہے نہ دعا۔ سفارش اسی کی مانی جاتی ہے جو سفارش کے قابل ہو۔ خاص کیفیت کی بات اور ہے جیسے مظلوم کی دعا عرش کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

دعا اور لوگ:۔

دعا کے متعلق لوگوں کا رویہ کیا ہے اور وہ اس کے متعلق کتنے سنجیدہ ہیں اس پر بات کرنے سے پہلے میں دعا کے متعلق احادیث وقرآنی احکامات کی روشنی میں کچھ وضاحت کر دوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

ایک بار فرمایا کہ ضرورت کی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اللہ سے مانگو، یہاں تک اگر جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگو۔

نماز میں سورۃ فاتحہ دعا ہے۔ نمازی کہتا ہے، اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ سلام پھیرنے سے پہلے کی آیتوں میں دعائیں ہیں۔ درود شریف دعا ہے۔ درود شریف آپ ﷺ کی ذات پر درود اور برکتیں نازل کرنے کی دعا ہے۔

Marfat.com

انبیاء کرام نے مشکل وقت میں دعائیں مانگیں۔ بزرگوں کے پاس لوگ دعا کروانے جاتے ہیں۔ دعا کے بڑے مجمع میں لوگ شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اجتماعی دعا کی قبولیت کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ جب کوئی انفرادی دعا مانگتا ہے تو اپنے نیک اعمال کو نظر میں رکھتا ہے اور انہیں وسیلہ بناتا ہے۔ گویا دعا کی قبولیت کیلئے ایک قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ منّت بھی ایک قیمت ہے، جیسے کوئی کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اتنے نفل پڑھوں گا یا اتنے روزے رکھوں گا یا اللہ کی راہ میں اتنا صدقہ، خیرات کروں گا۔ تین دوستوں کا ایک واقعہ شاید اس کی مزید وضاحت کر سکے۔

نیکی کے بدلے نجات:۔

ایک دفعہ تین دوست سفر کر رہے تھے کہ اچانک بڑا زبردست طوفان آ گیا۔ آندھی تھی کہ جیسے چٹانوں کو اڑا کر لے جائے گی۔ کالے بادلوں نے اندھیرا پھیلا دیا۔ بجلی بار بار کڑک کر دل دہلا رہی تھی۔ طوفان سے بچنے کیلئے تینوں دوست ایک غار میں داخل ہو گئے۔ بدقسمتی سے آندھی کے تیز طوفان میں پہاڑی سے ایک بھاری پتھر لڑھک کر غار کے منہ پر آ پڑا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ جب تک طوفان رہا وہ چپ چاپ غار میں بیٹھے رہے۔ جب طوفان تھم گیا تو انہوں نے غار کے منہ سے پتھر کو ہٹانے کی کوشش کی مگر پتھر بہت بھاری تھا اس لئے ذرا بھی نہ کھسکا۔ اب تو تینوں دوست بہت گھبرائے کہ اگر پتھر غار کے منہ سے نہ ہٹا تو وہ تینوں اس غار میں بھوکے پیاسے مر جائیں گے۔ پہلے تو وہ زور زور سے چیخ کر باہر سے مدد کیلئے پکارتے رہے مگر اس ویرانے میں کون آتا۔ چیخ چیخ کر گلے خشک ہو گئے تو وہ تھوڑی دیر خاموش بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے آپس میں کہا ''آؤ ایک بار پھر کوشش کرتے ہیں۔'' تینوں نے مل کر اپنا پورا زور لگایا مگر پتھر تو ایک انچ بھی نہ سرکا۔ اب تو انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اس غار میں بھوکے پیاسے مر جائیں گے اور کسی کو خبر بھی نہ ہو گی۔ آخر کار جب وہ زندگی سے مایوس ہوئے تو انہوں نے اللہ سے دعا کی۔ تینوں نے اپنے اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر باری باری دعا مانگی۔ پہلے نے کہا کہ اے اللہ!

Marfat.com

اگر زندگی میں میرا کوئی نیک کام تجھے پسند ہے تو اس کے بدلے ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دے۔ پہلے دوست کی دعا کے بعد پتھر تھوڑا سا نیچے سرکا ذرا سی روشنی غار میں آئی۔ اب ان کی ہمت بڑھی اور دوسرے دوست نے بھی رو کر دعا کی کہ اے اللہ! اگر میرا کوئی کام تجھے پسند ہو تو اس کے بدلے میں ہمیں اس مصیبت سے نجات دے، دوسرے دوست کی دعا کے بعد پتھر تھوڑا سا اور سرکا۔ اب تو تینوں دوستوں کو امید ہوگئی کہ شاید جان بچ جائے اور اس مصیبت سے نجات مل جائے مگر ابھی پتھر اتنا نہیں ہٹا تھا کہ اس میں سے کوئی نکل کر باہر جا سکے۔ دو دوست تو اپنی اپنی نیک کمائی خرچ کر چکے تھے، اب تو ان کی نگاہیں تیسرے دوست کی طرف لگیں تھیں۔ تینوں ہی پریشان بھی تھے کہ اگر تیسرے کے کھاتے میں کوئی ایسی کمائی نہ ہوئی جس کے بدلے میں پتھر غار کے منہ سے ہٹ جائے تو پھر یہاں سے زندہ بچ نکلنا ناممکن ہے۔ تیسرے دوست نے سوچا کہ اگر میرے کھاتے میں نیکی کے نام پر کچھ نہ ہوا تو پھر کیا ہوگا۔ میرے ساتھ میرے دوست بھی میری وجہ سے مارے جائیں گے۔ وہ بہت گھبرایا اور رو رو کر دعا کرنے لگا کہ اے اللہ اگر میرا کوئی عمل تیری بارگاہ میں قبول ہوا ہے تو ہمیں اس کے بدلے میں اس مصیبت سے نجات دے۔ تیسرے دوست کی دعا کے بعد پتھر نیچے سرک گیا اور غار کا منہ کھل گیا، تینوں دوست بھاگ کر غار سے باہر نکل گئے۔ یوں اپنی کمائی ہوئی نیکیوں کے بدلے تینوں دوستوں کو اس قید سے نجات ملی۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت کیلئے جھولی میں نیکیوں کا سرمایہ چاہئیے۔ جو یہاں خرچ ہوا اس کے بدلے آخرت میں کچھ نہیں۔ دعا کی قبولیت کیلئے اعمال کی کھرجی میں نیکیوں کا توشہ مسئلے کی مقدار کے مطابق موجود ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ قانون نہ ہوتا تو پہلے دوست کی دعا ہی سے پتھر غار کے سامنے سے ہٹ جاتا۔ گویا دعا میں انسان اپنی کمائی (نیکیاں) خرچ کرتا ہے اگر پلے کچھ نہیں تو ظاہر ہے خریداری کیسے ہوگی۔ جو خرچ ہوگیا وہ خرچ ہوگیا اور وہ جہاں بھی خرچ ہوگا ایک بار ہی ہوگا دوسری تیسری بار نہیں کہ یہ بھی زرنقد کی طرح ہے۔ یہ بھی جتنا دو اتنا لو والا معاملہ ہے، یہ نہیں کہ جیب میں دس نیکیاں ہیں اور دو ہزار کی خریداری کرلو۔ یہاں

Marfat.com

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ کا قصہ شاید ہماری بات کی زیادہ وضاحت کر سکے۔

جب ہلاکو خاں کے لشکر نے خوارزم پر حملہ کیا تو اہل شہر حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپؒ اپنے شاگردوں کو درس دے رہے تھے۔ لوگوں نے فریاد کی کہ حضرت! تاتاری شہر کے قریب پہنچ چکے ہیں، کسی وقت بھی قتل و غارت شروع ہو سکتی ہے۔ آپ اللہ سے دعا کیجئے۔

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ نے لوگوں کی فریاد سنی تو اپنے پاس رکھے ہوئے مٹی کے پیالے کو جس میں آپ پانی پیا کرتے تھے، زمین پر الٹا کر دیا اور کہا کہ تم لوگ جاؤ، اللہ نے چاہا تو تم تاتاریوں سے محفوظ رہو گے۔ لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

دوسری طرف ہلاکو کے لشکر کا امیر اپنی فوج کو لے کر حملہ کرنے آیا تو ان سب کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیل گیا اور جب یہ اندھیرا دور ہوا تو وہاں سے شہر ہی غائب تھا۔ ان کی نظروں کے سامنے بس ایک ویران و بیابان صحرا تھا۔ سارا دن شہر کی تلاش میں سرگرداں رہنے کے بعد وہ شام کو ناکام لوٹ گیا۔ اگلے دن جب وہ دوبارہ حملہ کی نیت سے شہر کی طرف آیا تو پھر وہی واقعہ پیش آیا۔ تین دن تک مسلسل ایسا ہوتا رہا۔ چوتھے دن ہلاکو خود لشکر لے شہر خوارزم کی طرف بڑھا۔

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ نے پھر وہی عمل دہرانا چاہا تو غیب سے آواز آئی: بس شیخ! بہت ہو چکا۔ اللہ نے تین دن تمہاری لاج رکھ لی۔ اب اور کیا چاہتے ہو۔

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ نے مسکرا کر فرمایا: آخر مشیت الٰہی کیا ہے؟ آواز آئی کہ مشیت الٰہی یہ ہے کہ یہ فتنہ تمہاری دعاؤں سے نہیں ٹلے گا۔ یہ دعا کا وقت نہیں ہے بلکہ اللہ کی راہ میں جہاد کا وقت ہے۔ اس پر حضرتؒ نے پیالہ اوندھا مارنے کا ارادہ ترک کر دیا اور اپنے جانثاروں اور خادموں سے فرمایا کہ کل تک ہمارے لئے گوشہ نشینی جائز تھی مگر اب یہ حرام ہے۔ اللہ کا نام لے کر اٹھو اور کافروں سے جہاد کرو۔ یہ کہہ کر آپؒ نے اپنا خرقہ پہنا، ہاتھ میں تلوار لی اور میدان جنگ میں نہایت بہادری سے لڑتے ہوئے اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔

Marfat.com

اللہ نے تین دن تک اپنے بندے کی لاج رکھ لی کہ پوری قوم کے اعمال اس قابل نہ تھے کہ ان سے اتنی آسانی سے درگزر کیا جا سکے، اسی لئے فرمایا کہ یہ فتنہ تمہاری دعاؤں سے نہیں ٹلے گا۔

کہتے ہیں تاتاریوں کے اس عذاب کا سبب بھی حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ کی ناراضگی ہی تھی۔ ہوا یوں کہ آپؒ کے ایک مرید کا آنا جانا دربار میں تھا۔ خوارزم شاہ سے بے تکلفی کی حد تک تعلقات تھے۔ ایک دن مرید آ کر بادشاہ کے بستر پر لیٹ گیا۔ ملکہ نے سمجھا بادشاہ سلامت ہی ہوں گے۔ وہ بھی پلنگ پر ایک جانب کروٹ لے کر لیٹ گئی۔ خوارزم شاہ سونے کی غرض سے اپنے کمرے میں آیا تو یہ منظر دیکھ کر آپے سے باہر ہو گیا کہ جس کو میں اتنا نیک اور پہنچا ہوا سمجھتا تھا وہ کیا نکلا۔ غصے میں میان سے تلوار نکالی اور حضرتؒ کے مرید کی گردن اڑا دی۔ بعد میں حقیقت کھلی تو بادشاہ بہت پچھتایا اور معافی مانگنے حضرت نجم الدین کبریٰؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حقیقت بتا کر معافی کا طلبگار ہوا۔ حضرت نجم الدین کبریٰؒ جلال میں آ گئے، فرمایا: کیا ہمارے مرید کا خون اتنا سستا ہے کہ ایک ذرا سی معافی مانگنے پر معاف کر دیا جائے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس کے بدلے خوارزم شاہ کا سر بھی جائے گا اور نجم الدین کبریٰ کا سر بھی جائے گا اور ان کے ساتھ اور بہت سے سر جائیں گے۔ ہلاکو نے شہر میں جو قتل و غارت کیا اس سے آج بھی تاریخ کے سینے سے دھواں اٹھ رہا ہے۔

اگر دعا کا قانون یہی ہے اور جیسا کہ لگتا ہے کہ یہی ہے تو وہ لوگ جو دوسروں سے دعا کی فرمائش کرتے ہیں، اس قانون کی رو سے وہ دوسروں سے ان کی کمائی طلب کرتے ہیں کہ جو آپ کے پاس ہے وہ ہماری جھولی میں ڈال دیجئے۔ ہمارے خیال میں یہ ایک طرح سے بھیک مانگنا ہے یا دوسرے کی کمائی پر ہاتھ صاف کرنا ہے۔

قبولیت کی قیمت:۔

حضرت قاسم نانوتویؒ مدرسہ دیوبند کے صدر معلم تھے۔ ان کے بارے میں روایت

Marfat.com

مشہور ہے کہ وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر شاگردوں کو تعلیم دیتے تھے۔ایک کچا کمرہ مدرسے کی ملکیت تھا جس میں لوٹا، مصلیٰ، چارپائی، قرآن شریف، رحل اور دوسرا چھوٹا موٹا سامان ہوتا تھا۔ بادل برسات، گرمی سردی، ہوا، آندھی میں کچے کمرے کے آگے کچے صحن میں ہی درس وتدریس کا کام چلاتے تھے۔ایک دن جانے کیا خیال آیا کہ اللہ سے شکایت کر بیٹھے۔ کہتے ہیں شکایت کا انداز بھی کچھ جارحانہ تھا۔ کہنے لگے یہ مدرسہ میرا نہیں تیرا ہے۔ میں یہاں اپنے نہیں تیرے کام کیلئے بیٹھا ہوں، اپنا نہیں تیرا کام کرتا ہوں، تیرے دین کی تعلیم دیتا ہوں، سردی، گرمی، بارش کیچڑ میں کیا حال ہوتا ہے تو جانتا ہے۔ کیا تجھ سے اتنا نہیں ہوتا کہ ایک پکا کمرہ ہی اس مدرسہ کا نصیب کردے۔ کہتے ہیں اسی رات آپ نے خواب دیکھا۔خواب میں ایک خوبصورت محل ہیرے جواہرات سے جگمگاتا ہوا نظر آیا۔ دیکھتے ہی دل کو بھایا۔ وہاں موجود فرشتے سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے کہا کہ قاسم نانوتوی کا۔ یہ سن کر آپ خوش ہوئے اور کہا کہ میں قاسم نانوتوی ہوں، میں اندر جا کر محل دیکھنا چاہتا ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ آپ ابھی اندر نہیں جاسکتے کہ قیامت آئی نہ حساب کتاب ہوا۔ آپؒ نے یہ سن کر محل کے چاروں طرف گھوم پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ باہر تین طرف فانوس جگمگا رہے ہیں مگر ایک کونے پر اندھیرا ہے اور وہاں کا فانوس غائب ہے۔ آپ کو سمجھ نہ آیا کہ ایک کونے میں اندھیرا کیوں ہے؟ اس پر فرشتے سے پوچھا کہ یہاں کا فانوس کہاں گیا۔ فرشتے نے جواب دیا کہ کل تک تو تھا۔ آج اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہمارے بندے (قاسم نانوتویؒ) کو کچھ روپوں کی ضرورت ہے اس لئے یہ فانوس اتار کر اس کی ضرورت پوری کردو۔ یہ سن کر آپ بہت تلملائے اور کہنے لگے مجھے کچھ نہیں چاہیئے میرا فانوس یہاں لگاؤ۔

اس واقعہ میں صداقت کتنی ہے، اس سے الگ اس کو پڑھ کر دعا کی اہمیت اور دنیا و عقبیٰ میں صلے کا نظام اچھی طرح سمجھ آجاتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ دعا مانگنے والے کے پلے کچھ ہوگا تو بات بنے گی مگر یہ بھی ہے کہ لوگ جاتے بھی انہیں کے پاس ہیں جن کے پلے کچھ ہوتا ہے۔ دعا کی فرمائش کا مطلب بڑی سادگی سے کسی بھلے آدمی سے اس کی کمائی مانگنا ہے۔ وہ دعائیں جو سب

Marfat.com

مومنین اور مومنات کیلئے سکھائی گئی ہیں وہ اور چیز ہے۔ جب مومن اپنے مومن بہن بھائی کیلئے خلوص سے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اس کیلئے فرشتے اس سے بہتر دعا کرتے ہیں۔ امت کی خیر مانگنے والے کیلئے اللہ کے ہاں بہتر بدلہ ہے۔ جب آپ کسی سے اپنی مشکل دور کرنے کی فرمائش کرتے ہیں کہ میرے حق میں دعا کیجئے تو یہ اس سے اس کی کمائی مانگنا اور اپنا بوجھ اس پر لادنا ہے۔

عجیب نظام:۔

جب آپ کسی نیک آدمی کے پاس بیٹھتے ہیں تو اس سے آپ خوشبو اور روشنیاں جذب کرتے ہیں اور اس کیلئے بدبو اور تاریکیاں چھوڑ آتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جو آپ کی جھولی میں ہے آپ وہاں گرا آتے ہیں اور جو اس کی جھولی میں ہے اسے آپ اٹھا لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کسی صاحب نظر کی صحبت میں ایک رات ہزاروں مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے تو اس سے یہ قانون خوب واضح ہوتا ہے۔ پھولوں کی محفل میں بیٹھنے والے کو خوشبو ملے گی، پھولوں کو وہ ملے گا جو صاحب سیر کے پاس ہے۔ یہ جذب واخراج کا خودکار نظام ہے۔

روشنیوں کے چور:۔

اب روشنیوں کی چوری ٹھگی بھی شروع ہوگئی ہے۔ وہ جو اس نکتے کو جانتے سمجھتے ہیں ان سب کیلئے تو یہ نہیں کہا سکتا مگر ان میں کئی ایسے بھی ہیں جو خود محنت کرنے کی بجائے دوسروں کی کمائی (روشنیوں) پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ملنے ملانے میں دوسرے کی روشنیاں اور قوتیں جذب کر لینے کی فکر میں رہتے ہیں۔ حرص بہت خراب شے ہے۔ یہ اچھے بھلے لوگوں کو اندھا کر دیتی ہے۔ وہ اتنا دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے کہ جس کو وہ ہاتھ کی صفائی دکھا رہے ہیں کہیں وہ صاحب نظر تمہاری حرکت سے آگاہ تو نہیں۔ اس میں کہیں اتنی قوت تو نہیں کہ الٹا تمہاری ساری روشنیاں جذب کر لے اور یہ اس کا ظرف ہے کہ وہ تمہاری حرکت کو دیکھ کر بھی خاموش ہے۔

والد صاحب نے اپنا ایک واقعہ سنایا جب وہ ایک مسجد (حدود اربعہ اس کا اردو بازار کے قریب قریب ہے۔ نام لینا اس کا مناسب نہیں) اس میں نماز پڑھنے کیلئے پہلی بار گئے تو جیسا کہ کئی

Marfat.com

مسجدوں میں نمازیوں کا آپس میں ہاتھ ملانے کا دستور ہے، اس مسجد میں بھی کچھ لوگ نماز کے بعد باہر جانے سے پہلے امام صاحب سے خاص کر اور آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اکثر مساجد میں یہ پیار بھرا طریقہ چلتا ہے۔ یہ ایک اچھی روایت ہے اس سے محبتیں بڑھتی ہیں مگر اس نیک کام میں بھی کچھ اہل ہنر ہاتھ دکھا جاتے ہیں۔ جب لوگ نماز کے بعد امام صاحب اور نمازیوں سے ہاتھ ملا رہے تھے تو ایک نوعمر مولانا سر پر پگڑی، پگڑی کے اوپر رومال ڈالے بڑے روایتی پیروں کے سے لباس میں امام صاحب کے قریب کھڑے ہوئے نمازیوں سے ہاتھ ملا رہے تھے۔ والد صاحب نے بھی ان سے ہاتھ ملایا تو مولانا مصافحہ کے بعد سادہ طریقے سے ہاتھ چھوڑنے کے بجائے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو یوں رگڑتے ہوئے کلائی سے انگلیوں کی جانب لائے جیسے ہتھیلی میں لگی کوئی چیز صاف کر رہے ہوں۔ والد صاحب اس کے طریقہ واردات کو سمجھ گئے کہ مولانا یوں دوسروں کی روشنیاں جذب کر کے اپنی روحانیت بڑھاتے ہیں۔ والد صاحب کو اس کی یہ حرکت بہت بری لگی کہ یہ سراسر بددیانتی تھی، اسی طرح جیسے ایک چور یا ڈاکو کسی بھلے آدمی کے مال پر ہاتھ صاف کرتا ہے۔ اس کے بعد سے والد صاحب کا اس مسجد میں مسلسل جانا ہے۔ اکثر ظہر ،عصر اور مغرب کی نمازیں اسی مسجد میں ادا کرتے ہیں، اس مولانا سے ہاتھ بھی ملاتے ہیں مگر پہلے دن کی حرکت کے بعد مولانا نے پھر اس انداز سے ہاتھ نہ ملایا۔ شاید وہ اپنے خیال میں پہلی بار ہی میں اپنا کام پورا کر چکا تھا۔

دوستوں اور معتقدین میں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو جذب و اخراج کے قانون کو والد صاحب ہی کی کتابوں سے پڑھ کر سمجھے ہیں اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ بار بار ہاتھ ملا کر، یا جسم مس کر کے زیادہ سے زیادہ روشنیاں جذب کرنے کی کوشش کی جائے۔ میرے خیال میں یہ بددیانتی ہے کہ کسی بھلے انسان کی روحانی کمائی پر ہاتھ صاف کیا جائے ،اگر وہ ایسا نہ ہونے دے یا تمہیں جتا کر وہیں شرمندہ کر دے تو؟ کچھ لوگ تو صاف کہہ بھی دیتے ہیں کہ جناب میں اس لئے آپ کے قدموں میں بیٹھا ہوں کہ مجھے یوں بہت سکون ملتا ہے میں

Marfat.com

آپ سے روشنیاں جذب کرتا ہوں۔ بیٹھنے سے ان کی مراد جسم سے جسم چھو کر بیٹھنا ہوتا ہے۔

کچھ لوگ پریشان حالی میں ہاتھ ہلاتے ہوئے دوڑے چلے آتے ہیں، حالات سدھر جائیں تو رخ نہیں کرتے۔ کچھ لوگ اہل روحانیت کو ایسی مخلوق سمجھتے ہیں جو زندگی کی ضرورتوں سے بے نیاز اور فطرت کے تقاضوں سے بالاتر ہوتے ہیں۔ انہیں دن رات کے کسی حصے میں جا پکارو، آپ کے مسائل بے غرض ہو کر نہایت خوش دلی سے سننا اور ان کو حل کرنا ان پر جیسے فرض کر دیا گیا ہے۔ بہت احباب ایسی بیماریوں کا علاج کرا کے چپکے سے نکل جاتے ہیں جن سے ڈاکٹر حضرات عاجز آ چکے ہوتے ہیں۔ ان سے یہی کہا جا سکتا ہے کہ اہل روحانیت سے شکایت کی بجائے اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں۔ عطائے خاص زندگی میں کبھی کبھی ہوتی ہے روز نہیں۔

دم اور لوگ:۔

اس بات پر قریب قریب سب ہی متفق ہیں کہ وہ لوگ جو ذکر وعبادت میں مشغول رہتے ہیں ان کے دم اور دعا میں اثر ہوتا ہے۔ دم اور دعا کے متعلق ایک عام رویہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ذکر اذکار کرنے والے آدمی سے دم کروانا ہر کوئی اپنا حق سمجھتا ہے۔ عام لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ دم کرنا اور دعا کرنا نیک لوگوں کی بے معاوضہ ذمہ داری ہے۔ اکثر لوگ بڑی بے تکلفی سے فرمائش کر دیتے ہیں کہ ذرا پھونک مارنا سر میں درد ہے۔ کوئی بیماری، کوئی پریشانی ہو بس فرمائش کر دی جاتی ہے کہ فلاں کام کیلئے خاص دعا فرمایئے۔ ان کے خیال میں دم اور دعا کرنے والے کے پاس قبولیت کا ایسا لائسنس ہے جس کی فیس نہیں ہوتی، اس کے پاس نیکیوں کا کوئی لاانتہا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور یہ کہ وہ جب چاہے جو چاہے مانگ لے۔ اسی بے خبری سے جعلی پیروں کا دھندہ چل رہا ہے۔ اس نظریہ کا سبب لاعلمی ہے۔ اگر لوگ یہ جان جائیں کہ جب وہ کسی سے دعا یا دم کراتے ہیں تو صاحب دعا کو اس کی ادائیگی یوں کرنا پڑتی ہے کہ مریض کی بیماری خود کار نظام کے تحت معالج کے گلے پڑ جاتی ہے۔ بیماری سے شفا کیلئے دم یا پریشانی دور کرنے کیلئے دعا کرانے کا سیدھا سیدھا مطلب یہ ہے کہ میری بیماری یا پریشانی اپنے کھاتے میں ڈالو اور اپنی صحت اور نفع

Marfat.com

بخش چیزیں مجھے دے دو۔ میری ٹانگ، سر، دل یا جگر کا درد آپ سنبھالیں اور اپنی صحت مجھے دے دیں، اپنی خوش بختی مجھے دے کر میری مصیبتیں اپنی جھولی میں ڈالیں۔

تبادلے کا قانون:۔

روحانی علاج یا دعا تبادلے کا قانون ہے۔ یہ اپنے سکھ دے کر دوسرے کے دکھ اپنے سر لینا ہے۔ یہ بات غیر مسلم بھی سمجھتے ہیں۔ اب تو عام لوگ بھی یہ بات جان گئے ہیں۔ ایک ہندی فلم میں ہیرو اس قسم کے پوشیدہ علم کو جاننے والا ہوتا ہے۔ وہ بیماروں کو اچھا کر سکتا ہے۔ خوف، گھبراہٹ اور لوگوں کی پریشانیوں کو خیال کی قوت سے دور کر دیتا ہے۔ ایک ہیروئن اسی موضوع پر تحقیق کر رہی ہوتی ہے۔ جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ ہیرو یہ علم جانتا ہے تو وہ ایک پاگل کو ٹھیک کرنے کی فرمائش کرتی ہے ہیرو یہ سن کر چیختا ہے کہ اس کا پاگل پن مجھے قبول کرنا پڑے گا، تب ہی یہ ٹھیک ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں اس کا پاگل پن مجھے اپنے سر لینا پڑے گا اور نتیجے کے طور پر میں پاگل ہو جاؤں گا۔ ہیروئن نے ضد کی کہ کوئی بات نہیں۔ میں یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ کیا بغیر دوا کے محض سوچوں سے ایسا واقعی ممکن ہے۔ ہیرو کہتا ہے کہ اس کا پاگل پن تو میں دور کر دوں گا لیکن میرا پاگل پن کون دور کرے گا مگر آخر ہیرو، ہیروئن کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیتا ہے اور اس پاگل کا علاج کرتا ہے۔ پھر وہی ہوتا ہے کہ پاگل چنگا بھلا ہو جاتا ہے اور ہیرو پاگل ہو جاتا ہے۔ فلم کی یہ کہانی جس شخص نے بھی لکھی وہ ضرور اس نظام کا کچھ شعور رکھتا تھا۔ اور بھی کئی لوگوں کے ساتھ ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ ایسا تب ہوتا ہے جب معالج کے پاس روشنیاں یا قوت کم ہو۔ اگر کھیسے میں مال وافر ہے تو ادائیگی کر کے جان چھوٹ جائے گی۔ یہ ہوٹل میں کھانا کھا لینے جیسا ہے کہ کھانا حیثیت سے زیادہ کا کھا بیٹھے اور جیب میں پیسے کم ہیں تو باقی پیسوں کی ادائیگی کیلئے ہوٹل والے پکڑ کر برتن دھلوائیں گے۔ جب تک پیسے پورے نہ ہوں جان نہ چھوٹے گی۔

دعا دینا، بیماری لینا:۔

ایک مرتبہ حضرت سلطان جی محبوب الٰہی (حضرت نظام الدین اولیاء) اپنے خاص

Marfat.com

مریدوں سے فرمانے لگے کہ:۔

''آج کی ایک بات سنو! ایک اجنبی میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا: ''دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب آپ ہیں کہ جو نعمتیں بادشاہوں کو میسر نہیں وہ گھر بیٹھے سب لوگ آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دیتے ہیں۔ دنیا کے ہر فرد کو طرح طرح کے تفکرات لاحق رہتے ہیں مگر آپ کو نہ کھانے کی فکر ہے، نہ کپڑے کی، نہ مکان کی اور نہ ہی خدمت گاروں کی کمی ہے، بغیر کسی پریشانی کے آپ کیلئے ہر چیز موجود ہے۔

مجھے اس اجنبی کی بات سن کر رونا آ گیا اور میں نے اس سے کہا یہ سب نعمتیں اس واسطے لوگ مجھے دیتے ہیں کہ وہ لوگ کسی نہ کسی دکھ میں مبتلا ہیں اور اس یقین کے ساتھ میرے پاس آتے ہیں کہ میری دعا سے ان کا دکھ دور ہو جائے گا۔ اس طرح صبح سے شام تک اگر پچاس دکھیا بھی میرے پاس آئیں تو مجھے ان کے پچاس دکھ سننے پڑتے ہیں اور جب میں ان کا دکھ دور ہونے کیلئے اللہ سے دعا کرتا ہوں تو ہر ایک کا دکھ اپنے اوپر طاری کرتا ہوں۔ لہٰذا جو آدمی رات دن سو پچاس دکھوں میں مبتلا رہتا ہو، اس کو نہ تو نعمتوں میں مزا آ سکتا ہے، نہ خدمتوں میں، نہ ہی اور کسی چیز میں''۔ (روحانی ڈائجسٹ، ارشد رحمانی)

حضرت نظام الدین اولیاء کے فرمان کے بعد اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا کہ دعا کرنے کیلئے کسی کی بیماری یا مصیبت اپنے سر لی جاتی ہے۔ والد صاحب فرماتے ہیں کہ کسی مریض یا جادو ٹونے والے پر جب کوئی عامل یا کامل دم کرتا ہے تو جادو ٹونہ اور بیماری پلٹ کر معالج کی طرف آتی ہیں اور جو وہ پہلے شکار کے ساتھ کر رہے ہوتے ہیں وہی اس معالج کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس سے نجات حاصل نہ کی جائے تو معالج کو وہ روگ لگ جاتا ہے۔ یہ بات ہر صاحب نظر اور صاحب دل جانتا ہے کہ ہر شے کا ایک وجود ہے۔ اپنے کردار کے مطابق اس کی شکل یا سراپا ہے اور ایک اسٹیج پر اس کی صورت انسانی ہے۔ حضرت غوث الاعظم کا فرمان ہے کہ مہینے میرے پاس آتے ہیں اور جو کچھ حالات ان میں ہونے ہوتے ہیں ان سب کی روداد مجھے بتاتے ہیں۔ جو

Marfat.com

اس نظام کو جانتے ہیں وہ اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ کائنات کی ہر شے وجود اور شعور رکھتی ہے۔ ہر شے انسان کی باتیں سمجھتی ہے اور انسان اس کی بات سمجھنے کی خوابیدہ صلاحیت رکھتا ہے اگر اسے بیدار کر لے تو اس سے گفتگو کر سکتا ہے۔

مصیبت ٹالنے کا معاوضہ:۔

ایک دن سائیں توکل شاہ اپنے مریدوں کے حلقے میں بیٹھے تھے کہ سائیں جی کا ایک بہت ہی عقیدت مند مرید جو قریبی تھانہ میں افسر تھا ایک یکہ پر بیٹھ کر حاضر خدمت ہونے آ رہا تھا کہ سائیں صاحب کی اس پر نظر پڑی تو دور ہی سے کہا کہ پرے پرے اسے دور رکھو۔ دوسرے مریدین بہت پریشان ہوئے۔ ایک نے کہا کہ جناب یہ آپ کا عقیدت مند ہے اسے آپ دور کیوں بھگا رہے ہیں۔ فرمایا اس کے سر پر بلائیں منڈلا رہی ہیں۔ اس نے عرض کی کہ جناب! یہ آپ سے محبت کرتا ہے آپ کے نیاز مندوں میں ہے۔ آپ اس کی بلا دور فرمایئے۔ فرمایا اچھا جو کتا راستے کے قریب بیٹھا ہے وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ (اسی طرح ایک اور شرط رکھی گئی جو مجھے یاد نہیں) فرمایا پھر ہم دعا کریں گے۔ امکان تھا کہ قریب سے یکہ گزرے گا تو کتا ڈر کے اٹھ بھاگے گا۔ اس کیلئے یہ بندوبست کیا کہ گوشت لا کر اس کے آگے ڈالا گیا۔ اس کے ساتھ دوسری شرط بھی پوری کی گئی۔ جب وہ پولیس افسر واپس تھانے پہنچا تو دیکھا کہ اس کے تبادلے کے احکامات آئے ہوئے ہیں۔ یہ تبادلہ کسی شکایت پر سزا کے طور پر تھا۔ وہ اپنے آرڈر دیکھ کر مسکرایا۔ اسے سائیں جی کی بات یاد آ رہی تھی کہ سر پر بلائیں منڈلا رہی ہیں۔ اس کو یہ بھی یقین تھا کہ یہ بلا ٹال دی گئی ہے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ تبادلے کے احکامات کی منسوخی کا حکم آ گیا۔

تبادلہ منسوخ:۔

سمن آباد ٹیلیفون ایکسچینج میں ڈویژنل انجنیئر سرفراز الرحمان صاحب والد صاحب کے دوست ہیں۔ بھلے آدمی ہیں۔ رشوت نہیں لیتے، ماتحتوں کو بھی رشوت لینے سے منع کرتے ہیں۔ مخالفوں نے ان کا تبادلہ اسلام آباد کرا دیا۔ وہ اس پر بہت پریشان تھے۔ تبادلے کا مطلب

Marfat.com

سارے گھر کو اٹھا کر اسلام آباد لے جانا تھا۔ ایسے میں بچوں کی تعلیم کا بہت مسئلہ ہوتا ہے۔ انہوں نے تبادلہ رکوانے کی بہت کوشش کی مگر بات نہیں بن رہی تھی۔ ایک دن باتوں باتوں میں انہوں نے اس کا ذکر والد صاحب سے کیا اور کہا کہ تبادلہ ہونا ہی ہے تو اسلام آباد کے بجائے لاہور ہی میں کہیں دوسری جگہ ہو جائے تاکہ اتنی دور نہ جانا پڑے۔ بال بچوں کو دوسرے شہر میں ایڈجسٹ کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ والد صاحب نے کہا کہ جب تبادلہ روکنا ہی ہے تو لاہور میں دوسری جگہ بھی کیوں ہو، سمن آباد ایکسچینج ہی میں کیوں نہ رہا جائے۔ دوسرے یا تیسرے دن ان کا تبادلہ کینسل ہو گیا۔ کئی سال سمن آباد ایکسچینج میں کام کرنے کے بعد ان کا تبادلہ شاید اب جوہر ٹاؤن لاہور میں ہوا ہے اور آج کل وہیں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ سالوں ان کا ہمارے گھر آنا جانا رہا۔ والد صاحب ان کی بہت تعریف کرتے ہیں کہ وہ ایک روحانی بندے ہیں۔ ایسے بھلے لوگوں کی اس معاشرہ میں جگہ کم ہے مگر اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ سرفراز الرحمان صاحب نے طالب علمی کے زمانے کا اپنا ایک واقعہ والد صاحب کو سنایا جو کچھ اس طرح تھا کہ ایک بار سکول کے بچے کہیں پکنک منانے گئے ہوئے تھے۔ جہاں جا کر ڈیرہ لگایا وہاں ایک نہر بھی تھی۔ جو بچے تیرنا جانتے تھے وہ نہر میں نہا رہے تھے جو تیرنا نہیں جانتے تھے وہ پانی سے دور کنارے یا پل پر بیٹھے نظارہ کر رہے تھے۔ سرفراز الرحمان بھی نہر کے پل پر بیٹھے بچوں کو نہاتا دیکھ رہے تھے۔ وہ تیرنا نہیں جانتے تھے اس لئے نہر میں نہیں اتر رہے تھے۔ کسی من چلے نے اچانک انہیں پیچھے سے دھکا دے دیا۔ وہ گرے تو نہر کے اندر سیدھے پانی کی تہہ میں چلے گئے اور پھر جیسے نیچے پانی میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں پانی کی تہہ میں زمین پر ایسے بیٹھا ہوا تھا جیسے خشک زمین پر۔ مجھے محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا کہ میں پانی میں ڈوب گیا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ میں بڑے آرام سے بیٹھا ہوا تھا اور لگ رہا تھا کہ ابھی کوئی آئے گا اور مجھے باہر نکال لے گا۔ جب دیر تک میں پانی کے اوپر نہ آیا تو سب لوگ پریشان ہو گئے۔ کسی نے بتایا کہ سرفراز کو تو تیرنا بھی نہیں آتا۔ یہ سن کر سب اور پریشان ہو گئے۔ یقیناً دھکا دینے والا تو بہت ہی گھبرایا ہوگا۔ پھر کئی بچے مجھے ڈھونڈنے پانی

Marfat.com

میں کود پڑے اور مجھے باہر نکال لیا۔ سچ ہے اللہ اپنے بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

سر درد کا پلٹنا:۔

ایک دن معروف نعت خواں محمد اکرم قلندری صاحب، والد صاحب کے پاس آئے۔ صورت بگڑی ہوئی تھی، سر کو پکڑ کر بولے!''سہراب صاحب سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔ ہوا یہ ہے جی کہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے سر میں بہت درد ہے، آپ دم کر دو۔ میں نے بڑا سمجھایا کہ بی بی میں دم نہیں کرتا مگر وہ ضد کرنے لگی۔ میں نے مجبور ہو کر اسے پھونک مار دی۔ اس کا سر تو ٹھیک ہو گیا مگر تب سے میرے سر کا برا حال ہے۔ مہربانی کر کے اس سے میری جان چھڑائیں''۔ والد صاحب نے قلندری صاحب کو دم کیا تب ان کی جان چھوٹی اور انہوں نے توبہ کی کہ آئندہ کسی کو دم نہیں کریں گے۔

جادو کا جھپٹا:۔

بھائی حسن محمد، رائیونڈ بھمبا سے لاہور دودھ دینے آتے ہیں۔ کوئی پچیس تیس سال سے ہم اسی سے دودھ لے رہے ہیں۔ ایک بار انہوں نے کسی بیمار لڑکی کا ذکر کیا۔ مریضہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر تھی۔ اس پر جادو کیا گیا تھا۔ حسن بھائی خود بھی اس کام میں کچھ دخل رکھتے ہیں۔ والد صاحب نے اس لڑکی کا علاج شروع کیا۔ تعاون نہ کرنے کے باوجود جلد ہی وہ صحت یاب ہونے لگی۔ ایک صبح حسن بھائی گرتے پڑتے آئے اور آتے ہی والد صاحب کو اپنی کہانی سنانے لگے۔ کہنے لگے!'' بھائی رات تو میں مر کے بچا۔ ہوا یوں کہ میں نے سوچا چلو میں بھی مریضہ کو پھونک مار دوں، ٹھیک تو ہو ہی گئی ہے، اب کون سا بیماری کا اتنا زور ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ مجھے تو تھوڑے سے فاصلے پر گھر لینا مشکل ہو گیا۔ گھر والے گھبرا گئے۔ لگتا تھا بس اب گیا۔ میں نے بچوں سے کہا: سب مل کر دم کرو، جس کو جو یاد ہے پڑھ پڑھ کر دم کرے۔ بس بھائی اللہ نے بچایا۔ اب تک بھی ٹھیک سے حواس بجا نہیں''۔ والد صاحب نے ہنس کر کہا کہ تجھ سے کس حکیم نے کہا تھا کہ تو اسے پھونک مار۔ کہنے لگا! '' بھائی صاب بس میں نے سوچا اب ٹھیک تو ہو ہی گئی ہے چلو میں بھی پھونک مار دیتا ہوں، کام

Marfat.com

جلدی ہو جائے گا۔ مجھے تو خیال بھی نہیں تھا کہ اتنا ظالم اثر ہے''۔ والد صاحب نے اسے دم کیا اور اس کی جان چھوٹی۔

موت کا خوف:۔

پنجاب یونیورسٹی کے ایک پروفیسر اعجاز صاحب جو ہمارے پڑوس ہی میں کہیں رہتے ہیں ایک عجیب بیماری میں مبتلا تھے۔ ان کے دماغ میں ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا کہ اب کچھ ایسا ہونے والا ہے کہ وہ مر جائے گا۔ گھر سے یونیورسٹی کیلئے نکلتے تو یہی ڈر لگا رہتا کہ اب ایکسیڈنٹ ہوگا اور وہ مر جائے گا۔ سڑک پار کرتے ہوئے بھی یہی خوف کہ اب کوئی گاڑی آئے گی اور اسے کچل کر نکل جائے گی۔ ہر چیز میں سے اسے موت نکلتی محسوس ہوتی۔ سالوں سے یہ عارضہ انہیں لاحق تھا۔ پیروں فقیروں، ڈاکٹر حکیموں سے بڑا علاج کرایا مگر ع:

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

تب والد صاحب سے ان کی جان پہچان نہ تھی۔ مقصود پبلشرز کے مالک مقصود بھائی نے انہیں بتایا کہ سہراب صاحب سے ملو۔ وہ آئے۔ والد صاحب نے ان کا علاج کیا اور وہ صحت یاب ہو گئے۔ پروفیسر صاحب تو چنگے بھلے ہو گئے مگر والد صاحب کئی مہینوں تک ان کی بیماری کو جھیلتے رہے۔

تیس سال پرانی بیماری:۔

ملنے والوں کی ایک عزیزہ پروفیسر تھی۔ وہ کئی بیماریوں میں مبتلا تھی۔ روحانی علاج پر یقین نہیں تھا۔ ڈاکٹروں سے مرض قابو نہیں آ رہا تھا۔ علاج کراتے کراتے کوئی تیس پینتیس سال گزر گئے۔ اس کا وہی حال ہوا کہ جوں جوں علاج کرایا مرض بڑھتا گیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ نیند غائب، روزانہ کوئی ہاضمے کی دوا لئے بغیر معدہ کام نہ کرتا، یوں سمجھو کہ معدہ کام کرنا ہی چھوڑ گیا تھا۔ جسم میں خارش ہوتی اور یوں جیسے ان گنت چیونٹیاں اسے کاٹ رہی ہیں۔ جوڑ جوڑ میں درد رہنے لگا تھا۔ جب دن بدن حالت زیادہ خراب ہونے لگی تو وہ والد صاحب کے پاس آئی۔

Marfat.com

والد صاحب نے حالت دیکھی تو کہا کہ علاج آہستہ آہستہ ہوگا۔ بیماریاں اپنی انتہا پر ہیں۔ پہلے دن اس کی خواہش کے مطابق اس کے بائیں پاؤں کا درد دور کیا گیا۔ اسے یقین ہوا کہ روحانی علاج ایک بڑی قوت ہے۔ انسانی فطرت میں جلد بازی ہے پھر جو کسی دکھ میں تیں پینتیس سال سے مبتلا ہو وہ اس سے جلد سے جلد نجات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پروفیسر صاحبہ کو معلوم ہو گیا تھا کہ ایک منٹ میں ایک پاؤں کا درد ٹھیک ہو سکتا ہے۔ وہ چاہتی تھی کہ اسی طرح اوپر نیچے دو چار پھونکیں مار کر سب بیماریاں اس کے جسم سے نکال دی جائیں۔ اس کا اس نے یہ راستہ نکالا کہ گھر واپس جا کر ٹیلیفون پر منت سماجت شروع کر دیتی کہ مجھے دم کر دیں۔ یوں وہ ایک دن میں تین چار بار دم کروالیتی۔ اس تیزی کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ صاحبہ تو ٹھیک ہوتی چلی گئی اور اس کا رد عمل والد صاحب کو بھگتنا پڑا اور مہینوں بھگتنا پڑا۔ مریضہ کو روز ہاضمے کی دوا کھانے سے نجات مل گئی۔ بغیر دوا اس کا کھانا ہضم ہونے لگا۔ وہ تیزی سے روبصحت ہو رہی تھی کہ والد صاحب کو چیونٹیوں کے کاٹنے کا عمل شروع ہو گیا۔ آخر ایک مہینے کیلئے اس کا علاج موخر کر دیا گیا مگر پروفیسر صاحبہ اس کیلئے تیار نہ تھی۔ اس نے کئی جاننے والوں سے سفارش کرائی، فون کرائے کہ علاج کسی نہ کسی صورت جاری رہے۔ اس کو کچھ پڑھنے کو اسم شفا بتایا گیا مگر اس کے باوجود بھی اس نے اپنی ضد نہ چھوڑی۔ یہ ضد نظام کو نہ سمجھنے اور بے صبری کی وجہ سے تھی۔ (آخر وہ شفایاب ہوگئی۔)

گردوں کا علاج :۔

والد صاحب کے ایک دوست تھے۔ سید زادے تھے۔ نام ان کا شوکت علی تھا۔ انہیں گردوں کی تکلیف تھی۔ مہینہ بیس دن میں گردے صاف کرواتے تھے۔ تب ربڑ کی نالی گردوں میں ڈال کر یہ عمل کیا جاتا تھا۔ شاہ صاحب کے بقول یہ بہت تکلیف دہ عمل ہوتا تھا۔ علاج کے بعد ان کا چہرہ سفید ہوتا جیسے سارا خون نچوڑ لیا گیا ہو۔ گردوں کی صفائی کے بعد وہ ہفتوں حرکت کم کرتے اور آرام زیادہ کرتے تھے۔ ایک بار والد صاحب نے ان کے ذمہ کوئی کام لگایا۔ کام مسلسل بھاگ دوڑ کا تھا۔ ڈر پیدا ہوا کہ اگر درمیان میں گردوں کا درد شروع ہو گیا تو ہفتے دس دن کا

Marfat.com

آرام کرنا پڑے گا اور یہ بڑے نقصان کی بات تھی۔ والد صاحب نے شاہ صاحب کو بتائے بغیر ان کا روحانی علاج شروع کیا۔ تصور میں دم کرتے رہے اور دعا کی کہ اے اللہ اسے صحت مند رکھ۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے چیک کروایا تو ڈاکٹر بڑے حیران تھے کہ نہ صرف گردے درست ہو گئے بلکہ زخم بھر گئے۔ ڈاکٹر ان سے پوچھتے رہے کہ اس نے کیا دوا استعمال کی ہے۔ انہوں کہا کہ وہی جو روٹین میں استعمال کر رہا ہوں۔ انہوں نے یہ بات والد صاحب کو آ کر بتائی تو والد صاحب مسکرا کر خاموش رہے۔

کینسر کا علاج:۔

رائیونڈ کا ایک ترکھان سلیم کینسر کی آخری اسٹیج پر تھا۔ وہ شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال سے چیک اپ کراتا اور بیماری کا حال معلوم کر کے گھر بیٹھ جاتا کہ علاج کرانے کی طاقت نہ تھی۔ اس کے ایک دوست کو ہمارے گھر ڈسٹمپر کرنے کا موقع ملا تو اس نے والد صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ تب ایک ترکھان ہمارے گھر میں الماریوں کا کام ادھورا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ مزدور نے اپنے دوست کے کام کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ آپ اس کا علاج کیجئے، وہ آپ کا کام کرے گا۔ ترکھان لڑکا جب کام کرنے ہمارے گھر آیا تو سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوا تھا۔ اس نے کام شروع کر دیا۔ پہلے دن ہی اس نے رات گئے تک کام کیا۔ وہ بہت خوش بھی تھا اور حیران بھی کہ اتنا زیادہ کام کرنے کے بعد بھی وہ تھکا نہیں تھا۔ اس نے والد صاحب کو یہ بات بتائی۔ کام کے دوران اس کا علاج ہوتا رہا۔ وہ تندرست ہو گیا۔ اس نے چیک اپ کرایا تو ڈاکٹر بڑے حیران ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ تم بالکل صحت مند ہو بس یوں سمجھو کہ سو میں صرف دس پیسے کسر ہے۔

کینسر کا ردعمل:۔

محلے میں ایک لڑکا بیمار تھا۔ والد صاحب نے کہا کہ علاج کرا لو۔ اس کی والدہ نے بس اتنا کہا کہ بھائی جان یہ دم والی بیماری نہیں۔ انہوں نے اس کا ڈاکٹری علاج شروع کرایا۔ اب وہ ڈاکٹروں سے علاج کرا رہا تھا۔ جب تکلیف ہوتی یا کوئی اس قسم کی گھبراہٹ ہوتی جس کی دوا نہ تھی

Marfat.com

تو والد صاحب سے دم کرا لیتا۔ ایک انجکشن کے بعد اسے بہت تکلیف ہوتی تھی تو اس کے بعد وہ ضرور دم کراتا۔ والد صاحب یہ جانے اور پوچھے بغیر کہ بیماری کیا ہے، اسے انجکشن کے بعد جو درد ہوتا تھا اس کا نقش اور پینے کیلئے پانی دم کر کے دیتے رہے۔ ڈاکٹری علاج بھی ہوتا رہا، دم بھی ہوتا رہا۔ چونکہ دروازے سے دروازہ ملا ہوا تھا، تعلقات بھی خوشگوار تھے اس لئے ڈاکٹری علاج کے ساتھ ساتھ والد صاحب سے بھی رابطہ رہا۔ جب ضرورت محسوس ہوتی بلا لیتے۔ دوا کے ساتھ دم بھی چلتا رہا۔ ڈیڑھ دو سال کے علاج کے بعد صحت ملی تو سب خوش تھے کہ جان بچ گئی۔ اس علاج میں کوئی چھ سات لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق گھر میں اے سی اور کئی دوسری سہولتیں مہیا کی گئیں۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ بیماری کا حملہ ہوا۔ معلوم ہوا جو ڈاکٹر صاحب علاج کر رہے تھے وہ آج کل سعودی عرب میں ہیں۔ ان کے انتظار میں دوسرے ڈاکٹروں سے علاج چلتا رہا، پھر ایک دن وہ لڑکا خود والد صاحب کے پاس آیا۔ وہ چاہتا تھا کہ پہلے کی طرح پھر ڈاکٹری کے ساتھ روحانی علاج بھی چلتا رہے۔ والد صاحب اس کا علاج ایک پڑوسی ہونے کے ناطے کرتے رہے۔ ایک دن والد صاحب نے کہا کہ چھ سات لاکھ روپے خرچ کرنے کے بعد تم صرف تین مہینے صحت مند رہے تو اتنے مہنگے علاج کا فائدہ۔ اب ایسا کرو کہ روحانی علاج باقاعدگی اور سنجیدگی سے کراؤ۔ اس نے کہا کہ وہ ڈاکٹر جس نے پہلے علاج کیا تھا وہ پاکستان آنے والا ہے، اس کا انتظار ہے۔ اس دوران وہ والد صاحب کے پاس آتا رہا، دم وغیرہ چلتا رہا۔ علاج چونکہ باقاعدہ سنجیدگی سے نہیں تھا اس لئے نہ خبر لی گئی نہ زیادہ تحقیق کی گئی کہ بیماری کیا ہے اور علاج کیا کرنا ہے، بس یونہی عام دم چلتا رہا۔ تب والد صاحب کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے کینسر ہے۔ اس لئے وہی عام سا سلسلہ کہ بیماری کو حکم دیا کہ بھاگو اور اپنی فکر یا حصار کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ والد صاحب آہستہ آہستہ کمزور ہونے لگے۔ جسم اور جوڑوں میں درد ہونے لگا، جیسے کسی نے سارا جسم کس کر باندھ رکھا ہو۔ ان دنوں چھت پر کچھ تعمیری کام ہو رہا تھا۔ جسمانی تھکن اور درد کے بارے میں یہی خیال رہا کہ شاید کام کی وجہ سے یہ ایسا ہے۔ جب بات زیادہ بگڑی تو

Marfat.com

کہنے لگے کہ دیکھو یہ کیا مسئلہ ہے۔ جب بہنوں نے دیکھا تو خبر ملی کہ کسی کینسر کے مریض کا علاج بے احتیاطی سے کیا گیا ہے، اس کیلئے جتنی محنت چاہیئے تھی اس طریقہ سے نہ کی گئی۔ تب معلوم ہوا کہ اس لڑکے کو کینسر ہے۔ اس وقت تک والد صاحب کو اتنے قریب رہتے ہوئے اور اس کا علاج کرتے ہوئے بھی معلوم نہ تھا کہ اسے کینسر ہے۔ والد صاحب کو حیرت ہوئی کہ اس کی بہن تو کہہ رہی تھی کہ اسے ذرا سا بخار ہے، بس بخار اتر نہیں رہا۔ ہم اس بات پر حیران ہوئے کہ جو بات ہمیں ڈیڑھ دو سال پہلے سے معلوم ہے وہ والد صاحب کو آج معلوم ہوئی ہے۔ سالوں اسے دم کرتے رہے اور یہ تک نہ پوچھا کہ تمہیں بیماری کیا ہے۔ والد صاحب نے کہا کہ اب کیا ہو، علاج تو ہم کر بیٹھے۔ کینسر نے ایک بڑی عجیب بات کہی کہ کینسر کی بیماری اپنی مرضی سے نہیں اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ آپ نے اللہ کے حکم میں دخل دیا اور پورے آداب کا خیال نہ رکھا۔ والد صاحب نے کہا اچھا بھائی بھول ہوئی اب جاؤ۔ کچھ عرصہ طبیعت ٹھیک رہی پھر وہی حال۔ شاگردوں کو فکر لاحق ہوئی کہ یہ کیا چکر ہے بیماری جا کیوں نہیں رہی۔ انہوں نے والد صاحب سے پوچھا کہ آخر یہ کیا ہے جس کا علاج نہیں ہو رہا۔ والد صاحب نے کہا! ''دیکھ لو کیا چکر ہے''۔ شاگردوں نے مراقبہ کیا اور دیکھا تو انہیں بھی یہی خبر ملی کہ آپ نے کینسر کے کسی مریض کا علاج کیا ہے۔ یہ اس کا ردعمل ہے۔ والد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ٹھیک معلوم کیا۔ ایسا ہی ہے۔ بیماری سے پھر گفتگو کی، اس نے پھر وہی جواب دیا کہ آپ نے بے احتیاطی سے علاج کیا ہے۔ بہر حال اس سے جان چھڑائی اور وعدہ کیا کہ اب اس کا علاج نہیں کریں گے۔ کچھ دن بعد اس لڑکے کی بہن آئی کہ آپ میرے بھائی کا باقاعدہ علاج کریں۔ والد صاحب نے پوچھا کہ اسے بیماری کیا ہے۔ کہنے لگی کہ کچھ نہیں بس ذرا بخار ہے۔ والد صاحب نے کہا کہ ذرا بخار نہیں، اسے کینسر ہے۔ وہ بولی، ہاں پہلے تھا۔ اب تو اسے بس ذرا بخار ہے۔ والد صاحب نے پوچھا کہ وہ ڈاکٹر جس نے پہلے علاج کیا تھا وہ سعودی عرب سے واپس نہیں آیا۔ وہ بولی آ گیا ہے۔ کہا! ''اس سے علاج کیوں نہیں کراتے''۔ کہنے لگی: اس نے جواب دے دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں اس بیماری کیلئے

Marfat.com

بنائی گئی آخری اور سب سے مہنگی دوائی پہلی بار کے علاج میں استعمال کرا چکا ہوں، اس کے بعد کوئی نئی دوا اس کیلئے نہیں بنی۔ والد صاحب چونکہ وعدہ کر چکے تھے کہ آئندہ اس کا علاج نہیں کریں گے اس لئے معذرت کر لی۔ کچھ عرصہ بعد وہ خوبصورت نوجوان راہی ملک عدم ہوا جس کا ہم سب کو بہت دکھ ہوا۔

لوگوں کا رویہ:۔

ہوتا تو سب کچھ اللہ کے حکم سے ہے۔ بندہ ہاتھ سے محنت کرے یا دعا کرے عطا اللہ ہی کے حکم سے ہے مگر حیرت انسانی عقل پر ہے کہ کائنات کی سب سے قیمتی شے جو تقدیر کو بدل سکتی ہے اور موت کو ٹال سکتی ہے اسے مانگتے انسان بالکل نہیں جھجکتا اور بڑی آسانی سے کہہ دیتا ہے کہ میرے لئے دعا کریں مگر چند روپے اپنی جیب سے خرچ کرتے ہوئے اس کا دل دس دفعہ دھڑکتا ہے۔ یہ کیسا کمال ہے۔ ہاتھ سے کنکر دیتے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس کا نقصان ہو رہا ہے اور دوسرے سے جواہرات مانگتے ہوئے سمجھتا ہے کہ یہ تو اس کا حق ہے اور دینے والے کو بے عذر دینا بھی چاہئیے۔ میرے خیال میں لوگوں کے اس رویہ کی وجہ لاعلمی ہے ورنہ تو کوئی یہ کیوں اور کس قانون کے تحت کہے گا کہ اپنی ساری کمائی میری جھولی میں ڈال دو اور میری بھوک ننگ اپنے کھاتے میں لے لو۔ میرے دکھ آپ سمیٹو اور مجھے اپنے کھاتے میں سے خوشیاں خرید دو۔ صاحب دعا یا صاحب اجابت ہر کوئی تو نہیں ہوتا۔ جو ہوتا ہے اس نے کچھ تو کیا ہوتا ہے۔ دنیا داری کو چھوڑ کر اللہ سے لو لگانا بھی ایک کام ہے اور میرے خیال میں زیادہ مشکل کام ہے کہ پہلے مقام پر تو دنیا کو چھوڑنا ہی آسان کام نہیں۔ اس کے بعد ذکر اذکار میں جی لگانا۔ محنت تو یہ بھی ہوئی۔ اتنی محنت کی جمع پونجی کو مانگنا بھی دھیان سے چاہئیے۔ ثواب اور نیکیوں کی یہ دولت بے انتہا نہیں ہوتی بلکہ انسانی محنت کی کمائی بہر حال ایک حد ہی میں ہو سکتی ہے۔ اس میں وقت بھی صرف ہوتا ہے اور محنت بھی ہوتی ہے۔ یہ بھی مزدوری کی طرح ہے۔ اسی کمائی کے بدلے تو جنت ملے گی۔

کتنی اصحاب آکر والد صاحب سے کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ نے ایک چور کو ولی بنا دیا،

Marfat.com

فلاں کو غیب سے رزق عطا فرمادیا، فلاں کو ایک نظر میں یوں کر دیا اور فلاں کو یوں کر دیا۔ مقصد اس گفتگو سے ان کا یہ ہوتا ہے کہ کچھ ہمیں بھی ایسے ہی عطا ہو جائے۔ ایک صاحب نے جب ایسی بات کی تو والد صاحب نے کہا کہ کیا پہلے بزرگ حضرات یہ کام روزانہ کرتے تھے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ والد صاحب نے فرمایا بھائی ایسا کبھی کبھی چلتا ہے، جب آپ دوکان سجا کر بیٹھو گے تو پھر یہ نہیں چلے گا، یہ چل ہی نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ جناب فلاں پیر صاحب یا فلاں بزرگ روزانہ سو پچاس آدمیوں کی بیماری دور کرتے ہیں یا انہیں مصیبتوں سے نجات دیتے ہیں تو یہ ممکن ہی نہیں۔ یہ عمل روشنیوں کا زرنقد مانگتا ہے اور اس کی ایک حد ہوتی ہے، بزرگوں کی زندگی میں بھی ایسے واقعات چند ایک ہوتے ہیں۔ روزانہ یہ تماشا کم از کم روحانی لوگ نہیں کر سکتے، جو کرتے ہیں وہ کوئی اور ہی ہیں۔ یا اس بوجھ کو وہ سنبھالتے ہیں جو چوبیس گھنٹے اللہ کا تصور لئے بیٹھے رہتے ہیں۔ یہاں بھی ایک قانون کام کرتا ہے۔ دم عیسیٰ رکھنے والا بھی ایک آدھ بار ہی مردہ زندہ کرتا ہے۔ بتاؤ تو عصائے موسیٰ نے دریائے نیل سے کتنی بار راستہ مانگا۔ عیسیٰؑ کے حواریوں نے روزانہ کتنے مردہ زندہ کئے۔ شفا اور سفارش کا یہ قانون بھی قرآن نے عام کیا ہے مگر اس کیلئے جمع پونجی تو لازم ہے۔ یہ تو کہیں نہیں کہا گیا کہ کچھ بے سعی ملے گا۔ پھر اتنی بڑی طاقت بے سعی اور وہ بھی بے حد و حساب کیسے مل سکتی ہے ہاں دینے والا سعی کا بدلہ زیادہ عطا فرمادے تو اس کا کرم مگر اس کیلئے بھی قانون ہے، جیسا حضرت نجم الدین کبریٰ کو شہر کو بچانے سے روک دیا گیا تھا۔ قرآن میں بھی اس قانون کی وضاحت بہت جگہ ہے۔

خاص دعا کی فرمائش خاص لوگوں سے کی جاتی ہے۔ ایسے خواص کی صف میں شامل ہونا بہت محنت طلب کام ہے۔ دعا کیلئے تب کہا جاتا ہے جب دوا نا کام ہو جائے۔ کیا یہ بات عجیب نہیں کہ دوا پر لوگ لاکھوں کروڑوں خرچ کرتے ہیں اور مہنگے ڈاکٹر اور مہنگی دوا کا ذکر بڑے فخر سے کرتے ہیں اور جو شے مہنگی دوا اور مہنگے ڈاکٹر سے بھی مہنگی ہے اس کی خدمت میں چند روپے ہدیہ پیش کرتے ہیں تو انہیں یوں لگتا ہے جیسے یہ غلط اور ناجائز ہے۔ کئی تو کہہ بھی دیتے کہ جناب یہ تو

Marfat.com

لالچ ہے۔آپ اللہ والے لوگ تو لوگوں کی بھلائی کیلئے ہوتے ہیں، یہ سوداگری تو نہیں ہونی چاہئیے۔

جب انسان بالکل مایوس ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ اب دوا نہیں دعا کا مقام ہے مگر حال یہ ہے کہ دعا کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے بھی اسے مفت ہی لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بقول حضرت نظام الدینؒ دعا کرتے وقت کسی کی بیماریاں اور مصیبتیں اپنے سر لی جاتی ہیں تب جا کر اس کیلئے دعا کی جاتی ہے۔تو ایسے آدمی کے زندہ رہنے کا اہتمام بھی لوگ نہیں کرنا چاہتے۔حیرت ہے ان کی اس سمجھ پر۔

والد صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھنے والی آنکھ دیکھتی ہے کہ جب کسی مریض یا جادوٹونے والے کو عامل دم کرتا ہے تو وہ بیماری کیسے اپنے لشکر کے ساتھ چاقو چھریاں، کلہاڑی، ڈنڈوں، تیروں، ہتھیاروں سے عامل پر حملہ کرتی ہیں۔ جنات اور جادوئی قوتیں کیسے پلٹ کر آتی ہیں۔ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل توجہ نہ دے یا کمزور ہو تو نقصان اٹھاتا ہے۔کئی کمزور عاملوں کو جنات اٹھا کر پٹخ دیتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

باب:۔ ۸

مادّہ کی جادوئی حقیقت

دنیا ایک جادوئی سانگر ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ جادو سے بھی آگے کی ایک انتہائی حیرت انگیز جادونگری ہے تو بالکل بجا ہوگا۔

پتھر سے اونٹنی کا پیدا ہونا، تخت کا ہوا میں اڑنا، بہتے پانی کا راستہ دینا، مٹی کے پرندے کا جاندار ہو کر اڑ جانا، رسیوں اور لکڑیوں کا سانپ بن جانا، مردہ کا زندہ ہو جانا، آدمیوں کا بندر اور سور بن جانا، دم کرنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کا بغیر سرجری جڑ جانا اور ایسے ہی بہت سے مافوق الفطرت واقعات کائنات اور مادہ کو جادوئی سی چیز ثابت کرتے ہیں۔ کافر لوگ ان عجیب وغریب واقعات کو جادو کہتے ہیں، یہ الگ بات کہ وہ جادو کی حقیقت کو جانتے نہیں۔ ان کے خیال میں جادو کوئی ایسی طاقت ہے جو فطرت کے خلاف بہت کچھ کر سکتی ہے، جیسے بوڑھے کو جوان، مرد کو عورت، عورت کو مرد بنا دینا، ہوا میں سے کوئی من پسند چیز لے لینا جیسے حیرت انگیز کام صرف جادو کر سکتا ہے۔ حقیقت سے بے خبر لوگوں کے پاس ایسے تمام کاموں کی وضاحت کیلئے ایک جادو کا نام ہے۔ جادو کیا ہے اور کیسے کام کرتا ہے، یہ بات شاید بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ ایک ٹھوس چیز روشنی میں کیسے ڈھل جاتی ہے اور آنکھوں کے سامنے رکھی ہوئی ایک ٹھوس چیز نظروں سے کیسے غائب ہو جاتی ہے؟ موت کیا ہے اور مردہ زندہ کیسے ہو جاتا ہے؟ اس کی وضاحت وہی کریں گے

Marfat.com

جو اس نظام کی حقیقت کو جانتے ہیں۔اس حقیقت کو والد صاحب نے اپنی کتاب ''انگشت بدنداں'' اور ایک دوسری کتاب ''لفظ قاتل لفظ مسیحا'' میں کھول کر بیان کیا ہے۔ یہاں ہم قرآن سے ایسے کچھ واقعات بیان کرتے ہیں جو بظاہر بہت حیرت انگیز ہیں مگر وہ سب اس پوشیدہ قانون کے تحت ہیں جسے سمجھانے کیلئے اللہ کیرظ نبیؑ اور رسولؐ اس دنیا میں تشریف لائے۔انبیاء کی تعلیم وہ قانون حق ہے جس کی گرد کو بھی کوئی جادو نہیں پہنچ سکتا۔

کتاب کا علم غالب:۔

انسان ہوا سے مشینوں اور کل پرزوں کے ذریعے کئی کام لیتا ہے۔ ہوائی چکی کا استعمال بہت دیر پہلے سے اس کو آتا ہے مگر ایک تخت کو بغیر کسی مشین کے ہوا اڑائے پھرے ایسے جیسے ہوائی جہاز انجن کے زور پر ہوا میں تیرتا ہے اور اس پر بیٹھے شخص کی سوچ اور خواہش کے مطابق تخت اپنا رخ اختیار کرے تو یہ اور بات ہوئی۔حضرت سلیمانؑ کو اللہ نے ایسی حاکمیت دی تھی جس کی رعایا میں چرند پرند جنات اور ہوا سمیت سب شامل تھے۔مگر اس سے بھی عجیب تر یہ ہے کہ سینکڑوں میل دور سے ایک بھاری جڑاؤ تخت کو سوچ کی رفتار کے ساتھ کوئی اپنے پاس منگا لے۔یہ کارنامہ سائنس ابھی تک نہیں کر سکی:۔

''سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت والا امانت دار ہوں، اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے اور سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا (النمل ۲۷: آیت ۴۰)

یہ بہت عجیب بات ہے کہ ہیرے جواہرات جڑے ٹنوں وزنی تخت کو پلک جھپکتے میں

Marfat.com

کوئی سینکڑوں میل دور سے بغیر کسی سواری کے اٹھالائے ۔صرف یہی نہیں بلکہ زمانی مکانی فاصلوں کو صفر کر کے رکھ دے ۔تخت بے وزن ہو کر روشنیوں میں کیسے ڈھلا کہ وہ روشنی کی رفتار سے سفر کر سکا، یہ کس طاقت سے ممکن ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ تخت اٹھا کر لانے والے کے پاس یہ قوت ایک کتاب کے علم سے تھی اور جس کے پاس کتاب کا یہ علم تھا وہ حضرت سلیمان کے وزیر آصف بن برخیا تھے جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے ۔گویا کائنات میں طاقت کا منبع الفاظ ہوئے، الفاظ جو دعا میں استعمال کیے جاتے ہیں، دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاتی ہے۔

عصائے موسوی :۔

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجا تو فرعون اور اس کے درباریوں نے اللہ کی کھلی نشانیوں کو جادو کہا:۔

''پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ و ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں لے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے'' (یونس ۷۵ تا ۷۷)

فرعون والوں نے جب معجزات کو جادو کہا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ حق ہے اور تم اسے جادو کہہ رہے ہو، یاد رکھو جادوگر کبھی مراد کو نہیں پہنچتے ۔جب حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو فرعون نے آپؑ سے معجزے کی فرمائش کی کہ رسول ہو تو کوئی نشانی دکھاؤ ۔آپ نے اپنا عصا زمین پر ڈالا تو وہ اژدہا بن گیا اور گریبان میں ہاتھ ڈال کر نکالا تو وہ چمکتا ہوا سورج تھا مگر وہ کافر بادشاہ یہ نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہ لایا ۔فرعون اور اس کے ساتھ والے معجزات کو جادو کہہ کر اس کا مقابلہ جادوگروں کے ذریعے کرنے کی تدبیر کرنے لگے ۔معجزات کو دیکھ کر فرعون نے اپنے درباریوں سے پوچھا کہ یہ جادو کی طاقت دیکھ کر اب تمہارا کیا مشورہ ہے ۔اس کا ذکر قرآن پاک میں یوں ہے:۔

Marfat.com

''پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور ان کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی تو دیکھو کیسا ہوا انجام مفسدوں کا اور موسیٰ نے کہا اے فرعون میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار ہے کہ اللہ پر نہ کہوں مگر سچی بات میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ اگر سچے ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا ہو گیا اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا قوم فرعون کے سردار بولے یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے تمہیں تمہارے ملک سے نکالا چاہتا ہے تو بولے ان کو اور ان کے بھائی کو ٹھہرا اور شہروں میں لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں اور جادوگر فرعون کے پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم غالب آئیں بولا ہاں اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے اے موسیٰ یا تو آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں کہا تم ڈالو جب انہوں نے لوگوں کی نگاہ پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے اور ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر پلٹے اور جادوگر سجدے میں گرا دئے گئے بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا''

(الاعراف ۷ آیات ۱۰۳ تا ۱۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کے دربار میں اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ کا منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جبڑا اس نے زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر، پھر اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی۔ اور لوگوں کی طرف رخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے۔ فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا ''اے موسیٰ تمہیں اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ

Marfat.com

لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اٹھالیا تو وہ مثل سابق عصا تھا۔ فرعون اور اس کے درباری اس معجزے کو جادو سمجھتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے حضرت موسیٰ اور ہارون کے مقابلے کیلئے مصر کے بڑے بڑے جادوگر بلائے۔ یہ تماشہ دیکھنے شہر بھر کے لوگ اور دور دراز سے بے شمار لوگ آئے۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ ادب کیا کہ آپؑ کو مقدم کیا اور بغیر آپؑ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے۔ اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان وہدایت کے ساتھ مشرف کیا۔

جادوگروں نے مقابلے کے وقت اپنے رسے، لاٹھیاں اور شہتیر زمین پر ڈالے جو دیکھنے والوں کو سانپ اور اژدہا نظر آنے لگے۔ تمام میدان لہراتے ہوئے اژدہا اور سانپوں سے بھرا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر ڈالا تو وہ عظیم الشان اژدہا بن گیا۔ ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی۔ وہ جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا۔ تمام رسے اور لٹھ جو انہوں نے جمع کئے تھے اور جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کر دیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اپنے دست مبارک میں لیا تو وہ پہلے کی طرح عصا ہو گیا اور اس کا وزن اور حجم اپنے حال پر رہا۔ یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ کوئی سحر نہیں۔ انسانی طاقت ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی۔ ضرور یہ امر سماوی ہے۔ یہ بات سمجھ کر وہ آمنّا برب العالمین کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ یہ دیکھ کر فرعون کو بڑا تاؤ آیا۔

فطرت کے نظام میں کوئی خشک لکڑی اپنے جیسی چھوٹی سی لکڑی کو بھی نہیں کھا سکتی مگر عصائے موسوی تین سو اونٹوں پر لدے شہتیر بالوں اور رسوں، رسیوں کو ہضم کر گیا اور اصلی حالت میں آ کر اتنے کا اتنا ہی رہا۔ کسی بھی لکڑی کا سینکڑوں شہتیروں، لاٹھیوں اور رسیوں کو اژدہا بن کر چٹ کر جانا اور اتنا کچھ کھا جانے کے بعد پھر اژدہا سے لاٹھی بن جانا، اس پر جسامت اور وزن میں کوئی فرق نہ پڑنا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ کائنات اور نظام کائنات پر نئے رخ سے سوچنے

Marfat.com

کھلی دعوت ہے۔ یہ ایک پیغام ہے انسان کیلئے کہ مادے کی اصل پر غور کرو اور اس کے پیدا کرنے والے پر ایمان لاؤ۔ اگر فرعون میں ذرا بھی سمجھ ہوتی تو وہ اپنے دور کے اس حق نظر انسان کے ہاتھ چوم کر سر جھکاتا اور کہتا کہ ہمیں سمجھایئے کہ اس زندگی اور اس دنیا کی حقیقت کیا ہے مگر اسے تو اپنی خدائی کی فکر پڑ گئی۔ یہ ایک واقعہ کائناتی پوشیدہ حقیقتوں کی جانب بہت سے اشارے کرتا ہے اور بھید کھولتا ہے اور یہ بھی کہ انسان کائنات اصغر ہے اور اپنے اندر سب کچھ سمائے ہوئے ہے۔

بددعا کا نتیجہ:۔

جب فرعون کسی طرح نہ سمجھا تو حضرت موسیٰ نے اللہ سے دعا کی:۔

''اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال دنیا کی زندگی میں دیئے اے رب ہمارے اس لئے کہ تیری راہ سے بہکا دیں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکر نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آلیا بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں کیا اب اور پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا آج ہم تیری لاش کو اتار دیں گے کہ تو اپنے پچھلوں کیلئے نشانی ہو اور بے شک لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں'' (یونس، ۸۸ تا ۹۲)

جب فرعون کسی طرح ایمان نہ لایا تو حضرت موسیٰ نے اس کے حق میں بددعا کی۔ اللہ نے آپ کی دعا قبول کی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات لے کر مصر سے نکل جا۔ فرعون کو خبر ہوئی تو وہ اپنا لشکر لے کر ان کے تعاقب میں چلا۔ دریا نے راستہ دیا اور بنی اسرائیل خشک راستے سے گزرتے ہوئے دوسری طرف جانے لگے۔ فرعون بھی ان کے پیچھے پیچھے دریا میں اتر گیا۔ اس کو اتنی عقل بھی نہ آئی کہ بہتے ہوئے منہ زور دریا میں راستہ کیسے بن گیا۔ کوئی تو ایسی قوت موسیٰ کی

Marfat.com

مدد پر ہے جو دریا میں راستہ پیدا کر سکتی ہے۔اس حماقت کا نتیجہ یہ نکلا کہ جونہی آخری اسرائیلی دریا سے نکل کر دوسرے کنارے پر پہنچ گیا، دریا پہلے کی طرح بہنے لگا اور فرعون اور اس کا لشکر اس میں غرق ہو گئے۔ڈوبتے وقت فرعون کو عقل آئی کہ موسیٰ کا خدا سچا ہے اور کہنا چاہا کہ میں موسیٰ و ہارون کے رب پر ایمان لایا مگر تب توبہ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

مردہ زندہ

حضرت عیسیٰ کے دو حواری تبلیغ کی غرض سے شہر میں پہنچے تو انہیں پکڑ کر بادشاہ کے دربار میں پہنچا دیا گیا کہ یہ پرانے دین کو چھوڑ کر کسی نئے دین کی بات کرتے ہیں۔کافروں نے کہا کہ اگر تم لوگ سچے ہو تو مردہ کو زندہ کر کے دکھاؤ۔حضرت عیسیٰ کے حواریوں نے اللہ سے دعا کی اور مردہ زندہ ہو گیا۔دعا سے مردہ کو زندہ کرنا کوئی معمولی واقعہ نہیں، یہ تو موت کو شکست دینے والی بات ہے۔اس معجزے کو دیکھ کر چاہیے تو یہ تھا کہ دیکھنے والے سب لوگ ان دونوں حواریوں کی عزت کرتے اور ان سے زندگی کی حقیقت اور موت پر فتح پانے کا راز پوچھتے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملنے کی خواہش کرتے، ان سے ساری تعلیم سیکھتے اور انسان کو دکھوں سے نجات دیتے مگر ہوا یہ کہ یہودی آپ کی جان کے دشمن ہو گئے اور آپؑ کو مار دینے کی تدبیریں کرنے لگے۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس طرح علم میں ہماری برتری ختم ہو جائے گی، دوسرے لوگ بھی ان پوشیدہ کائناتی فارمولوں سے واقف ہو جائیں گے جو اب تک ہماری میراث رہے ہیں۔ ہندو بھی ان کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دیتے تھے جو ان کی مذہبی تعلیم کو سن لیتے تھے۔ان کے خیال میں یہ علم ان کی برتری کا راز ہے، یہ کسی اور کے پاس نہ جانا چاہیے۔یہودی بھی اسی خیال کے لوگ تھے۔انہوں نے نہ صرف یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا بلکہ اپنے خیال میں تو انہوں نے آپؑ کو سولی پر لٹکا دیا تھا مگر یہ ان کی نظروں کا دھوکا تھا کہ اللہ نے اس مخبر پر عیسیٰ ہونے کا شبہ ڈال دیا جو آپؑ کی خبریں یہودیوں کو دیتا تھا۔حضرت عیسیٰ کی جگہ اس کو پھانسی دے دی گئی اور اللہ نے اپنے بندے کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا تھا۔

Marfat.com

چاند کے دو ٹکڑے:۔

اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے کفار مکہ کو اسلام کی دعوت دی تو کفار مکہ نے آپ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سے ایک ایسے معجزے کی فرمائش کی جو ان کے خیال میں کسی صورت ممکن ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کا خیال تھا جب آپ ان کی فرمائش پوری نہیں کر سکیں گے تو ہم اس بات کو اپنے انکار کا جواز بنالیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر دیجے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ایسا ہو جائے تو تم لوگ ایمان لے آؤ گے؟ سب نے کہا ہاں ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ انہیں اس بات کا پورا یقین تھا کہ ایسا کرنا ممکن ہی نہیں۔ اس لئے کہ ان کی سوچ کے مطابق اتنی طاقت کسی انسان میں ہو ہی نہیں سکتی کہ آسمان پر چمکتے چاند کو دو ٹکڑے کر دے۔ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ مبارک کی اور انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے فرمادئے مگر ابو جہل اور اس کے گروہ کو توفیق نہ ہوئی کہ ایمان لائے اور کائناتی سچائی کو پہچانے۔ انہوں نے وہی پہلے کافروں والا پرانا بہانہ کیا کہ یہ جادو ہے، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ آسمان پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ معجزہ دور دراز کے راہ چلتے مسافروں نے بھی دیکھا اور مکہ میں آنے والے مسافروں نے بتایا کہ انہوں ایک عجیب وغریب بات دیکھی کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں اور ایک پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف گرا مگر جن کے دلوں پر ان کے اعمال کے سبب مہر لگی ہوئی تھی وہ ایمان نہ لائے۔ انہوں نے خدا کے آخری سچے نبی کو جھٹلایا یہاں تک کہ خدا نے ان کا زور توڑ دیا اور شکست سے ان کے سر جھک گئے۔ چاہئے تو یہ تھا وہ اس عظیم علم کے جاننے والے کی قدر کرتے اور خود بھی ان سے ابدی سچائیوں کو سیکھنے کی کوشش کرتے مگر اس کے بجائے وہ آپ ﷺ کی جان کے دشمن ہو گئے۔

ان معجزات سے نظام کائنات کی پوشیدہ حقیقتوں سے کئی پردے اٹھتے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ فطرت کی قوتوں سے بالاتر قوتیں بھی یہاں کام کر رہی ہیں۔ دعا ایک ایسی بالاتر قوت ہے جو ناپید کو پید کر دیتی ہے اور پید کو ناپید کر دیتی ہے۔ وہ ایسی طاقت ہے جس سے فاصلے سمٹ جاتے

Marfat.com

ہیں۔ کوئی خاص جوہر ہے جس سے رابطے کے بعد زمین سے آسمان تک کائنات کی ہر شے انسان کی سوچوں کے ساتھ رقص کرتی ہے۔ خشک لکڑی میں بھی زندگی دوڑ سکتی ہے اگر دست موسیٰ کی سی حرارت اس میں داخل ہو۔ ایک بے جان لکڑی ایک خوفناک اژدہا بھی بن سکتی ہے اور مخالف کو نگل بھی سکتی ہے۔ اسی طرح کوئی خود میں دم عیسیٰ کی تاثیر رکھتا ہو تو وہ مردہ کو زندہ کر سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر بات یہ کہ تمام کائنات انسان کیلئے مسخر کر دی گئی۔ آسمان پر موجود ستاروں سیاروں پر بھی اس کا حکم چلتا ہے۔ زمین والے سب اس کی بات مانتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ سب موجودات انسان کی بات کب مانتے ہیں تو یہ بات سب جانتے ہیں کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے دنیا اسی کی ہو جاتی ہے۔ وہ نیک ہستیاں جن کے دل زندہ و بیدار ہیں وہی سیدھے راستے پر ہیں اور زمین آسمان کے درمیان مخلوق کے جتنے قبیلے ہیں سب انہیں جانتے پہچانتے اور ان کا کہا مانتے ہیں۔ جو وہ چاہیں وہ ہوتا ہے۔ جو دعا وہ کریں وہ پوری ہوتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب ۔۹

طاقتور دعا

دعا کی طاقت کو سب تسلیم کرتے ہیں۔دعا نظام کائنات میں سب سے طاقتور شے ہے ،وہ اس لئے کہ جب بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے اور اللہ اس کی مدد کا ارادہ فرمالیتا ہے تو تمام دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اللہ کے حکم کو نہیں ٹال سکتیں۔اس مقام تک پہنچنے کیلئے ایک انسان دن رات ایک گوشے میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرتا ہے۔یہ دولت انہی کو نصیب ہوتی ہے جو اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے اللہ کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔سوتے میں صاحب دل انسان کا دل اللہ کے ذکر میں مصروف ہوتا ہے۔اگر کوئی ذکر کرتے کرتے سوجائے تو ساری رات کی عبادت اس کے نام لکھی جاتی ہے۔

قوم بمقابلہ فرد:۔

ایک فرد پوری قوم کا مقابلہ نہیں کرسکتا مگر دعا کی طاقت ایسی ہے کہ ایک فرد کی زبان سے نکلی ہوئی بد دعا تمام قوم کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔مادی وسائل سے مقابلے کیلئے برابر کی افرادی طاقت اور زور چاہئیے۔جب تمام قوم مخالف ہو تو ان کے مقابلے میں یہ وسائل اور یہ افرادی طاقت آئے گی کہاں سے۔چند کمزور لوگوں کی اعانت سے تو پوری قوم یا حکومت اور بادشاہی لشکر کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا پھر جب دو لشکر آمنے سامنے ہوں تو جیت کا دعویٰ نہیں کیا جا

Marfat.com

سکتا کہ یہ تو مقابلے کے بعد ہی پتہ چلتا ہے کہ جیت کس کے نام ہے مگر دعا کی قبولیت کے بعد یہ اندیشہ نہیں رہتا۔ روئے زمین پر بددعا کے نتیجے میں نابود ہونے والی بہت سی قوموں کے واقعات تاریخ اور مذہبی کتب میں درج ہیں۔ اتنے بہت سے واقعات کو اتفاق نہیں کہا جا سکتا۔ ہم یہاں کچھ ایسی ہی تباہ ہونے والی اقوام کا ذکر کرتے ہیں۔

نوح اور اس کی قوم :۔

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو دین کی دعوت دی تو آپؑ کی قوم نے یہ کہہ کر آپ کا مذاق اڑایا کہ آپ کے پیروکار ذلیل اور غریب لوگ ہیں۔

''اور بے شک ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ میں تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں''

(ھود ۱۱ آیت: ۲۵ تا ۲۷)

حضرت نوحؑ اپنی قوم کے اس رویے پر بہت دکھی تھے۔ زیادہ دکھ ایمان نہ لانے کا تھا کہ وہ اپنی ناسمجھی اور جہالت کے سبب جہنم کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو پریشان دیکھا تو فرمایا:

''اور نوح کو وحی ہوئی کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے تو تم غم نہ کھاؤ اس پر جو وہ کرتے ہیں اور کشتی بناؤ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا وہ ضرور ڈوبائے جاویں گے'' (ھود ۱۱، آیت: ۳۶ تا ۳۷)

پھر عذاب کا دن آ پہنچا:۔

''یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور تنور اُبلا ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کر لے ہر جنس

Marfat.com

میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے''(ھود ۱۱، آیت: ۳۹، ۴۰)

سیلاب آیا تو نوحؑ کا نافرمان بیٹا پہاڑی کی طرف دوڑا۔اس کا خیال تھا کہ پہاڑ کی اونچی چوٹی پر وہ سیلاب سے محفوظ ہو جائے گا۔اتنی بلندی تک پانی کا چڑھنا ناممکن ہے۔حضرت نوحؑ جانتے تھے کہ آج اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچے گا سوائے اس کے جو کشتی میں سوار ہو گیا۔ آپ نے اپنے بیٹے کو آواز دی کہ کشتی میں آجا، آج کشتی کے سوا کوئی جگہ محفوظ نہیں۔نافرمان بیٹے نے جواب دیا کہ میں پہاڑی پر چڑھ جاؤں گا۔جب آپ اس سے مایوس ہوئے تو اللہ سے فریاد کی کہ میرا بیٹا نادان ہے اسے بچا لے۔

'اور نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن عرض کی اے میرے ربّ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں''

(ھود ۱۱، آیت: ۴۵ تا ۴۷)

نوحؑ کی باقی قوم کے ساتھ اس کا نافرمان بیٹا بھی اس عظیم سیلاب میں غرق ہو گیا جس نے بلند و بالا پہاڑ کی چوٹیوں کو بھی نگل لیا تھا۔

ھود اور قوم عاد:۔

حضرت ھودؑ نے اپنی قوم کو دین کی دعوت دی۔قوم نے انہیں جھوٹا کہا:۔

''اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ھود کو، کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو نرے مفتری ہو اے قوم میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تمہیں عقل نہیں اور اے میری قوم اپنے ربّ سے

Marfat.com

معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو بولے اے ھود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے اور ہم خالی تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں نہ تمہاری بات پر یقین لائیں'' (ہود۱۱، آیت: ۵۰تا۵۳)

جب قوم عاد نے اللہ کے نبی کے ساتھ بیہودگی کا راستہ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل فرمادیا:۔

''اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ھود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر بچالیا اور اور انہیں سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں کہ اپنے رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بے شک عاد اپنے رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ھود کی قوم (ہود،۱۱، آیت: ۵۸تا۶۰)

حضرت ہود کی قوم نافرمانی کے سبب تباہ کردی گئی۔

قوم ثمود اور صالح:۔

حضرت صالح نے اپنی قوم کو دین کی دعوت دی تو نا سمجھ قوم نے آپ کی تکذیب کی اور طرح طرح کی باتیں بنائیں:۔

''اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو، کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں بسایا تو اس سے معافی چاہو اور اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بے شک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے ایک بڑے دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں'' (ہود،۱۱، آیت: ۶۱، ۶۲)

Marfat.com

قوم ثمود نے معجزہ کی فرمائش کی۔ان کی خواہش کے مطابق معجزہ بھی دکھادیا گیا مگر وہ ایمان نہ لائے ،اس پاداش میں ان پر عذاب نازل ہوا اور حضرت صالح اور ان کے ساتھ مسلمانوں کو بچالیا گیا:۔

''ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے، بے شک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے'' (ہود ۱۱،آیت:۶۶، ۶۷)

لوطؑ اور قوم:۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کئی بری عادتوں میں مبتلا تھی۔ جب وہ کسی طرح بھی اپنی جرکتوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کردیا:۔

''فرشتے بولے اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے، تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تمہاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انہیں پہنچے گا بے شک ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کردیا اس پر کنکر کے پتھر لگا تار برسائے جو نشان کئے ہوئے تیرے ربّ کے پاس ہیں اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں''

(ہود ۱۱،آیت:۸۱،۸۲)

قوم شعیب:۔

حضرت شعیبؑ کی قوم کئی خرافات میں مبتلا تھی۔آپؑ نے انہیں بہت سمجھایا کہ یہ ساری باتیں اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والی ہیں مگر قوم نہ مانی:۔

''اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو، کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اور ناپ تول میں کمی نہ کرو بے شک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے،اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے

Marfat.com

ساتھ پوری کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو"

(سورہ ہود ۱۱، آیت ۸۴ تا ۸۵)

جب نافرمان قوم کسی صورت باز نہ آئی تو ان پر عذاب نازل کر دیا گیا:۔

"اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے"

(سورہ ہود ۱۱، آیت ۹۴)

بادشاہت بمقابلہ فرد:۔

کسی ایسے بادشاہ سے جو ایک تربیت یافتہ لشکر رکھتا ہو، جو خود کو اتنا طاقتور سمجھتا ہو کہ خود کو (نعوذ باللہ) خدا سمجھتا ہو، مقابلہ کرنے کیلئے ایک بڑا لشکر جمع کرتے کرتے ایک فرد کو بہت عرصہ چاہیئے۔ ایسا لشکر جمع کرنے کے بعد بھی کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میدان جنگ سے دشمن کے ایک سپاہی کو بھی زندہ بچ کر نہیں جانے دے گا یا یقینی طور پر شکست دشمن ہی کی ہوگی مگر آسمان نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ کی ایک بددعا کے نتیجے میں فرعون اور اس کا لشکر غرق نیل ہو گیا اور اس کی فوج کا ایک سپاہی بھی زندہ نہ بچا۔ درج بالا واقعات کی تفصیل کا بیان آگے کریں گے۔

"اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے اور فرعون کا کام راستی کا نہ تھا، اپنے قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ کیا ہی برا گھاٹ اترنے کا اور ان کے پیچھے پڑی اس جہان میں لعنت اور قیامت کے دن کیا ہی برا انعام جو انہیں ملا"

(سورہ ہود، ۱۱، آیت ۹۶ تا ۹۹)

☆☆☆

Marfat.com

باب ۱۰

لفظ انعام، لفظ عذاب

لفظ خیر و برکت کا باعث بھی ہوتے ہیں اور ہلاکت کا بھی۔

لفظ انعام:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بی بی حاجرہ اور اپنے شیر خوار بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ میدان میں تنہا چھوڑ دیا۔ ایسا میدان جہاں پینے کیلئے پانی کا قطرہ اور کھانے کیلئے گھاس کا تنکا تک نہ تھا۔ جس وقت آپؑ اپنی زوجہ محترمہ اور پیارے بیٹے اسمٰعیل کو چھوڑ کر واپس لوٹے اور جب وہ دونوں آنکھوں سے اوجھل ہو گئے تو آپ نے اپنے ربّ سے دعا کی:۔

''اے ہمارے ربّ میں اپنی اولاد کو آپ کے محترم گھر کے قریب ایک میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں، اے ہمارے ربّ تاکہ وہ نماز کا اہتمام رکھیں، تو آپ کچھ لوگوں کے قلوب ان کی طرف مائل کر دیجئے، اور ان کو پھل کھانے کو دیجئے تاکہ یہ لوگ شکر کریں''

(سورہ بقرہ، آیت ۱۲۵)

اس دعا کے نتیجے میں اللہ نے ان ماں بیٹے کیلئے ایک ایسا چشمہ بہایا جس کا پانی غذائیت سے بھرپور تھا۔ جو آج بھی بہہ رہا ہے۔ کروڑوں لوگ اس کا پانی پیتے ہیں۔ اس چشمہ کا نام زم زم

Marfat.com

ہے جو دیار مکہ میں ہے۔ دنیا بھر کے خوش ذائقہ پھل اس شہر کے رہنے والوں تک اللہ کے حکم سے پہنچائے جاتے ہیں۔ ہزاروں سالوں سے یہ شہر آباد ہے اور اہل دل کا مرکز ہے، جب کہ بڑی بڑی سلطنتیں اور شہنشاہیتیں بے نشان ہو کر رہ گئی ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ دنیا کے عظیم شہنشاہوں کی اولاد میں کوئی زندہ بھی ہے کہ نہیں مگر اولاد ابراہیمؑ دنیا کے ہر خطے میں آباد اور جانی پہچانی جاتی ہے

آپؑ نے دعا فرمائی:

''اے میرے پرودگار اس شہر کو امن والا بنا دیجئے اور مجھ کو اور میرے خاص فرزندوں کو بتوں کی عبادت سے دور رکھئے'' (سورہ ابراہیم)

اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالم اسلام کا مرکز بنا دیا۔

دعا سے عذاب کا ٹلنا:۔

ہر دور میں اس دور کے تقاضوں کے مطابق یا قوم کی خواہش پر انبیاء کرام کی دعا کے نتیجے میں معجزات دکھائے گئے۔ دعا کے نتیجے میں مافوق الفطرت واقعات سے دعا کی اہمیت ظاہر ہے۔ دعا ایسی چیز ہے جو سر پر آئے عذاب کو ٹال دیتی ہے۔ قوم یونس کے لوگوں نے آسمان سے نازل ہونے والے عذاب کو دیکھا اور جب وہ عذاب ان کے سر پر آ گیا تو وہ موت کے خوف سے سجدے میں گر گئے اور گڑ گڑا کر اللہ سے معافی مانگی اور عذاب کے ٹلنے کی دعا کی۔ دعا کے صدقے ان کے سروں پر منڈلاتا ہوا عذاب ٹل گیا:۔

''تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائی ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انہیں برتنے دیا'' (سورہ یونس ۱۰، آیت ۹۸)

حضرت یونسؑ کی قوم جب سرکشی میں بہت بڑھ گئی اور کسی طور ایمان لانے کو تیار نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ کو اس قوم پر عذاب کی خبر دی۔ آپ نے یہ خبر قوم کو سنا دی۔ جب عذاب کا وقت آیا تو آپؑ بستی سے نکل کر دور دریا کے کنارے چلے گئے۔ اور دور سے قوم پر عذاب

Marfat.com

اترنے کا انتظار کرنے لگے۔ جب قوم یونس نے آسمان سے عذاب اترتے دیکھا تو وہ سمجھ گئے کہ اللہ کے سچے نبی نے جس عذاب کی خبر دی تھی وہ نازل ہو رہا ہے اور اب اللہ کے عذاب سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا تو عذاب کو نازل ہوتا دیکھ کر نافرمان قوم ڈر گئی اور خوف کے مارے سجدے میں گر کر رونے اور گڑگڑانے لگی، رو رو کر اللہ سے معافی مانگنے لگی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی اور عذاب کو اٹھا لیا۔

دعا سے موت کا ٹلنا:۔

جب حضرت یونسؑ نے دیکھا کہ قوم کو تباہ کیے بغیر ہی عذاب ٹل گیا ہے تو انہیں خیال آیا کہ جس عذاب کی خبر دی گئی تھی وہ تو آکر پلٹ گیا۔ اب تو قوم انہیں جھوٹا کہے گی اور یقیناً وہ زیادتی کرے گی۔ اس خیال سے آپؑ نے وہاں سے کہیں اور چلے جانے کا فیصلہ کیا اور دوسرے کنارے کی جانب جانے والی کشتی میں بیٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی کا یہ فیصلہ پسند نہ آیا کہ ہماری حکمت پر بھروسے کی بجائے لوگوں سے ڈر کر بھاگنے کا فیصلہ کر لیا۔ نبی تو اللہ کی رہنمائی میں چلتا ہے اور اس کی رضا پر راضی رہتا ہے اور ہر موقع پر اللہ ہی سے رجوع کرتا ہے۔ جب کشتی کنارے سے کچھ دور پہنچی تو ڈوبنے لگی۔ ملاح نے کہا: اس کشتی میں کوئی اپنے مالک سے بھاگا ہوا غلام بیٹھا ہے اس لئے کشتی ڈوب رہی ہے اور تھوڑی دیر میں کسی ایک کی وجہ سے سب لوگ ڈوب جائیں گے تو بہتر یہ ہے کہ وہ غلام اپنے ساتھ سب کو لے ڈوبنے کے بجائے اپنے آپ کشتی سے اتر جائے تاکہ باقی لوگوں کی جان بچ جائے۔

اس اعلان کے بعد فیصلہ یہ ہوا کہ سب لوگ باری باری دریا میں چھلانگ لگائیں گے۔ حضرت یونسؑ کے سوا سب نے ایک ایک کر کے دریا میں چھلانگ لگائی مگر سب بچ رہے اور کشتی ڈوبتی رہی۔ آخر میں حضرت یونسؑ رہ گئے تو انہوں نے بھی چھلانگ لگانا چاہی مگر سب لوگوں نے آپؑ کے پرنور، معصوم، پرکشش چہرے کو دیکھ کر دریا میں کودنے سے منع کیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں ہی اپنے مالک سے بھاگا ہوا غلام ہوں۔ سب نے ایک آواز ہو کر کہا اگر آپ ہی وہ بھاگے

Marfat.com

ہوئے غلام ہیں جس کی وجہ سے کشتی ڈوب رہی ہے تو بھی ہمیں آپ کے ساتھ ڈوبنا منظور ہے مگر ہم اپنی خاطر آپ کو ڈوبتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ آپؑ نے فرمایا نہیں میں اپنے ساتھ آپ سب کو نہیں ڈبو سکتا اور دریا میں چھلانگ دی۔ دریا میں ایک مچھلی نے آپؑ کو نگل لیا۔ مچھلی کے پیٹ میں انسان کی کیا حالت ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد تو انسان کی موت ہی کی امید کی جاسکتی ہے۔ حضرت یونسؑ کو مچھلی نے نگلا تو آپؑ کو فوراً احساس ہوگیا کہ مجھ سے بھاگنے کی بھول ہوئی ہے اور یہ پکڑ اسی پر ہے۔ اگر اللہ کو میرا بھاگ جانا منظور ہوتا تو میں ضرور دوسرے کنارے پہ پہنچ چکا ہوتا۔ آپؑ تین دن تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ آپؑ نے مچھلی کے پیٹ میں یہ آیت مبارکہ پڑھی:

لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین

جب حضرت یونسؑ نے یہ آیت تلاوت کی تو مچھلی کے پیٹ میں ایک آگ سی لگ گئی۔ اور وہ سمجھ گئی کہ اس نے کوئی غلط شے کھالی ہے۔ وہ بہت بے چینی اور اضطراب کے عالم میں دریا میں چکر لگاتی رہی۔ آخر دریا سے باہر آئی اور آپؑ کو اپنے پیٹ سے نکال کر زمین پر ڈال دیا۔

تین دن تک مسلسل مچھلی کے پیٹ میں کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ سمندری اور دریائی شکاری جانور اپنے شکار کو نگلتے ہی دو چار پلیٹیوں میں توڑ پھوڑ کر رکھ دیتے ہیں مگر اللہ کے نبیؑ نے جب اپنے ربّ سے دعا کی تو اللہ نے اسے دعا کے سبب بچا لیا۔

فرعونیوں پر مختلف عذاب:۔

''اور بے شک ہم نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا کہ کہیں وہ نصیحت مانیں تو جب انہیں بھلائی ملتی کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے سن لو ان کے نصیبہ کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے تم کیسی بھی نشانی لے کر ہمارے پاس آؤ کہ اس سے ہم پر جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں تو بھیجا ہم نے طوفان اور ٹیڑی اور گھن (یا کلنی جوئیں) اور مینڈک اور خون جدا جدا نشانیاں تو انہوں نے تکبر کیا اور مجرم قوم تھی اور جب ان پر

Marfat.com

عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے بے شک اگر تم ہم پر عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لئے جس تک انہیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا اس لئے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے بے خبر تھے'' (الاعراف ۷ آیت: ۱۳۰ تا ۱۳۶)

عذابوں کا تسلسل:۔

جب جادوگروں کی شکست اور ان کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر اور سرکشی پر جمے رہے تو ان پر عذاب اترنے لگے۔ ان کی سرکشی اور ظلم مزید بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب فرعون زمین پر بہت سرکش ہو گیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی۔ انہیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو ان کیلئے سزا ہو اور میری قوم اور بعد والوں کیلئے عبرت تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا، ابر آیا، اندھیرا ہوا، کثرت سے بارش ہونے لگی۔ قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا، یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی ان کی گردنوں کی ہنسلیوں تک آ گیا۔ ان میں سے جو بیٹھا، ڈوب گیا۔ نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے۔ سنیچر سے سنیچر تک سات دن اسی عذاب میں مبتلا رہے اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھر ان کے گھروں سے متصل تھے، ان کے گھروں میں پانی نہ آیا۔ جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا فرمایئے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی، طوفان کی مصیبت رفع ہوئی، زمین میں وہ سرسبزی و شادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی۔ کھیتیاں خوب ہوئیں، درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے، یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے۔ ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی۔ وہ کھیتیاں اور پھل، درختوں کے پتے، مکانوں کے دروازے، چھتیں، تختے سامان حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں (فرعونیوں) کے گھروں میں بھر گئیں۔

Marfat.com

اسرائیلیوں کے گھر محفوظ رہے۔اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی، ایمان لانے کا وعدہ کیا، اس پر عہد و پیمان کیا۔ سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک نڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے وسیلے سے نجات پائی۔ کھیتیاں اور پھل جو باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے، یہ ہمارے لئے کافی ہیں۔ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے، چنانچہ ایمان نہ لائے، عہد ایفا نہ کیا اور اپنے اعمال خبیثہ میں مبتلا ہو گئے۔ایک مہینہ عافیت سے گزرا، پھر اللہ تعالیٰ نے قُمّل بھیجے۔اس میں مفسرین کا اختلاف ہے۔بعض کہتے ہیں کہ قمل گھن ہے، بعض جوں کہتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے۔اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہ گئے تھے وہ کھا لئے۔وہ کیڑا کپڑوں میں گھس جاتا اور جلد کو کاٹتا تھا، کھانے میں بھر جاتا تھا۔اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تھا، تین سیر واپس لاتا، باقی سب کو کیڑے کھا جاتے۔یہ کیڑے فرعونیوں کے بال بھنویں پلکیں چاٹ گئے۔جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے، سونا دشوار کر دیا۔اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: ہم توبہ کرتے ہیں۔آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دعا فرمائیں۔چنانچہ سات روز کے بعد یہ بلا بھی آپؑ کی دعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل کرنے لگے۔ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی مجلس میں بیٹھتا تھا تو مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے، بات کرنے کیلئے منہ کھولتا تو مینڈک کود کر منہ میں پہنچتا۔ہانڈیوں میں مینڈک، کھانوں میں مینڈک،، چولھوں میں مینڈک بھر جاتے، آگ بجھ جاتی تھی۔لیٹتے تھے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے۔اس مصیبت پر فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے عہد و پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی رفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا، لیکن پھر انہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر بددعا کی تو تمام

Marfat.com

کنوؤں کا پانی، نہروں اور چشموں کا پانی، دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کیلئے تازہ خون بن گیا۔ انہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بند کر دی۔ انہوں نے کہا کیسی نظر بندی، ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام ونشان ہی نہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں، تو جب قبطی پانی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا اور جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا، یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا۔ اس پر فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو اپنے منہ میں پانی لے کر میرے منہ میں کلی کر دے۔ جب تک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا، پانی تھا۔ جونہی وہ قبطی عورت کے منہ میں پہنچا خون بن گیا۔ فرعون خود پیاس سے مضطرب ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی۔ وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون بن گئی۔ سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کو میسر نہ آئی۔ عاجز آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی، جس کی برکت سے یہ عذاب بھی ٹل گیا مگر فرعونی ایمان پھر نہ لائے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب۔۱۱

دعا اور عجیب واقعات

فطرت پر دعا کی برتری:۔

فطرت اسباب کی محتاج ہے اور دعا اسباب سے بے نیاز ہے۔اسباب ناکام بھی ہو جاتے ہیں مگر دعا قبول ہو جائے تو اس کی ناکامی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

دعا کے نتیجے میں بہت سے عجیب و غریب واقعات مذہبی کتابوں میں درج ہیں۔ وہ واقعات ایسے حیرت انگیز ہیں کہ ان کے تصور سے فطرت کا پتا پانی ہوتا ہے۔سائنس جس پر آج کا انسان بہت نازاں ہے اس کا سارا زور فطرت کے اسباب سے ہے اور سائنس فطرت کے مادی وسائل کی محتاج ہے جب کہ دعا ان سے بے نیاز اور ان پر غالب ہے۔منہ زور فطرت کا دعا کے آگے سر جھکا نا ہی دعا کی عظمت اور بڑائی کی دلیل ہے۔

دنیا دعا کے آئینہ میں:۔

دنیا میں موجود کو ٹھیک سمجھنے کیلئے دعا کے آئینہ میں دیکھنا پڑے گا۔ دعا کے نتیجے میں زمین پر رونما ہونے والے واقعات کی روشنی میں جہان کائنات، نظام کائنات اور زندگی کی حقیقت کو سمجھنا آسان ہوگا وہیں دعا کی قوت و اہمیت بھی اچھی طرح اجاگر ہوگی۔ ان تاریخی سچائیوں کے آئینے میں دعا کی پہچان زیادہ آسانی سے ہو سکے گی۔ دعا کے نتیجے میں اس زمین

Marfat.com

پر ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات رونما ہوئے ہیں جن کی توضیح فطرت کے بس کی بات نہیں مگر ادھر انسان کم دھیان دیتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان واقعات کے آئینے میں اشیائے کائنات، دعا، زندگی اور موت کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی مگر ہوا اس کے برعکس۔ خدائی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں نے حقائق سے خوف زدہ ہو کر ان عجیب و غریب، فطری قوتوں سے بالا اور حیرت انگیز واقعات کو جادو کہہ کر تحقیق کا باب ہی بند کر دیا۔ طاقت کو جو بھی نام دیا جائے وہ بہر صورت طاقت ہے۔ سورج کا جو بھی نام رکھ دو، وہ اپنا کام کرتا رہے گا، نام بدلنے سے اس کی چمک دمک اور روشنی کم زیادہ نہیں ہو جائے گی۔ دعا کی طاقت کو جادو کا نام دینے سے دعا کی اصلیت بدل نہیں سکتی۔

اپنے دور کے فرعون جو اپنے زعم میں خدا بنے بیٹھے تھے وہ آسمانی تعلیم کی سچائی سے خوف زدہ تھے۔ ان کو ایک ہی فکر تھی کہ اگر وہ کسی اور خدا کو تسلیم کرتے ہیں تو ان کی اپنی جھوٹی خدائی کا کیا ہوگا۔ سچائی کو مان لینے سے تو ان کی ساری شان و شوکت خاک میں مل جائے گی۔ گویا ان کی تنگ سوچ اپنے ذاتی مفاد کے حصار سے باہر نہ آسکی۔ ایسے لوگوں نے اپنے ساتھ اپنی قوم کا بھی برا کیا۔ انسانیت کی فلاح و بہبود سے انہیں کوئی دلچسپی ہی نہ تھی۔ سچائی کی کھوج وہی کرتا ہے جسے سب انسانوں کی فلاح منظور ہو۔ سائنس کا احترام و وقار اسی خدمت کے سبب ہے مگر خود غرضیوں کے شکار اقتدار پرست آج بھی ہیں۔ آج بھی وہی مسئلہ ذرا صورت بدل کے موجود ہے۔ اسلام کی سچائی کو دل میں تسلیم کرتے ہوئے بھی بہت سے ذہن اس کے مخالف ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جن اسلام مخالف قوموں نے اپنا دستوری ڈھانچہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں کھڑا کیا ہے اگر ان سے یہ پوچھا جائے کہ بھائی آپ ہیں تو عیسائی پھر عملی زندگی میں قرآن کی رہنمائی میں اصول کیوں اپناتے ہو؟ آپ ہو تو یہودی پھر قرآن کی روشنی کی ضرورت کیوں محسوس کرتے ہو؟ قرآن کی خبر کو بنیاد بنا کر صحرا میں پانی کیوں تلاش کرتے ہو۔ ظاہر ہے آپ اسے دل کی گہرائیوں سے حق مانتے ہو مگر ایمان نہیں لاتے تو اس میں نقصان کس کا ہے۔ یہ بیماری ہر دور کے نمرود، فرعون اور

Marfat.com

ابوجہلوں کو لاحق رہی ہے۔ ہر دور کے ایسے نمرود، فرعون اور ابوجہل ان لوگوں کے جانی دشمن ہو گئے جو انسان کو انسان اور کائنات کی حقیقت بتانا چاہتے تھے کہ یہی انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے مگر خودغرض لوگوں نے کل بھی اس کی مخالفت کی اور آج بھی اس کے مخالف ہیں۔ آج کے انسان کے سارے مصائب، زمین پر سارا فساد، آتش و آہن کا خونی کھیل اس کے نتیجے میں قتل وغارت گری، بھوک، ننگ، بیماریاں، زمینی اور آسمانی عذاب، آپس میں ایک دوسرے کے خون کی پیاس اور ایسا ہی اور بہت کچھ اسی تنگ نگاہی، خودغرضی، ہوس اور سچائی سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ وہ سچائی جسے لوگوں تک پہنچانے والوں نے کسی سے اس عظیم نعمت کا کوئی معاوضہ نہیں مانگا، وہ دین آج بھی انسانیت کی خدمت کو بے قرار ہے مگر کم نظر لوگ اسے پرانی اور فرسودہ چیز ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ جو آج بھی دین کا پیغام گھر گھر پہنچانے کیلئے اپنے گھربار چھوڑ کر ملکوں ملکوں پھرتے ہیں انسان اور انسانیت سے بہت محبت کرنے والے انبیاء کے مخلص پیروکار ہیں مگر کوتاہ بیں لوگ ان کی جان کے دشمن ہیں۔ انبیاء کرام انسان سمیت تمام مخلوق کے خیر خواہ تھے۔ وہ کسی سے کچھ معاوضہ طلب نہیں کرتے تھے۔ وہ انسان کو دعا کی طاقت اور تاثیر کا راستہ دکھانا چاہتے تھے۔ دعا جو ہر مشکل کا حل ہے۔ دعا کائنات میں ایسی غالب قوت ہے جو فطرت پر حاکم ہے، جو تقدیر کو بدل سکتی ہے اور موت کو ٹال سکتی ہے۔ ان لوگوں نے دعا کی طاقت کا صرف نظریہ ہی پیش نہیں کیا بلکہ جو کہا وہ کر کے دکھایا۔ ایسے بہت سے واقعات مذہبی کتابوں میں درج ہیں۔

دعا کا مطلب اسباب وعلل یا سعی وعمل کا انکار نہیں مگر اپنی برتری کا اظہار ضرور ہے۔ جس نے انسان کو دعا کی تعلیم دی ہے اسی نے اس دنیا کو دارالعمل بنایا ہے اور فرمادیا کہ ہر کسی کو اس کی سعی کا بدلہ ہے۔ دعا تو اسباب وسعی کی مضبوط مددگار ہے۔ دعا اسباب میں بجلیاں بھر دیتی ہے۔ دعا انسان کو دنیا کی صحیح پہچان کی دعوت دیتی ہے۔ فطرت کا مزاج بدل دینے والی دعا کھلا پیغام دے رہی ہے کہ یہ دنیا ایک تصور، ایک خواب یا ایک خیال سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ ہزاروں لوگ مل کر جس کام کو کرنے سے عاجز ہوتے ہیں وہ دعا کے چند لفظوں کے صدقے میں ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

دعا سے موجود غائب اور غائب موجود ہوجاتا ہے تو اس ٹھوس اور مادی دنیا کی حقیقت کیا ہوئی۔ اگر دعا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے واقعات وحادثات، بارش، طوفان، پتھر، آگ، مینڈک، پسو قمل اور دوسری چیزوں کو نظر میں رکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ حرف کائنات میں بہت اہم شے ہے۔ اگر ایسا ہے اور ایسا ہی ہے تو مادہ کی حقیقت پر نئے سرے سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مذہب سے الگ انسان کے پاس وہ علم نہیں جو اس دنیا کی اصلیت سے پردہ اٹھا سکے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو یہی خاص علم دے کر بھیجا۔ یہ علم پوشیدہ کی خبر دینے والا ہے۔ جو اس پوشیدہ کو دیکھ، سن اور سمجھ نہیں سکتے وہ اندھے، گونگے، بہرے اور مردہ کہلاتے ہیں۔ گویا دین سے غافل انسان اندھوں، گونگوں، بہروں اور مردوں کی زندگی گزارتا ہے۔ کائنات میں ان گونگوں، بہروں، اندھوں اور مردہ انسانوں کے کارنامے دیکھیں اور پھر غور کریں کہ وہ انسان جسے دین زندہ کہتا ہے، اس کے علم اور رسائی کا کیا عالم ہوگا۔ اگر اندھوں، بہروں، گونگوں اور ناسمجھوں کی ایجادات اتنی عجیب وغریب ہوسکتی ہیں کہ دنیا کے کسی ایک کونے پر بات کرنے والے کو دنیا کے کسی دوسرے کونے میں دیکھ لو تو وہ جو ایسے بیوقوفوں کے مقابلے میں صاحب نظر اور صاحب علم وخبر ہیں وہ کیا ہوں گے۔ اندھے، گونگے، بہرے اور مردہ لوگ کسی بھی ایجاد کیلئے مادی اسباب کے محتاج ہوتے ہیں۔ زمین سے پانی نکالنا ہو تو پہلے وہ ایک بورنگ مشین کا احسان اٹھاتے ہیں پھر ایک ٹیوب ویل انجن کا، تب کہیں جا کر اتنا سا پانی ملتا ہے کہ تھوڑی سی زمین کی پیاس بجھا سکیں اور وہ جو اہل علم وخبر ہیں ابھی ان کے ہاتھ پوری طرح دعا کے لئے اٹھ بھی نہیں پاتے کہ آسمان اور زمین پانی اگلنے لگتے ہیں اور کبھی تو اتنا کہ پہاڑ کی چوٹیاں اس کے آگے سر جھکا دیں۔

دعا سے موجود غائب اور غائب موجود ہو جاتا ہے، جبکہ مادی نظام کسی چیز کو ادھر سے ادھر کرنے کیلئے توانائی (طاقت) کی شرط رکھتا ہے۔ جس بھاری بھرکم شے کو اٹھانے کیلئے سینکڑوں انسان بھی کم پڑتے ہوں، وہ سوچ کے ساتھ ہواؤں میں اڑتا پھرے تو کیا اس کے بعد جسم، حجم اور کمیت کے متعلق یہ سوچنا لازم نہیں آتا کہ اصل میں اس کی اصل کیا ہے۔ ٹنوں وزنی شے ہوا سے

Marfat.com

بھی بلکی اور روشنی سے بھی زیادہ تیز رفتار کیوں ہو جاتی ہے۔

بارش اور سیلاب کا عذاب:۔

زمین پر بھاری بارشیں ہوتی ہیں، دریا اچھلتے ہیں اور سیلاب کھیتوں اور بستیوں کو بہا کر لے جاتے ہیں مگر جو پانی پہاڑ کی چوٹیوں کو نگل جائے، اس کے نتیجے میں برپا ہونے والی قیامت کا اندازہ لگائیے۔ آج کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ بلند و بالا پہاڑ سیلاب میں ڈوب سکتے ہیں مگر ایسا ایک بار ہوا تھا۔ حضرت نوحؑ کے زمانے میں وہ قیامت خیز سیلاب آیا تھا جس نے پہاڑ کی بلند چوٹیوں سے اوپر تک قوم نوحؑ کا پیچھا کیا۔ کس قیامت کا ہو گا وہ طوفان بلاخیز اور کیا ہوں گی اس کی حشر سامانیاں۔ بارش کے دس بیس فٹ گہرے پانی میں شہر کے شہر غرق ہو جاتے ہیں۔ چاروں طرف دہائی مچ جاتی ہے۔ اندازہ کیجئے اس ہزاروں فٹ بلند طوفانی ریلے کا جس میں بلند و بالا پہاڑوں کی چوٹیاں ڈوب گئیں۔ پانی جو اوپر سے برس رہا تھا، پانی جو زمین پر تنوروں کے دہانوں سے ابل رہا تھا۔ یقیناً ایسا لگتا ہو گا کہ زمین سے آسمان تک پانی کا ایک سمندر طوفانی موج میں ہے اور وہ پوری دنیا کو نگل جائے گا۔ ایسا نظارہ پھر دنیا نے نہ دیکھا اور ہوا یہ اللہ کے ایک پیارے بندے کی بددعا سے۔ اس نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ نافرمانیوں کا نتیجہ آفات ہوتی ہیں مگر قوم نے ان کی بات پر دھیان نہ دیا۔ قرآن نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے:۔

''بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں، کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے اور کیا تمہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں

Marfat.com

تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا بے شک وہ اندھا گروہ تھا''

(الاعراف ۷، آیت:۵۹ تا ۶۴)

قوم عاد کا انجام:۔

بادل سے بجلی کا گرنا اور پانی کا برسنا تو ہے مگر ایک بادل سے ایسی ہوا چلی کہ پوری قوم ہلاک ہوگئی۔ بات اصل میں یہ ہے کہ بات جب کسی اللہ کے بندے کی طلب کی ہو تو فطرت کا مزاج بدل جاتا ہے۔ قرآن میں ایسے ہی ایک واقعے کا بیان ہے:۔

''اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں (اللہ کے نبی کی شان میں یہ کلام انتہائی گستاخانہ اور قابل سزا تھا مگر نبی چونکہ اپنی قوم کی بھلائی کیلئے تشریف لاتے ہیں اس لئے وہ اپنے اوپر ہونے والی زیادتیوں کا بدلہ نہیں لیتے، اللہ تعالیٰ بھی آخری دم تک بندوں کو ڈھیل دے کر سدھرنے کا موقع دیتا ہے) کہا اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں (رسول اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور اللہ کے نور سے دیکھنے والا بیوقوف ہو ہی نہیں ہوسکتا) تمہیں اپنے ربّ کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا معتمد خیر خواہ ہوں کیا تمہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ بڑھایا (طویل قامت اور طاقتور کیا) تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو کہ تمہارا بھلا ہو بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر تم سچے ہو کہا ضرور تم پر تمہارے ربّ کا عذاب اور غضب پڑ گیا کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری تو راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے

Marfat.com

اسے اور اس کے ساتھ والوں کو اپنی ایک بڑی رحمت دے کر نجات دی (اس عذاب سے جو قوم ہود پر اترا) اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان والے نہ تھے''

(الاعراف ۷، آیت: ۶۵ تا ۷۲)

قوم ہود احقاف میں رہتی تھی۔ اس کو اس طرح ہلاک کیا گیا کہ ایمان نہ لانے والوں میں سے ایک فرد بھی زندہ نہ بچا۔ احقاف عمان وحضرموت کے درمیان یمن کا ایک علاقہ ہے۔ یہ وسیع ریگستان ہے۔ یہ قوم شاید سیلاب نوح کے خوف کے نتیجے میں صحرا میں جا کر بسی کہ اس ریگستان میں کسی قسم کے سیلاب کا خطرہ نہ ہوگا۔ قوم نوح کی غرقابی کے بعد اسے آباد کیا گیا۔ اس قوم کو اللہ نے بڑی نعمتوں سے نوازا تھا۔ یہ لمبے، چوڑے اور مضبوط جسم کے مالک لوگ تھے۔ خوشحالی اور ہر طرح کا انعام ان پر کیا گیا۔ پھر یہ عیش وعشرت میں پڑ گئے۔ فسق وفجور اور اخلاقی خرابیوں میں ایسے غرق ہوئے کہ خدا کو تو بھولے سو بھولے دنیا کی دوسری قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے اپنی قوت کے زعم میں پامال کر ڈالا تھا۔ یہ لوگ بت پرست تھے۔ ان کے ایک بت کا نام صدا، ایک کا صمود اور ایک کا نام ہباء تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت ہودؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے انہیں توحید کا حکم دیا اور شرک وبت پرستی اور ظلم وجفا کاری کی ممانعت کی۔ مگر ان لوگوں نے آپ پر ایمان لانے کی بجائے آپ کی تکذیب کی اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ زور آور کون ہے۔ ان میں سے چند آدمی حضرت ہودؑ پر ایمان لائے۔ وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپاتے تھے۔ ان مومنین میں سے ایک شخص کا نام مرثد ابن سعد بن عضیر تھا۔ وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے۔ جب قوم نے سرکشی کی، اور اللہ کے نبی کی تکذیب کی، زمین میں فساد کیا، اور ستم کاری میں زیادتی کی، اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں جیسے انہیں یقین ہو کہ وہ ہمیشہ اس دنیا میں رہیں گے۔ جب عیش وعشرت اور بداعمالیوں کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی۔ تین سال تک بارش نہ ہوئی۔ اب وہ قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ اور اس کا کوئی حل انہیں دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت لوگوں پر نازل ہوتی تو وہ بیت اللہ

Marfat.com

میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کے دور ہونے کی دعا کرتے تھے۔ قوم ہود نے بھی اسی غرض سے اپنے لوگوں کا ایک وفد بیت اللہ کو روانہ کیا۔ اس وفد میں قیل بن عنزا اور نعیم بن ہزار اور مرثد بن سعد تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہودؑ پر ایمان لا چکے تھے مگر خوف کی وجہ سے اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے۔ اس زمانہ میں مکہ مکرمہ کے نواح میں عمالیق کی سکونت تھی۔ اور ان لوگوں کا سردار معاویہ بن بکر تھا۔ اس شخص کا ننہیال قوم عاد میں تھا۔ اسی تعلق سے یہ وفد مکہ مکرمہ میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا۔ اس نے ان لوگوں کو بڑی عزت دی۔ ان کی بہت خاطر مدارت کی۔ یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے۔ اس طرح انہوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا۔ معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو عیش میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتار بلا ہے۔ معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے گا تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے، اس لئے اس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیے جن میں قوم عاد کی حاجت کا تذکرہ تھا۔ جب باندی نے نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اپنی قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کیلئے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں۔ اب انہیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کریں۔ اس وقت مرثد بن سعد نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا۔ ہاں اگر تم اپنے نبیؑ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی۔ اس وقت مرثد نے اپنے ایمان کا اظہار کر دیا۔ ان لوگوں نے مرثد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے تین بادل بھیجے ایک سفید، ایک سرخ، ایک سیاہ اور آسمان سے ندا ہوئی کہ اے قیل اپنے اور اپنی قوم کیلئے ان میں سے ایک ابر اختیار کر۔ اس نے ابر سیاہ کو اختیار کیا اس خیال سے کہ اس سے بہت پانی برسے گا۔ چنانچہ وہ ابر قوم عاد کی طرف چلا۔ وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی جو اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو کہیں سے کہیں لے جاتی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ لوگ اپنے گھروں میں داخل ہوئے اور دروازے بند کر لئے۔ مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے۔ ہوا نے دروازے بھی اکھاڑ دیے اور ان لوگوں کو بھی

Marfat.com

ہلاک کر دیا۔ پھر قوت الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ حضرت ہودؑ مومنین کو لے کر قوم سے جدا ہو گئے تھے۔ اس لئے وہ سلامت رہے۔ قوم کے ہلاک ہونے کے بعد آپ اپنے ایمان دار پیروکاروں کو لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخری عمر تک یہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔

پتھر سے پیدائش:۔

سائنس دان اپنے تمام تر علم اور سائنس اپنی تمام تر ترقی کے باوجود اس بات سے عاجز ہے کہ پتھر سے ایک ایسی اونٹنی پیدا کر دے جس کے پیٹ میں بچہ بھی ہو، جو اتنا پانی پیتی ہو کہ چشمہ سوکھ جائے، جو اتنا دودھ دیتی ہو کہ تمام شہر میں موجود برتن بھر جائیں۔ قوم ثمود کی فرمائش پر حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں یہ واقعہ ہوا۔ مگر بجائے اس کے کہ کافر اس معجزے کو دیکھ کر ایمان لاتے، انہوں نے اس اونٹنی کو مار دیا اور عذاب کا شکار ہوئے۔ اس کا ذکر یوں ہے:۔

''اور ثمود کی طرف ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے روشن دلیل آئی یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لئے نشانی، تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا اور یاد کرو جب تم کو عاد کا جانشین کیا اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو اس کی قوم کے تکبر والے کمزور مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں متکبر بولے جس پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے، پس ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پہ لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو تو انہیں زلزلے نے آ لیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے تو صالح نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم بے شک میں نے تمہیں اپنے ربّ کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم

Marfat.com

خیر خواہوں کے غرض ہی نہیں'' (سورہ الاعراف ۷، آیہ ۷۳ تا ۷۹)

یہ آیات قوم ثمود کے بارے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کی ہدایت کیلئے حضرت صالح کو بھیجا۔ آپ کا تعلق اسی قوم سے تھا۔ یہ قوم سام کی اولاد تھی اور حجاز اور شام کے درمیان سرزمین حجر میں رہتی تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام تمام عمر اپنی قوم کو دین کی تبلیغ کرتے رہے مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آپؑ پر بڑھاپے کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ حضرت صالح کی تبلیغ سے تنگ آ کر اس قوم کے لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ آپؑ سے کوئی ایسا سوال کیا جائے جسے پورا نہ کر سکیں۔ انہوں نے بہت سوچ بچار کے بعد ایک مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا جسے ان کے خیال میں کوئی پورا کر ہی نہیں سکتا تھا۔

حضرت صالحؑ سے آپؑ کی قوم نے اپنے خیال میں ایک ایسی عجیب وغریب فرمائش کا منصوبہ بنایا جسے پورا کرنا ساری دنیا کے بس میں بھی نہیں تھا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم صالحؑ سے یہ کہیں کہ ہم آپ پر تب ایمان لائیں گے جب پہاڑی کی چٹان سے ایک اونٹنی پیدا ہو جو حاملہ ہو اور بچہ جنے۔ اس فیصلے کے بعد وہ اپنے طور پر بہت خوش تھے کہ ایسا کرنا ممکن ہی نہیں۔ ان کو یقین تھا کہ صالح ہمارے مطالبے کو کبھی پورا نہیں کر سکیں گے، یوں ہم انہیں جھوٹا ثابت کر کے خاموش کر دیں گے اور اس کے نتیجے میں وہ اپنی تبلیغ سے باز آجائیں گے۔

چنانچہ ایک دن انہوں نے اکٹھے ہو کر آپؑ سے یہ مطالبہ کیا کہ اگر آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں تو بستی کے قریب پہاڑ کی چٹان میں سے ایک ایسی اونٹنی نکال دیجئے جو تندرست ہو اور اس کے پیٹ میں دس مہینے کا بچہ بھی ہو۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو ہم سمجھیں گے کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں اور اگر آپ ایسا نہ کر سکے تو آئندہ اپنی تبلیغ کا سلسلہ بند کیجئے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے وعدہ لیا کہ اگر میں تمہارا یہ مطالبہ پورا کر دوں تو تم مجھ پر اور میری دعوت پر ایمان لے آؤ گے۔ انہوں نے وعدہ کر لیا کہ اگر آپ ہمارا یہ مطالبہ پورا کر دیں تو ہم آپ پر اور آپ کی دعوت پر ایمان لے آئیں گے۔

Marfat.com

جب یہ بات طے ہوگئی تو حضرت صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! آپ کے لئے تو کوئی بھی کام مشکل نہیں۔ ان لوگوں کا یہ مطالبہ پورا فرما دیجئے۔ دعا کرتے ہی پہاڑی میں حرکت ہوئی اور اس کی ایک بڑی چٹان پھٹ گئی۔ اس میں سے ایک اونٹنی نکل آئی جو دس مہینے کی گابھن بھی تھی۔

اس اونٹنی کی پیدائش ایمان لانے کیلئے کافی تھی کہ نہ یہ کسی نر کی پیٹھ میں رہی نہ کسی مادہ کے پیٹ مین رہی، نہ کسی نر سے پیدا ہوئی نہ کسی مادہ سے، نہ حمل میں رہی نہ اس کی خلقت تدریجاً کمال کو پہنچی بلکہ پیدائش کے قانون فطرت کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعتاً پیدا ہوئی۔ اس کی یہ پیدائش کھلا معجزہ تھا۔ مگر حضرت صالح علیہ السلام کا یہ کھلا معجزہ دیکھ کر ان میں سے صرف چند لوگ مسلمان ہوئے، باقی قوم بھی ایمان لانا چاہتی تھی مگر ان میں سے چند سرداروں کو یہ بات پسند نہ تھی۔ وہ بتوں کے پجاری تھے اور ان کی کافی عزت تھی۔ انہوں نے سوچا اگر ساری قوم مسلمان ہوگئی تو ہماری عزت ختم ہو جائے گی جو بت پوجنے کی وجہ سے ہے۔ اب جو حکومت ہمارے پاس ہے وہ نہیں رہے گی۔ اس لئے انہوں نے اپنی قوم کو ایمان لانے سے روک دیا۔

جب حضرت صالحؑ نے دیکھا کہ یہ لوگ وعدہ خلافی کر رہے ہیں اور اس وعدہ خلافی کے نتیجے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر اللہ کا عذاب آجائے تو آپ نے ہمدردی کے طور پر ان سے کہا کہ اس اونٹنی کو تکلیف نہ دینا شاید تم عذاب سے بچ جاؤ۔ اگر تم نے اس کے ساتھ زیادتی کی تو تم پر عذاب آجائے گا۔ اس مضمون کو قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:۔

''یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگانا ورنہ تم کو عذاب الیم آ پکڑے گا''

آپؑ نے اپنی قوم کو یہ بات سمجھائی کہ یہ زمین اللہ کی ہے۔ یہ زمین تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہیں بنائی۔ یہ اونٹنی اللہ کی ہے لہٰذا اس کے اللہ کی زمین میں چرتی پھرنے سے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اس اونٹنی کو اللہ کی اونٹنی اس لئے کہا گیا کہ یہ اللہ کی قدرت کی دلیل تھی اور

Marfat.com

حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں معجزے کے طور پر پیدا کی گئی تھی۔

اب معاملہ یہ ہوا کہ قوم ثمود جس کنوئیں سے پانی پیتی تھی، یہ اونٹنی بھی اسی کنوئیں سے پانی پیتی تھی۔ جب یہ اونٹنی پانی پیتی تو کنوئیں کا سارا پانی ختم ہو جاتا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ کا یہ حکم اپنی قوم کو سنا دیا تھا کہ ایک دن اس کنوئیں سے اونٹنی پانی پئے گی اور ایک دن قوم کے لوگ پانی لیں گے۔

جس دن اونٹنی پانی پیتی اس دن وہ اتنا دودھ دیتی کہ سب لوگ اپنے سارے برتن اس سے بھر لیتے۔ قوم ثمود کے لوگ اس اونٹنی سے بڑے پریشان تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح اس سے نجات مل جائے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ اس احسان کے بدلے کہ انہیں مفت میں یہ نفع بخش رعایت دی گئی تھی کہ جس دن اونٹنی پانی پیتی اس دن وہ بستی والوں کو اتنا دودھ دیتی تھی کہ بستی والوں کے سب برتن بھر جاتے، وہ حضرت صالح کے ممنون ہوتے۔ اس مفت کی عنایت پر چاہئے تو یہ تھا پوری قوم اللہ اور اس کے نبی کی شکر گزار ہوتی، مگر بجائے اس کے کہ وہ جاہل قوم آپؑ پر ایمان لاتی الٹا وہ اس بات سے بہت پریشان ہوگئی کہ ایک پورا دن چشمے پر اونٹنی کا حق تھا اور اس دن وہ چشمے کا سارا پانی پی جاتی ہے۔ ان کے دل سیاہ نہ ہوتے تو وہ اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتے کہ انہیں ایک دن چھوڑ کر اتنا ڈھیر سارا دودھ پانی کے بدلے مفت مل جاتا ہے۔ حق تو یہ تھا کہ وعدے کے مطابق پوری قوم ایمان لے آتی اور اللہ کی جانب سے اونٹنی کو ایک انعام سمجھ کر اس کی دیکھ بھال کرتی مگر انہوں نے الٹا اونٹنی سے نجات کا طریقہ سوچنا شروع کر دیا۔ یہ تو وہ جان گئے تھے کہ حضرت صالح علیہ السلام اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اسی لئے ڈرتے تھے کہ اگر انہوں نے اونٹنی سے زیادتی کی تو ان پر سچ مچ اللہ کا عذاب نہ آ جائے۔ اس خوف کی وجہ سے اپنی شیطانی خواہش کے باوجود ان میں سے کوئی بھی عملی قدم اٹھانے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔

اس اونٹنی قوم کی اس شدید خواہش کو پورا کرنے کیلئے قوم ثمود کی دو خوبصورت لڑکیوں نے اعلان

Marfat.com

کیا کہ جو کوئی اس اونٹنی کو مارے گا وہ ان دونوں میں سے جس سے شادی کرنا چاہے گا کر لے۔ عورت کا حسن ایسا جادو ہے جو مرد کے سر پر چڑھ کر بولتا ہے۔ پھر یہ ہوا کہ یہ اعلان سن کر دو بدّ و آدمیوں مصدع اور قذار نے ان کے عشق میں مبتلا ہو کر اونٹنی کو مارنے کا فیصلہ کیا۔ وہ دونوں ایک چٹان کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے۔ جب اونٹنی ان کے سامنے آئی تو ایک نے اس پر تیر چلایا اور دوسرے نے آگے بڑھ کر اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ اونٹنی کا بچہ خوف سے چیختا ہوا جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ حضرت صالحؑ نے انہیں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ اگر کسی نے اونٹنی کو برائی سے ہاتھ لگایا تو ساری قوم عذاب میں مبتلا ہو جائے گی۔ اونٹنی مر گئی تو مصدع اور قذار اپنے آپ میں بہت خوش تھے کہ انہوں نے ایک بڑا کارنامہ کیا ہے کہ انہوں نے اس اونٹنی کو مار دیا جسے ہاتھ لگانے سے سب ڈرتے تھے۔ اونٹنی کو مار دینے کے بعد انہوں نے تمسخر کے طور پر حضرت صالحؑ سے کہا کہ وہ عذاب لائیے جس کی آپ خبر دیتے تھے۔ قرآن میں اس کا بیان یوں ہے:۔

"پس ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو تو انہیں زلزلے نے آلیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے تو صالح نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم بیشک میں نے تمہیں اپنے ربّ کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی ہی نہیں"

(الاعراف ۷: آیات ۷۷ تا ۷۹)

حضرت صالح علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ظالموں نے اللہ کی اونٹنی کو مار دیا ہے تو آپ کو بہت دکھ ہوا۔ آپؑ نے قوم سے کہا کہ اے لوگو میں نے تمہیں اپنے ربّ کا پیغام پہنچایا، تمہاری بھلائی چاہی مگر تم لوگ اپنی بھلائی چاہتے ہی نہیں۔ سنو اب تم پر عذاب آئے گا اور تم سب ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ آپؑ کی یہ بات سن کر قوم ثمود نے آپ کا مذاق اڑایا کہ یہ عذاب کیسے اور کہاں سے آئے گا اور اس کی علامت کیا ہوگی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ عذاب یوں آئے گا کہ جمعرات کے دن تمہارے چہرے سخت زرد ہو جائیں گے، مرد، عورت، بچہ، بوڑھا کوئی بھی اس

Marfat.com

سے بچ نہ پائے گا۔ جمعہ کے روز سب کے چہرے بہت ہی سرخ ہو جائیں گے۔ ہفتہ کے دن تم سب کے چہرے سخت سیاہ ہو جائیں گے۔ اور یہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہوگا۔

آپؑ کی یہ بات سن کر بجائے اس کے کہ وہ توبہ کرتے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے، انہوں نے اللہ کے نبیؑ ہی کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ انہوں نے سوچا کہ اگر یہ سچے ہوئے اور ہم پر عذاب آنا ہی ہے تو یہ کیوں زندہ بچیں اور اگر یہ جھوٹے ہیں تو اپنے جھوٹ کا خمیازہ بھگتیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا۔ جمعرات کی صبح ان سب کے چہرے ایسے زرد ہو گئے جیسے کسی نے گہرا پیلا رنگ پھیر دیا ہو مگر بدبختوں کو پھر بھی توبہ اور استغفار کی توفیق نہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے۔ دوسرا دن آیا تو فرمان کے مطابق سب کے چہرے بہت سرخ ہو گئے اور تیسرے دن سخت سیاہ۔ اسی حالت میں زمین سے ایک سخت زلزلہ آیا اور اوپر سے شدید قسم کی چیخ کی آواز آئی جس کی وجہ سے سب کے سب اوندھے ہو کر گرے اور مر گئے۔ نافرمان اور بدقسمت قوم اسی انجام کے لائق تھی۔

جب کسی قوم کی عقل پر پردہ پڑتا ہے تو وہ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں رہتی۔ جب اللہ کے نبیؑ کے فرمان کے مطابق پہلے دن ان کے چہرے زرد ہو گئے تھے تو تب ہی وہ سمجھ لیتے کہ فرمان کے عین مطابق عذاب شروع ہو گیا ہے۔ وہ قوم یونسؑ کی طرح اللہ سے معافی مانگتے اور سجدہ میں گر جاتے تو اللہ کی رحمت کیلئے کسی گناہ کو معاف کرنا مشکل نہیں۔ دوسرے دن جب سب کے چہرے سخت سرخ ہو گئے تو بھی انہیں معافی مانگنے کا خیال نہ آیا۔ تیسرے دن چہرے سیاہ ہو گئے تو بھی وہ شیطان کی راہ پر ہی رہے۔ آخری دن زلزلے اور چیخ کے عذاب سے ہلاک ہوئے۔ اللہ مسلمانوں کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

خوشبو اور ٹھنڈک سے آگ برسنا:۔

مدین والے دوسری برائیوں کے ساتھ کم ناپ تول کا شکار بھی تھے۔ حضرت شعیبؑ نے انہیں سمجھایا کہ ایسا مت کرو۔ یہ کام اللہ کو پسند نہیں اور جو کام اللہ کو پسند نہیں اس کی وہ سزا دیتا

Marfat.com

ہے۔ آپ کے سمجھانے کے باوجود نادان قوم کو ظاہری نفع کے لالچ نے مار دیا۔ انہیں اس بات کا یقین ہی نہ تھا کہ ایک دن اس کی بھاری قیمت چکانا پڑے گی۔ قرآن میں اس قوم کا ذکر یوں ہے:

''اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے روشن دلیل آئی تو ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں انتظام کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہگیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو جو اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تمہیں بڑھا دیا اور دیکھو فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ نے نہ مانا تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر، اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آ جاؤ کہا کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے دین میں آ جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا ربّ ہے ہمارے ربّ کا علم ہر چیز کو محیط ہے اللہ ہی پر بھروسہ کیا اے ہمارے ربّ ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے اور اس کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہو گے تو انہیں زلزلہ نے آ لیا تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے شعیب کو جھٹلانے والے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے ربّ کی رسالت پہنچا چکا اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی تو کیونکر غم کروں کافروں کا'' (الاعراف ۷ آیات: ۸۵ تا ۹۳)

جب اہل مدین کی سرکشی اور ظلم زیادہ بڑھ گئے تو حضرت شعیبؑ نے اللہ سے دعا کی کہ

Marfat.com

اے اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما کہ ان کا باطل ہونا اور حضرت شعیبؑ اور اہل ایمان کا حق پر ہونا ظاہر جائے۔

قوم شعیب پر ان کی بداعمالیوں کے سبب اللہ نے جہنم کا دروازہ کھولا اور ان پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہو گئے۔اب انہیں نہ سایہ کام دیتا تھا نہ پانی۔اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تا کہ وہاں انہیں کچھ امن ملے،لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی۔ وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے۔اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوشگوار ہوا تھی۔لوگ جو اس کے سایہ میں آئے انہوں نے دوسروں کو پکار پکار کر اپنے پاس جمع کر لیا۔جب سب مرد عورتیں اور بچے اس کے نیچے جمع ہو گئے تو وہ بادل بحکم الٰہی آگ بن کر بھڑک اٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ میں کوئی چیز بھن جاتی ہے۔حضرت قتادہؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہل مدین کی طرف بھی۔اصحاب ایکہ تو بادل سے ہلاک کئے گئے اور اہل مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہوئے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب ۔۱۲

تقدیر پر غالب دعا

کسی چیز کی فطرت کو اس کی تقدیر کہا جائے تو آگ کی تقدیر جلانا، پانی کی تقدیر بہنا، مٹی کی تقدیر جمود، پھول کی تقدیر رنگ و بو، کانٹے کی تقدیر چبھنا اور اسی طرح ہر چیز کی تقدیر ہے۔ فطرت کو تقدیر اس لئے مانا جائے کہ ہر شے اپنی فطرت کے تحت کام کرتی ہے اور اپنی سعی کا نتیجہ پاتی ہے۔ سعی و نتیجہ ہی تقدیر ہے۔ فطرت کے قانون میں جلی ہوئی لکڑی باغ و بہار نہیں ہو سکتی۔ سوکھی ہوئی شاخ سر سبز درخت میں نہیں بدل سکتی۔

قرآن کریم ایسے بہت سے واقعات بیان کرتا ہے جس میں دعا نے تقدیر بدل دی۔ حضرت موسیٰ نے اپنا عصا دریائے نیل کے بہتے پانی پر مارا تو پانی پھٹ گیا اور اللہ کے نبیؐ کو دوسرے کنارے پر جانے کیلئے راستہ دے دیا۔ بہتے ہوئے پانی کا یوں دو حصوں میں بٹ کر راستہ دینا اس کی فطرت کے خلاف ہے

نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے الاؤ میں ڈالا تو آپ نے کہا:

''حسبنا اللہ ونعم الوکیل''

پھر اس کے بعد آگ اپنی جلانے کی صلاحیت کھو بیٹھی اور جلتی ہوئی سوکھی لکڑیاں سبز درختوں میں بدل گئیں۔ یہ دعا کی طاقت کا کھلا اعلان ہے۔ آج بھی آیۃ ''سلام قولا من رب رحیم''

Marfat.com

کے عامل ابلتے ہوئے تیل میں پاؤں رکھ دیتے ہیں اور ان کا پاؤں نہیں جلتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی کا پرندہ بنایا۔ آپؑ نے اس میں پھونک ماری اور وہ زندہ ہو کر اڑ گیا۔ یہ مٹی کی جمودی فطرت کے خلاف ہے۔

بھاری بھرکم تخت کی تقدیر ایک جگہ پڑے رہنا ہے مگر حضرت سلیمانؑ کا تخت ہوا کے دوش پر اڑا کرتا تھا۔

حضرت زکریاؑ نے بڑھاپے میں اولاد کی دعا کی اور حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے۔

وہ عورت جس کے مقدر میں اولاد نہیں تھی ایک مرد درویش کی دعا کے نتیجے میں اس کے ہاں چھ لڑکے پیدا ہوئے۔

سورۃ مزمل کا نقش جلتی دھوپ میں کسی سبز درخت کی شاخ سے باندھ دیں تو فوراً بادل گھر آئیں اور بارش برسنے لگے۔

بادل گھر آئیں، بارش برستی ہو تو بادلوں پر انگلی سے خیالوں میں چہل کاف کا نقش بنائیں تو بارش رکے اور بادل چھٹ جائیں۔

اعداد اور الفاظ کا استعمال بھی ایک طرز کی دعا ہے۔

اللہ کے کارکن:۔

دعا کے نتیجے میں اللہ کے کارکن حرکت میں آتے ہیں۔ بادل، بجلی، بارش، ہوا، آندھی، طوفان، زلزلے، سیلاب اور ایسے بہت سے لشکر اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین پر نافرمانوں کو سزا اور مسلمانوں کو انعام دینے کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔

نادیدہ مخلوق:۔

’’بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے‘‘

(حم السجدہ آیت: ۳۰)

Marfat.com

فرشتے بھی اللہ کے حکم سے کام کرتے ہیں۔ یہ اللہ کے زبردست کارکن ہیں:۔

''کہا تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو، بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں''

(الحجر ۱۵، آیت: ۵۷، ۵۸)

تبدیلی کا قانون:۔

''آدمی کیلئے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں بے شک اللہ کسی قوم پر اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دے، (یعنی جو ان کے نفسوں میں ہے اسے نہ بدل دے) اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے تو پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں'' (الرا ۱۳: آیت ۱۱)

گرج اللہ کی حمد و ثنا کرتی ہے:۔

''وہی ہے تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈر کو اور امید کو اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے اور کڑک بھیجتا ہے تو اسے ڈالتا ہے جس پر چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں اور اس کی پکڑ سخت ہے''

(الرا ۱۳: آیت ۱۲ تا ۱۳)

عطا کرنے والا:۔

''اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کیے اور تمہارے لئے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور تمہارے لئے ندیاں مسخر کیں اور تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے'' (براہیم ۱۴، آیت: ۳۲، ۳۳)

دو باتیں

''کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں، ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے اور

Marfat.com

لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں اور گندی بات کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں'' (ابراہیم ۱۴، آیت ۲۵،۲۶)

بات کی اصلیت کو جانئے اور لفظوں کا استعمال احتیاط سے کیجئے۔ اپنے لئے ہمیشہ اچھی دعا کیجئے اور اچھی امید رکھئے۔

ترغیب دعا:۔

''وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ''

(المزمل ۷۳، آیت ۹)

قبضہ اللہ کا:۔

''تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے''

(سورۃ یٰس ۳۶، آیت ۸۳)

دعا کا صلہ:۔

''اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امن والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا'' (ابراہیم ۱۴، آیت ۳۵)

''اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے میرے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں''

(ابراہیم ۱۴، آیت ۳۷)

''اے میرے رب مجھے نماز کا قائم رکھنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا'' (ابراہیم ۱۴، آیت)

دعا سے بگڑی بات بھی بن جاتی ہے۔

Marfat.com

پوشیدہ ریکارڈ:۔

''بے شک ہم مردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں''

(یٰسں ۳۶، آیت:۱۲)

آسمانی فیصلہ:۔

''اور ہم نے اسے حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے ان کافروں کی جڑ کاٹ دی جائے گی''

(الحجر ۱۵، آیت:۶۶)

''تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے'' (الحجر ۱۵، آیت:۷۴)

فیصلہ اللہ کا:۔

''اور ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں'' (سورۃ یٰسں ۳۶، آیت ۴۳)

''تو ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی ان کی شامت کے دنوں میں کہ ہم انہیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی زندگی میں اور بے شک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی'' (حٰم السجدہ ۴۱، آیت:۱۶)

''بے شک ان سے اگلوں نے فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی چنائی کو نیو سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں کی انہیں خبر نہ تھی''

(النحل ۱۶، آیت:۲۶)

مال و دولت پر لفظوں کی برتری:۔

''اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ

Marfat.com

اور مسلمانوں کو اپنی رحمت کے پروں میں لے لو'' (الحجر ۱۵، آیت ۸۷، ۸۸)

اللہ کافی:۔

''بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں'' (الحجر ۱۵، آیت ۹۵)

کمائی کا بدلہ:۔

''اس لئے کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے بے شک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی'' (ابراہیم ۱۴، آیت ۵۱)

حکم سے تخلیق:۔

''جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے''

(النحل ۱۶، آیت ۴۰)

سایہ اور ہر شے سجدہ ریز:۔

''اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جو چیز اللہ نے بنائی ہے اس کی پرچھائیاں داہنے بائیں جھکتی ہیں اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے حضور ذلیل ہیں اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے''

(النحل ۱۶، آیت: ۴۸، ۴۹)

''اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح شام'' (الرا ۱۳: آیت ۱۵)

سعی کا بدلہ:۔

''جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ان کے لئے بھلائی ہے'' (النحل ۱۶، آیت ۳۱)

''وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیئے کا'' (النحل ۱۶، آیت ۳۲)

''کاہے کے انتظار میں ہیں مگر اس کے کہ فرشتے آئیں یا تمہارے ربّ کا عذاب آئے

Marfat.com

ان اگلوں نے بھی ایسا ہی کیا اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے تو ان کی بری کمائیاں ان پر پڑیں اور انہیں گھیر لیا اس نے جس پر ہنستے تھے"

(النحل ۱۶، آیت: ۳۴)

کئی دوسری چیزوں کی طرح فرشتے اللہ کے پوشیدہ لشکروں میں سے ہیں۔ معلوم ہوا دنیا صرف ظاہر تک ہی محدود نہیں بلکہ اس میں بہت کچھ چھپا ہوا بھی ہے۔ جیسے ظاہری چیزوں کا انسانی زندگی میں دخل ہے اسی طرح باطنی مخلوق بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ جیسے ظاہر کا ایک باطن ہے ایسے ہی ایک باطنی نظام ہے۔ اس نظام کا لفظوں سے گہرا تعلق ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب ۔۱۳

موت پر غالب انسان

ایک انسان ایک خاص مقام یا کیفیت میں موت پر غالب ہوتا ہے اگر چہ بظاہر موت دنیا کی ہر شے پر غالب ہے اور زندگی آخر کار اس کے ہاتھوں میں بے بس پرندے کی طرح پھڑ پھڑا کر دم توڑ دیتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ موت سے کس کو رستگاری ہے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ گویا زندگی جس پیرہن میں بھی ہے اسے موت کے دروازے سے گزرنا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس زبردست موت کی حقیقت کیا ہے؟ کیا واقعی یہ انسان سے طاقتور ہے؟ ظاہر میں تو ایسا ہی لگتا ہے مگر ایسا ہے نہیں۔ انسان موت سے برتر ہے اور کوئی کمتر اپنے برتر پر غالب نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ کی حدیث پاک کی روشنی میں انسان کے ہاتھ میں دعا ایسا ہتھیار ہے جو موت کو ٹال دیتا ہے۔ فرمایا موت اور تقدیر کو کوئی شے نہیں ٹال سکتی مگر دعا۔ انسان اور اجل کے تعلق اور مقامات پر غور کرنے سے حدیث پاک کا مفہوم زیادہ اچھی طرح سمجھ آجائے گا۔

انسان اور اجل کا تعلق:۔

عزرائیل شعبہ اجل کا انچارج ہے۔ اجل کا انسان سے ایک تو وہی تعلق ہے جو ہر ذی روح سے ہے کہ دم واپسیں کی خبر دینے والا اور ڈرامے کا ڈراپ سین کرنے والا ہے۔ دوسرا تعلق افسری ماتحتی کا ہے کہ انسان کا مرتبہ زمین و آسمان کے درمیان موجود ہر شے اور فرشتوں سے بالا

Marfat.com

ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔عزرائیل ایک فرشتہ ہے تو سجدہ کرنے والوں میں یہ بھی شامل ہوا۔حضرت عزرائیلؑ سے انبیاء کرام کی گفتگو رہی اور روایتوں میں کبھی کبھی اسے ڈانٹ بھی پڑی۔

ایک روایت ہے کہ جب حضرت عزرائیلؑ حضرت موسیٰؑ کے پاس ان کی جان قبض کرنے کیلئے آئے تو آپ نے غصے میں انہیں تھپڑ مارا کہ ان کی آنکھ ضائع ہوگئی۔حضرت عزرائیل نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ سے کہو کہ کیا اسے ہم سے ملنے کی خواہش نہیں۔جب فرشتے نے یہ بات کہی تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: کیوں نہیں میں اپنے ربّ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کو انسان کی خدمت پر مامور کیا ہے۔

''کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں'' (سورۃ لقمان، آیت: ۲۰)

حضرت یعقوبؑ اور عزرائیل:۔

حضرت یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے بہت ہی لاڈلے بیٹے تھے۔آپؑ بے انتہا حسین تھے۔حضرت یوسفؑ نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر میں حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بادشاہت دے گا اور باتوں کا علم سکھائے گا۔جب حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے حضرت یعقوب سے جدا کر دیا تو آپ ان کے غم میں ہر وقت روتے رہتے۔اگرچہ آپؑ کو یہ بھی یقین تھا کہ یوسفؑ جہاں بھی ہیں زندہ ہیں۔ان سے ملنے کی توقع بھی رکھتے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حضرت یوسفؑ کا خواب برحق ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔لیکن شدت غم اور اضطراب کا یہ عالم تھا کہ کبھی کبھی سوچتے کہ شاید......اور آخر اسی بے چینی کے عالم میں ایک روایت کے مطابق آپ نے حضرت ملک الموت سے دریافت کیا کہ کیا تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے۔انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔اس سے بھی آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا۔

Marfat.com

جب بن یامین بھی جدا ہو گئے تو دل کی بے قراری بہت بڑھ گئی۔ آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ۔ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

حضرت باقی باللہؒ:۔

حضرت باقی باللہ سے کسی نے پوچھا کہ باقی باللہ کا مطلب اللہ کے ساتھ باقی ہونا ہے اور ہر انسان کو مرنا ہے تو پھر آپ خود کو باقی باللہ کیوں کہلواتے ہیں۔ آپ نے مسکرا کر جواب دیا کہ اس سوال کا جواب وہ دے گا جو ہماری نماز جنازہ پڑھائے گا۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو لوگ میدان میں جنازہ رکھ کر وصیت کے مطابق اس شخص کا انتظار کرنے لگے جسے نماز جنازہ پڑھانے کیلئے آنا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک نقاب پوش گھڑ سوار سرپٹ گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور نیچے اتر کر نماز جنازہ پڑھائی۔ جب وہ نماز جنازہ پڑھا کر جانے لگا تو حضرت باقی باللہ سے سوال پوچھنے والے نے آگے بڑھ کر اس نقاب پوش کے گھوڑے کی لگام تھام کر ادب سے کہا کہ حضور مجھ سے حضرت باقی باللہ نے فرمایا تھا کہ آپ میرے سوال کا جواب دیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ........ ...؟ ابھی وہ اپنا سوال مکمل نہ کرنے پائے تھے کہ گھڑ سوار نے اپنے چہرے سے تھوڑا سا نقاب اٹھایا اور پھر چہرے پر نقاب ڈال کو گھوڑے کو ایڑ لگا دی اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ وہ شخص حیرت کی تصویر بنا جانے والے کو دیکھتا رہا کہ وہ خود حضرت باقی باللہ ہی تھے۔ جس کی نماز پڑھی گئی اور جس نے نماز پڑھائی دونوں ایک ہی تھے۔

عاشق الٰہی:۔

کسی صاحب نے ایک عاشق ذات حق سے پوچھا کہ اللہ کا عاشق ہونا اچھا ہے یا معشوق ہونا۔ اس نے کہا کل آنا۔ وہ شخص اگلے دن آیا تو دیکھا کہ وہ فقیر مرا ہوا ہے اور لوگ اس کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ بحث یہ تھی کہ یہ لاوارث ہے اس کی تدفین کا کوئی بندوبست کیا جائے تو کیسے۔ کسی نے کہا کہ تم اس کا حال نہیں دیکھتے؟ لگتا ہے یہ ساری زندگی غسل کی نیت

Marfat.com

سے پانی کے قریب نہیں گیا تو اب اسے غسل کیا دینا۔اس کی نماز جنازہ پڑھا کر اسے ایسے ہی دفن کردو۔جواب میں کسی نے کہا کہ اسے کبھی کسی نے نماز پڑھتے دیکھا ہے تو کئی آوازیں ایک ساتھ آئیں کہ اس نے نماز کی نیت سے کبھی مسجد کا منہ نہیں دیکھا ہوگا۔کئی بولے کہ کبھی ہم نے اسے نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ایک آواز آئی کہ جب اس نے ساری عمر نماز نہیں پڑھی تو اب مرنے کے بعد اس کی نماز کیا پڑھانا۔اسے کسی کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دو۔جب لوگ اسے پھینک کر چلے گئے تو وہ آدمی اس کے قریب آیا اور کہنے لگا کہ تو نے تو مجھے آج میرے سوال کا جواب دینے کیلئے بلایا تھا۔شاید تیرے پاس میرے سوال کا جواب نہیں تھا۔اگر تیرے پاس میرے سوال کا جواب نہیں تھا تو پھر مجھے جھوٹ بول کر بلایا کیوں تھا۔یہ کہہ کر وہ جانے کیلئے مڑا تو اس عاشق حق کی آواز آئی کہ کیا تجھے ابھی تیرے سوال کا جواب نہیں ملا؟ تو نے دیکھا نہیں کہ عاشقوں کا حال کیا ہوتا ہے۔اگر ہمت ہے تو عاشق بن، رہی معشوق کی بات تو یہ منزل بھی اتنی آسان نہیں۔دونوں کیلئے دنیا سے ہاتھ اٹھانا پڑتا ہے۔محب اور محبوب دونوں میں جان مارنا پڑتی ہے۔

مردہ زندہ ہو گیا:۔

دو مسافر ایک جنگل میں سفر کر رہے تھے۔دونوں ایک دوسرے کیلئے اجنبی تھے۔صرف مسافرت کا ساتھ تھا۔شام کا وقت تھا۔عین غروب آفتاب اور نماز مغرب کے قریب ان میں سے ایک مر گیا۔دوسرا مسافر بڑا پریشان ہوا کہ ادھر نماز کا وقت ہے۔پانی نزدیک دکھائی نہیں دیتا۔ایسے میں اس کے کفن دفن کے بندوبست کیلئے کس کو بلاؤں۔وضو کیلئے پانی کی تلاش کیلئے اسے چھوڑ کر کیسے جاؤں، جنگل کا معاملہ ہے۔کوئی جنگلی درندہ ادھر آنکلا تو۔وہ ان سوچوں میں الجھا ہوا تھا کہ مرنے والے مسافر نے اٹھ کر کہا کہ بھائی اتنے پریشان کیوں ہو تم اپنے کام نپٹا لو ہم تو پھر مر لیں گے۔یہ واقعہ زندگی اور موت کے بارے میں نئی سوچ کو دعوت دیتا ہے۔

موت کو شکست:۔

میلوں کے محیط میں پھیلا ہوا ایسا الاؤ جس میں گر کر انسان کی راکھ کا ملنا بھی مشکل ہو،

Marfat.com

تپش کا یہ عالم ہو کہ ہزاروں میٹر دور تک اڑنے والے پرندے کباب ہو رہے ہوں، اس حال میں کسی انسان کا الاؤ کے عین بیچ میں گر کر زندہ بچنا کیا ممکن ہو سکتا ہے؟ جس سے بھی یہ سوال کیا جائے گا اس کا یہی جواب ہوگا کہ یہ یقینی موت کا پیغام ہے۔ ایسے موت کے الاؤ میں گر کر زندہ بچ نکلنا کیا موت کو شکست دینا نہیں۔ ہاں ایسے ہی ایک الاؤ میں جب حضرت ابراہیمؑ کو ڈالا گیا تو آپ نہ خوف زدہ تھے نہ پریشان، اس لئے کہ آپ جانتے تھے کہ اللہ کے حکم کے بغیر آگ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ آپ نے بڑے اطمینان سے کہا کہ میرے لئے میرا اللہ کافی ہے۔ اللہ نے اپنے خلیل کی بات سنی تو فوراً آگ کو حکم دیا:

''ہم نے حکم دے دیا کہ اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور ذریعہ سلامتی بن جا''

(القرآن)

آگ یہ فرمان سن کر ٹھنڈی ہوئی اور میدان میں آگ کے الاؤ کی جگہ ایک چمن زار لہلہانے لگا۔

عظیم تحفہ:۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا گیا تو آپؑ نے کہا:

''حسبنا اللہ ونعم الوکیل''

کسی بھی مشکل کام کیلئے کوئی دو رکعت نماز حاجت کی نیت کرے اور ہر رکعت میں اس آیت کو ۴۵۰ بار پڑھے تو چند دن میں کام آسان ہو۔ مجرب ہے۔ ۹۰۰ بار یا نو تسبیحات کا ورد رکھے اور اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ ہر مشکل کیلئے مجرب ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ میرے باپ ابراہیمؑ کی تسبیح ہے۔ آپ ﷺ کے اس فرمان میں اس آیت کریمہ کی خاص اہمیت کی طرف اشارہ ہے۔

پرندے زندہ ہو گئے:۔

حضرت ابراہیمؑ نے چار پرندے لئے۔ انہیں ذبح کر کے ان کا گوشت آپس میں ملا

Marfat.com

دیا۔اس گوشت کو چار ڈھیریوں میں چار جگہ دور دور رکھا۔پھر ان پرندوں کو آواز دی۔چاروں پرندوں کا گوشت دوڑتا ہوا ان کے پاس آیا اور زندہ ہو کر چار پرندے بن گئے جیسے پہلے تھے۔

موت نے زندگی اگل دی:۔

کوئی دیو ہیکل مچھلی کسی انسان کو نگل جائے اور یہ شکار اسے دریا کے عین بیچ ملا ہو تو شکار ہونے والا انسان اس کے پیٹ میں کنارے تک پہنچتے پہنچتے زندہ رہ سکے گا۔شکار کو سالم نگلنے والے دریائی جانور ایک دو پلٹیوں میں اس کا قیمہ بنا دیتے ہیں۔یہی ان کا طریق ہضم ہے۔یہ حادثہ حضرت یونسؑ کے ساتھ ہوا۔ایک مچھلی نے آپؑ کو شکار سمجھ کر نگل لیا۔نگلتے ہی مچھلی کو ایسا لگا جیسے اس کے پیٹ میں آگ کا الاؤ بھڑک اٹھا ہو۔وہ بہت بے چین ہوئی اور ادھر ادھر چکر لگانے لگی۔تین دن اور تین رات تک وہ اس حال میں رہی، جب یہ آگ کم نہ ہوئی تو اس نے کنارے پر آ کر اپنے شکار کو باہر نکال پھینکنا ہی مناسب سمجھا۔مچھلی اپنے پیٹ میں لگی آگ کے سبب کو باہر نکال پھینکنا چاہتی تھی۔ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ وہ اسے وہیں کہیں دریا میں پیٹ سے نکال کر پانی کی لہروں کے حوالے کر دیتی مگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ وہ اسے اگلنے کیلئے دریا کے کنارے پر آئی اور پانی سے دور خشکی پر اگلا۔کیا یہ واقعہ اس دنیا اور اس کے نظام کے بارے میں ایک خاص انداز میں سوچنے کی دعوت نہیں دیتا۔

مشکلات کا حل:۔

جب حضرت یونس کو مچھلی نے نگلا تو آپ نے عرض کی:

''لا الہ الا انت سبحٰنک انی کنتُ من الظٰلمین''

یہ وہ آیہ مبارک ہے جس کی تلاوت آپؑ نے مچھلی کے پیٹ میں کی۔اہل علم حضرات اس آیت کو بہت مشکل کاموں اور ٹی بی جیسی خوفناک بیماریوں سے نجات کیلئے آج بھی تفویض کرتے ہیں۔ایک جماعت کی شکل میں یا اکیلے ایک لاکھ کی تعداد میں پڑھنا کسی بھی کام کیلئے مجرب ہے۔اس آیت کا چلہ کرنا ہو تو پانی میں یا دریا کے کنارے کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

تا قیامت زندگی:۔

حضرت خضر علیہ السلام نے آب حیات کا پیالہ پیا اور امر ہو گئے۔موت انہیں قیامت سے پہلے چھو بھی نہیں سکتی۔گویا آب حیات کی صورت میں زمین پر موت کا توڑ موجود ہے۔انسان اس دنیا کا خلاصہ ہے تو انسان کے اندر بھی چشمہ آب حیات موجود ہے۔بات کھوجنے کی ہے اور جو کھوج لیتے ہیں وہ مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔قرآن میں کائنات کی ہر شے کا بیان ہے تو یقینی بات ہے کہ چشمہ آب حیات کا ذکر بھی ضرور ہو گا۔اس کا مطلب ہے کہ قرآن میں کوئی آیت یا کوئی صورت آب حیات کی تاثیر رکھتی ہے،بات کھوجنے کی ہے۔جس کے ہاتھ یہ نسخہ آ گیا،اس کیلئے موت کی کیا حقیقت ہے اور زندگی بھی اپنے رب کی رضا سے الگ کس کام کی۔ایسے لوگ دنیا سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔

انسان کا موت پر غالب ہونا یوں بھی ہے کہ موت حضرت عزرائیل کے تابع ہے، حضرت عزرائیل ایک فرشتہ ہے اور سب فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر کے ان کی افسری تسلیم کی ہے کہ آدم کا علم فرشتوں سے زیادہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے کچھ چیزیں پیش کیں اور پوچھا ان کے نام بتاؤ:

''اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے پھر سب (اشیاء کو) کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے،فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب (اشیاء کے) نام جب اس نے (یعنی آدم نے) انہیں سب کے نام بتا دئے فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا'' (البقرۃ ۲،آیت ۳۱ تا ۳۴)

تمام فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا اور ان میں موت کا فرشتہ عزرائیلؑ بھی تھا۔

Marfat.com

[illegible]

[illegible] حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے [illegible]

Marfat.com

دل بیدار کو تحفہ:۔

انسان موت اور تقدیر پر کیسے غالب آتا ہے، اس راز کی طرف قرآن شریف میں کھلے اشارے دیئے گئے ہیں۔ راہ کی پہچان کیلئے ہم یہاں کچھ آیات درج کرتے ہیں۔

''یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں'' (ص آیۃ:۲۹)

''روشن کتاب کی قسم ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو اور بے شک وہ اصل کتاب میں ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے'' (الزخرف آیۃ:۲ تا ۴)

''یوم تاتی کل نفس تجادل عن نفسھا (النحل ۱۶، آیت:۱۱۱)

جس دن ہر جان اپنی جان سے جھگڑتی آئے گی

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ جھگڑا روح اور جان میں ہوگا۔

انسان کی واپسی کے وقت موت آسمانوں کے طویل سفر کیلئے تیز ترین سواری ہے۔

''بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے انہیں بے حد ثواب ہے'' (التین ۹۵، آیت:۴ تا ۶)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ نیچی حالت سے مقام احسن تک واپسی کیلئے اچھے کام کرنا ضروری ہے۔ احسن تقویم کی طرف واپسی کے سفر کو صوفیاء کرام سلوک کا سفر اور مقامات سفر کو راہ سلوک کہتے ہیں۔ مقام احسن موت اور تقدیر پر غلبے کا مقام ہے۔ اہل دل اور اہل نظر کیلئے اتنی کھلی بات کافی ہے، جو اس کے اہل نہیں انہیں سمجھانا بھی نہ چاہیئے۔

خاصاں دی گل عاماں اگے روا نئیں آکرنی
مٹھی کھیر پکا محمد کتیاں اگے دھرنی

☆☆☆

Marfat.com

باب:۱۴

دعا کی باتیں

جو ہوتا ہے وہ ایک کتاب میں پہلے سے لکھا ہوا ہے اور وہ مادی سعی و وسائل سے بدلا نہیں جاسکتا۔اس کی تبدیلی کیلئے دعا ہی ایک کارآمد ہتھیار ہے۔

''نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں بے شک یہ اللہ کو آسان ہے'' (الحدید، آیت:۲۲)

یہی لکھت وہ تقدیر ہے جو نازل ہوتی ہے اور جسے بہر حال ہونا ہے۔اس تقدیر کو لینے کیلئے سعی ہے اور بدلنے کیلئے دعا ہے۔

دعا کا مطلب اگر کچھ من پسند مقصد حاصل کرنا ہے تو ہر وہ عمل دعا میں شمار ہو جاتا ہے جو اس مقصد کو پورا کرتا ہے۔دعا کا متضاد بد دعا ہے۔

دعا یکسوئی اور یقین سے مانگی جائے، دعا تین بار دہرائی جائے۔دعا کے بعد تین بار آمین کہا جائے۔دعا مانگتے رہو جب تک کام نہ ہو جائے۔اگر مشکل کو آگ سے تشبیہ دی جائے اور دعا کو پانی سے تو اس وقت تک پانی ڈالتے رہو جب تک آگ بجھ نہ جائے۔سعی و عمل کے ساتھ دعا مانگنا نہ بھولو۔دعا کی کاٹ دعا کے سوا اور کچھ نہیں۔دعا مانگنا اللہ کو پسند ہے۔دعا عاجزی کا اظہار ہے اور عاجزی اللہ کو پسند ہے۔ہر دعا قبول ہوتی ہے۔دعا کا قبول ہونا کئی طرح سے ہے

Marfat.com

پہلی صورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مانگا عطا کیا گیا، دوسری صورت یہ کہ تیری دعا قبول کی مگر عطا کا وقت اور ہے، تیسری صورت یہ ہے کہ دعا قبول کی مگر یہ کہ تیرے لئے اس سے زیادہ بہتر بدلہ ہے۔

دعا ادب اور عاجزی سے مانگی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی اور اپنی عاجزی کا احساس پیش نظر رہے۔ یقین ہو کہ وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور اس کے مقابلے میں دنیا کی کوئی طاقت کچھ نہیں کر سکتی۔ ستر ماؤں کے دل میں اولاد کیلئے جتنی محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سے کہیں زیادہ محبت کرتا ہے۔ دعا کچھ لینے کیلئے سعی ہے تو اچھا بولنا، اچھا سوچنا، اچھا کرنا بھی دعا ہے۔ اپنے یا کسی کیلئے بری بات کہنا، سوچنا، بد دعا ہے۔ کہنے، کرنے اور سوچنے کو اگر دعا اور بد دعا کہا جائے جو کہ سچ بھی ہے تو دعا اور بد دعا کی بہت سی صورتیں ہیں کہ ہمارے نزدیک دعا ایک کیفیت کا نام ہے اور ہر کیفیت کا اپنا ایک مزاج اور اثر ہے:

۱۔ خوش ہونا اپنے لئے دعا کی ایک قسم ہے اگر کسی نے کسی کو خوش کیا تو گویا اس نے اس کی دعا لی چاہے وہ زبان سے کچھ نہ کہے۔

۲۔ جس نے کسی کو دکھ دیا اس نے گویا اس کی بد دعا لی چاہے وہ زبان سے کچھ نہ کہے۔

۳۔ امید دعا کی ایک قسم اور کامیابی کیلئے پہلا قدم ہے۔

۴۔ مایوسی ناکامی کی طرف پہلا قدم ہے۔

۵۔ جس نے کوئی مثبت کام کیا اس نے اپنے لئے بھلائی لی۔

۶۔ جس نے منفی کام کیا اس نے اپنے لئے بھلائی سے محرومی لی۔

۷۔ کامیابی کا یقین کامیابی کی دعا ہے۔

۸۔ تذبذب ناکامی کی طرف پہلا قدم ہے۔

۹۔ کسی کیلئے اچھا احساس اس کیلئے دعا ہے۔

۱۰۔ کسی سے ناراضگی اس کیلئے بد دعا کی طرح ہے۔

Marfat.com

۱۱۔ خود پر غصہ آنا خود کو بد دعا دینا ہے۔

۱۲۔ دوسرے پر غصہ آنا دوسرے کو بد دعا دینا ہے۔

۱۳۔ دوسرے کیلئے برا سوچنا یا برا کرنا اپنے لئے برا کرنا ہے۔

۱۴۔ دھوکا، فریب، جعل سازی، سامنے یا پیٹھ پیچھے کسی کی ناحق برائی، غیبت، طنز، تذلیل، تحقیر، ناپسندیدہ مذاق، کسی سے حسد، بغض اور اسی طرح کے دوسرے افعال کا پوشیدہ ردعمل ہوتا ہے جسے قدرت کا قانون کہتے ہیں۔ ہم جو بھی کرتے ہیں وہ دعا کی ایک صورت ہے اور اس کی جزا اور سزا ہے۔ ہر سوچ، ہر لفظ، ہر عمل، ہر کام جو نتائج پر اثر انداز ہو دعا کی کسی قسم میں شمار ہوتا ہے۔ دعا کا مطلب اپنے لئے کچھ مانگنا ہے۔ اپنے لئے ہمیشہ اچھا مانگیں، کسی حال میں بھی اپنے لئے بد دعا نہ کریں۔ ہمارا ہر روّیہ دعا یا بد دعا کی طرح ہے اور وہ ہماری کامیابی اور ناکامی، کاروبار، صحت، تعلقات اور دوسرے تمام معمولات زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ دوسروں کی دعا لینا بڑی بھلائی اور کامیابی کی بات ہے۔ ایک بار اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ جو دعا ایسی زبان سے مانگی جائے جس نے گناہ نہ کیا ہو، قبول ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی: یا اللہ وہ زبان کس کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی جو تیرے لئے دعا کرتا ہے کہ تو نے اس کی زبان سے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کا قانون ہے جو حضرت موسیٰ پر کھولا گیا۔ بھلائی کرو گے تو دعا ملے گی۔

صدقہ اور دعا:۔

''کیا انہیں خبر نہیں اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے'' (سورہ توبہ، ۱۰۴)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: وقال ربکم ادعونی استجب لکم ''مجھ سے دعا مانگو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔''

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ)

Marfat.com

ایک جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی چیز اور کوئی عمل، دعا سے زیادہ عزیز نہیں۔''

(ترمذی، معارف الحدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''دعا تقدیر کو پھیرتی ہے اور نیکی عمر کو زیادہ کرتی ہے''۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''دعا عبادت کا مغز ہے۔'' (ترمذی، مشکوٰۃ)

دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے، آسمان وزمین کا نور ہے۔'' (حاکم)

''جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

''بلا اور آفت اوپر سے اترتی ہے اور دعا نیچے سے اوپر جاتی ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان دعا اس نازل ہونے والی بلا کو روک لیتی ہے۔ پھر یہ دونوں چیزیں قیامت تک آپس میں الجھتی رہتی ہیں۔'' (حاکم)

حدیث پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''جو بندہ یہ چاہتا ہے کہ میں رنج ومصیبت کے اس وقت میں اس کی دعا قبول کروں تو اس کو چاہئے کہ راحت وآرام کے وقت بھی مجھ سے دعا کیا کرے۔'' (ترمذی)

سب سے زیادہ پسندیدہ دعا:۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''تم میں سے جس شخص کو دعا کی توفیق مل گئی، سمجھو کہ اس کیلئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔ خدا تعالیٰ کو تمام دعاؤں میں سب سے زیادہ عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ دعا ہر حالت میں نفع دیتی ہے، پس اے اللہ کے بندو! دعا کیا کرو۔'' (ترمذی)

جان کا صدقہ دینے سے موت ٹل جاتی ہے یوں صدقہ بھی دعا کی ایک طرز ہوئی۔

ارشاد نبویؐ ہے کہ جب لوگ دعا مانگنا کم کریں گے تو مصائب نازل ہوں گے۔ ☆☆

Marfat.com

باب ۔۱۵

لفظ اور عجائبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعداد:۷۸۶

بسم اللہ کی فضیلت: اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر صحیفے اور کتابیں نازل کیں جن کی تعداد ۱۰۴ ہے۔ان میں سے ۶۰ صحیفے حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام پر ۳۰ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ۱۰ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہونے سے پہلے نازل ہوئے۔ان کے علاوہ چار بڑی کتابیں نازل ہوئیں:

۱۔زبور شریف حضرت سیدنا داؤد علیہ الصلوۃ والسلام پر

۲۔توریت شریف حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر

۳۔انجیل مقدس حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر

۴۔قرآن مجید تاجدار عالم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ کے قول کے مطابق ان تمام کتابوں اور جملہ صحائف کا متن اور مضامین قرآن مجید میں موجود ہیں اور سارے قرآن مجید کا مضمون سورۃ فاتحہ میں موجود ہے اور سورۃ فاتحہ کا سارا مضمون بسم اللہ شریف میں موجود ہے اور بسم اللہ شریف کا سارا مضمون اس کے

Marfat.com

حرف ''ب'' میں موجود ہے اور ''ب'' کا سارا مضمون اس کے نقطہ میں موجود ہے۔ یہ وہ نقطہ ہے کہ جسے سمجھ آیا وہ باقی علوم سے بے نیاز ہوا۔ جیسے کسی بزرگ کا کہنا ہے کہ:

علموں بس کریں چایار اکو الف مینوں درکار

مشکل کا حل:۔

ہمارے جاننے والی ایک عورت نے بتایا کہ وہ ایک مسئلہ کی وجہ سے پریشان تھی۔ ایک بزرگ نے انہیں بتایا کہ قرآن پاک کو اس طرح ختم کرو کہ اس کی ہر سطر پر انگلی پھیرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے جاؤ۔ اس طرح ایک قرآن ختم کرنے سے مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے ایسا ہی کیا اور میرا کام ہو گیا۔

رزق میں برکت:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو روزانہ ۷۸۶ بار پڑھتے رہنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

سوجن اور گلٹی کا علاج:۔

بیری کے سات سبز پتے لے کر ان پر ہر ایک پتے پر سات سات بار بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کریں۔ یوں یہ انچاس (۴۹) بار ہوئے۔ ان ساتوں پتوں کو ورم یا گلٹی پر پھیر کر کسی پاک پتھر کے نیچے دبا دیں۔ جوں جوں وہ پتے سوکھتے جائیں گے سوجن یا گلٹی ختم ہوتی جائے گی۔

جادو کا علاج:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تین تسبیح پڑھ کر سحر زدہ پر دم کرو۔ سحر ختم ہو جائے گا۔

ہر کام میں برکت:۔

بسم اللہ پڑھ کر کام شروع کرو برکت ہوگی۔ ناجائز کام بسم اللہ پڑھ کر شروع نہ کرو۔

موت کی تلخی سے نجات:۔

ایک شخص نے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے سنا۔ اس کے دل میں اس کی لذت اتر گئی۔ اس نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ ہم دو چیزوں کو جمع نہ کریں گے: ''اللہ کے نام کی لذت اور موت کی تلخی''۔ مرنے کے بعد اسے بخش دیا گیا۔ اللہ کی رحمت بہانے تلاش کرتی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ کے عجائبات:۔

ایک یہودی لڑکی نے بسم اللہ کے فضائل سنے تو وہ مسلمان ہوگئی اور کثرت سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کرنے لگی۔اس کے ماں باپ کو معلوم ہوا تو بہت ناراض ہوئے۔انہوں نے سوچا کہ اگر بادشاہ کو یہ خبر ہوگئی کہ اس کے وزیر کی لڑکی مسلمان ہوگئی ہے تو وہ ضرور کوئی سزا دے گا۔اسی خوف سے انہوں نے لڑکی کو اسلام چھوڑنے پر سے مجبور کیا۔جب کوئی ظلم کام نہ آیا تو فیصلہ کیا کہ کسی بہانے سے اسے ماردیا جائے۔چنانچہ باپ نے ایک دن بادشاہ کی مہر کی انگوٹھی جو اس کے پاس رہتی تھی اپنی لڑکی کو دی۔اس نے بسم اللہ شریف پڑھ کر انگوٹھی لے کر جیب میں ڈال لی۔رات کو جب لڑکی سوگئی تو اس کے باپ نے انگوٹھی اس کی جیب سے نکال کر دریا میں پھینک دی۔ایک مچھلی نے وہ انگوٹھی نگل لی۔صبح کو ایک ماہی گیر نے جال ڈالا،اتفاق سے وہی مچھلی جال میں پھنس گئی۔شکاری نے لاکر وزیر صاحب کو پیش کردی۔وزیر نے مچھلی پکانے کیلئے لڑکی کو دی۔لڑکی نے بسم اللہ کہہ کر مچھلی لی اور بسم اللہ کہہ کر جب اس کا پیٹ چاک کیا تو وہ انگوٹھی مچھلی کے پیٹ سے نکلی۔اس نے پھر بسم اللہ پڑھ کر جیب میں ڈال لی اور مچھلی پکا کر باپ کے آگے رکھ دی۔جب وزیر دربار جانے لگا تو اس نے بیٹی سے انگوٹھی مانگی۔بیٹی نے بسم اللہ پڑھ کر جیب سے انگوٹھی نکالی اور باپ کو دے دی۔باپ انگوٹھی دیکھ کر حیران گیا۔

کوڑھ کا علاج:۔ حضرت ایوبؑ کے جسم سے کوڑھ پھوٹ پڑی تھی۔گاؤں والوں نے آپؑ کو باہر نکال دیا تھا۔ایک بیوی کے سوا سب اہل خانہ مرچکے تھے۔بیوی مزدوری کرتی اور دیکھ بھال کرتی۔برسوں اسی طرح گزر گئے،پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے شفا دے۔آپؑ نے اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے کہا:"اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن"

اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو شفا عطا فرمائی اور پہلے سے زیادہ اولاد اور دولت عطا فرمائی۔

زہر کا علاج:۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک خوفناک سانپ کو پکڑنے کی کوشش کررہا ہے۔اس سانپ نے عرض کی:یا نبی اللہ اس سے فرما دیجئے کہ مجھ میں بڑا

Marfat.com

قاتل زہر ہے۔ آپ نے اس کو منع کیا مگر وہ نہ مانا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپسی پر پھر وہاں سے گزرے تو اس شخص سے پوچھا کہ کیا تو نے سانپ پکڑ لیا ہے۔ یہ کہہ کر سانپ پر نظر گئی تو اس نے شرم سے اپنا منہ چھپا لیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ یہ اپنی طاقت سے مجھ پر غالب نہیں آیا بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بدولت مجھ پر غالب آیا۔ بسم اللہ شریف نے میرا زہر باطل کر دیا۔

نام محمد ﷺ: ۔ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا، اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا۔

روایت ہے کہ ملائکہ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کسی کا نام محمد یا احمد ہے۔

جن مشوروں میں اس نام کا آدمی شریک ہو ان میں برکت رکھی جاتی ہے۔

اسم اعظم: اللہ تعالیٰ کا ہر اسم، اسم اعظم ہے۔ جس کا ورد کر لو وہی کافی ہے۔ ویسے بزرگوں نے اسم اللہ، اللہ الصمد، یا حی یا قیوم، یا ظاہر یا باطن اور کئی دوسرے اسماء کو اسم اعظم کہا ہے۔

عجائبات اسمائے الٰہی

یا ھُو :۱۱

جہنم کی آگ حرام ہو: ۔اگر کوئی روزانہ ۲۹ مرتبہ ''ھو'' کہے تو جہنم کی آگ اس پر حرام ہو جائے۔

حشر میں دل مطمئن ہو:۔

اگر کسی کا دل حشر کے خوف سے لرزتا ہو تو ''اللہ ھو'' کا ذکر کرے، حشر میں مطمئن ہو گا۔

تسخیر عالم:۔

اگر کوئی ایک مجلس میں بارہ ہزار بار ''یا اللہ یا ھو'' کہے کہ جن و انس، وحوش و طیور و جملہ مخلوق مسخر و مطیع ہو اور محبت کرے۔ اس کے ذاکر پر علوم مخفی اور اشیاء کے خواص ظاہر ہونے لگیں۔

یا اللہ :٦٦

مستجاب الدعوات: ۔اگر کوئی شخص روزانہ ۱۰۰۰ بار یا اللہ پڑھے تو مستجاب الدعوات ہو

Marfat.com

جائے۔

صاحب کشف ہو:۔

اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو بار اللہ پڑھتا رہے وہ صاحب کشف و صاحب باطن ہو۔

ہر مقصد کیلئے:۔

جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد کسی سے بات کی جائے نہ کوئی اور کام۔ قبلہ شریف کی طرف منہ کرکے بیٹھا رہے اور آنکھیں بند ذہن خالی کرکے یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم پڑھتا رہے۔ جب سورج غروب ہو جائے دعا مانگ کر مغرب کی نماز ادا کرے۔ انشاء اللہ مقصد پورا ہو۔

اللہ الصمد:۲۳۱

ہر مقصد کیلئے:۔ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ ایک ہزار بار اَللہُ الصَّمد پڑھے۔

یا رحمٰن:۲۹۸

سستی اور غفلت کا علاج:۔ جو لوگ دین اور دنیا میں سستی کی وجہ سے کوتاہی کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یا رحمٰن کا ورد کریں۔ انشاء اللہ سستی اور غفلت دور ہوگی۔

پڑھائی میں دل لگے:۔ جو بچے پڑھائی سے بھاگتے ہوں یا پڑھائی میں ان کا دل نہ لگتا ہو انہیں پانچ وقت پانی پر دم کرکے پلائیں۔ انشاء اللہ پڑھائی کی طرف مائل ہوں گے۔

دل روشن ہو:۔

نماز فجر کے بعد ۲۹۸ بار یا رحمٰن پڑھے تو دل روشن ہو، بے حساب رحمتیں نازل ہوں۔

صاحب کشف ہو:۔

اگر چالیس روز تک پاک صاف ہو کر باوضو، خوشبو لگا کر، توجہ کے ساتھ روزانہ دو ہزار پانچ سو مرتبہ (۲۵۰۰) یا رحمٰن پڑھے تو صاحب کشف ہو اور عجیب و غریب اسرار مشاہدہ کرے۔

مرگی کا علاج:۔

۴۰ مرتبہ ایک سانس میں پڑھ کر مرگی والے کے کان میں دم کرے تو فوراً ہوش آئے۔

Marfat.com

یارحیم: ۲۵۸

تسخیر اور دولت:۔ روزانہ ۵۰۰ مرتبہ اسم یارحیم کا ورد کرے تو مخلوق مسخر ہو اور دولت مند ہو۔

ایمان پر خاتمہ:۔ اسم یارحیم کو روزانہ ۲۵۸ مرتبہ پڑھیں تو ایمان پر خاتمہ ہو، سکرات، قبر، اور پل صراط کی منزلیں آسان ہوں۔

یاقدُّوس: ۱۷۰

معصیت سے نجات:۔

زوال کے وقت یاقدوس کو ۱۷۰ مرتبہ پڑھنے سے دل گناہوں سے پاک اور روشن ہو۔

ملکوتی صفات:۔ نماز جمعہ کے بعد ''سبوح قدوس'' روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائیں تو ملکوتی صفات پیدا ہو جائیں۔

نظر بندی کیلئے:۔ جب طاقتور دشمن کے خوف سے اس کے سوا چارہ نہ رہے کہ انسان بھاگ کر جان بچائے تو اسم یاقدوس کو کثرت سے پڑھے۔ اس کے اور اس کے دشمن کے درمیان ایک حصار قائم ہو جائے گا کہ دشمن اس تک نہ پہنچ سکے گا یا دشمن کی نظریں اسے دیکھ نہیں سکیں گی۔

یاسلامُ: ۱۳۱

برے کاموں سے محفوظ:۔ اس اسم کا ذکر کرنے والا افعال قبیح سے محفوظ رہتا ہے۔

ذہانت کیلئے:۔ نماز فجر کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھنے سے ذہن تیز ہوتا ہے اور قوت حافظہ بڑھتی ہے۔ لوگوں کی زبان پر اس اسم کے عامل کی سخاوت اور علم کے چرچے ہوتے ہیں۔ ہر کوئی اس کی تعریف کرتا ہے۔

بیماری سے شفا:۔ ''یاسلام یااللہ'' پڑھ کر مریض پر دم کریں انشاءاللہ شفا ہو۔ اگر مرض شدید ہو تو مریض کے سرہانے بیٹھ کر اس طرح پڑھیں کہ تسبیح مریض کے سر سے چھوتی رہے۔ جب تسبیح پوری ہو جائے تو اسے مریض کے سرہانے کے نیچے رکھ دیں۔ دوسرے دن اسی وقت (کوشش کرے کہ اسی وقت یا کچھ دیر پہلے) سرہانے کے نیچے سے تسبیح نکال کر اسی طرح پڑھے اور تسبیح

Marfat.com

مکمل ہونے کے بعد اسی طرح تسبیح کو سرہانے کے نیچے رکھ دے۔اسی طرح تین دن یا تین رات یہ عمل کرے اور تسبیح کو صحت ہونے تک مریض کے سرہانے ہی رکھی رہنے دے۔انشاءاللہ پہلے دن سے افاقہ ہونا شروع ہو جائے گا۔

ہر مشکل کیلئے:۔ رات کے وقت تنہائی میں خلوص دل سے دو رکعت نماز پڑھے اور نہایت یکسوئی کیساتھ سلام قولاً من رب الرحیم کھڑے ہو کر پڑھے۔انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔

برائے تسخیر:۔ چالیس دن تک روزانہ تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھ کر سلام قولاً من رّب الرحیم پڑھے ظاہری باطنی علم حاصل ہوں اور مخلوق مسخر ہو۔

یا مومنُ:۱۳۶

لوگ برائی نہ کریں:۔ جو کوئی اس اسم کو ۱۱۳۲ مرتبہ پڑھتا رہے تو امراض خبیثہ سے محفوظ رہے، لوگ اس کی برائی اور غیبت نہ کریں۔اس کا عامل اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

انوار معرفت:۔ یکسوئی کے ساتھ روزانہ ایک ہزار ایک سو بتیس مرتبہ زبان اور قلب کے ساتھ ''یا مومن'' کا ذکر کرے تو اکتالیس دن گزرنے کے بعد ذاکر کا دل نور معرفت سے منور ہو جائے گا۔ جو اسے دیکھے ایمان لائے اور گناہوں سے توبہ کرے۔

یا مہیمنُ:۱۴۵

صاحب ہیبت وعظمت:۔ ۱۴۵ بار اس اسم کا ذکر کرنے والا صاحب ہیبت وعظمت ہوتا ہے۔ دشمنوں کے دل پر اس کا رعب طاری رہتا ہے۔صاحب تسخیر ہوتا ہے۔سخت سے سخت دل اس کے آگے موم ہو جاتا ہے مشکل کام اس کیلئے آسان ہو جاتے ہیں۔اس میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ایسا شخص کسی کا برا نہیں کرتا، نہ کوئی اس کا برا کرتا ہے۔اس کا عامل اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔

یا عزیزُ:۹۴

صاحب توکل ہو:۔ اس اسم کا ذکر کرنے والا اللہ پر توکل کرنے والا ہو جاتا ہے۔نماز فجر کے بعد سو بار اس اسم کا پڑھنا خاندان قادریہ کا معمول رہا ہے۔

Marfat.com

یا جبار یا قہار: ۲۰۶، ۳۰۶

دشمن کی مقہوری اور مغلوبیت کیلئے: ۔دشمن کو مغلوب و مقہور کرنے کیلئے بہت زود اثر ہے۔خیال رہے کہ اگر دشمن مسلمان ہو تو اس کی ہلاکت یا ذلیل و خوار ہونے کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ اس نیت سے پڑھے کہ دشمن اس کو نقصان نہ پہنچا سکے۔کسی مومن کو ذلیل و خوار یا ہلاک کرنا جائز نہیں۔اللہ سے دعا کرے کہ دشمن کے نقصان سے محفوظ رکھے،باقی کام اللہ کے سپرد کر دے کہ وہ جو چاہے سو کرے۔اس اسم کی دعوت دس ہزار مرتبہ روزانہ ہے۔(مجرب)

تسخیرِ ہمزاد: ۔اس اسم کا ہمزاد غالب اور بہت زور آور ہے۔تسخیر ہمزاد کیلئے اسماء کو دس ہزار بار کھڑے ہو کر اس طرح پڑھے کہ منہ شمال کی جانب ہو اور نگاہ سائے پر رکھے۔انشاء اللہ ہمزاد حاضر ہو گا،مگر اس عمل کو بغیر کسی صاحب عمل کی نگرانی کے نہ کرے کہ مشکل اور خطرناک ہے۔

یا کبیر یا اکبر یا متکبر ۲۳۲: ۲۲۳: ۶۶۲

فرزند صالح پیدا ہو: ۔اگر مباشرت سے پہلے ان اسماء کو دو مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ نیک فرزند عطا فرمائے ،انشا اللہ۔

صالح اور عابد ہو: ۔ان اسماء کا ذاکر صالح اور عابد ہو جاتا ہے۔لوگوں کی نگاہ میں صاحب عزت و حرمت ہو جاتا ہے۔ہر سرکش باغی اور بادشاہ مطیع ہو جاتا ہے۔دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔صبح نماز فجر کے بعد ۶۳۶ مرتبہ اس کا معمول بنائے۔اسم اکبر کو اللہ کے ساتھ ملا کر اللہ اکبر پڑھے۔لوگوں کی نگاہ میں عزت ملتی ہے اور غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

یا خالقُ یا باریُ یا مصورُ

۷۳۱: ۲۱۳: ۳۳۶

رزق اور فرزند کیلئے: جو شخص فرزند سے محروم ہو ان اسماء کا ورد کرے۔اللہ تعالیٰ ان اسماء کی برکت سے اولاد نرینہ عطا فرمائے گا۔رزق میں فراوانی ہو گی۔انشاء اللہ

صاحب قلم اور مو قلم کیلئے: ۔جو لوگ ہاتھ سے نازک کام کرتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں

Marfat.com

کہ ان کے کام میں کوئی خلل پڑتا ہے۔ وہ ان اسماء کا ورد رکھیں۔ انشاء اللہ وہ خرابی دور ہو گی۔

چغل خوروں سے حفاظت: اگر کوئی مخالف حاکم وقت سے چغل خوری یا بدخوئی کر کے نفرت پیدا کروائے تو ان اسماء کا ورد کرنے والا اس کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ تعلقات خراب ہونے کے بجائے انشاء اللہ بہتر ہوں گے۔

عبادت گزار فرشتہ: اگر کوئی اسم یا خالق کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے اور وہ اس کیلئے قیامت تک عبادت میں مشغول رہے۔ چہرہ نورانی ہو۔

ریاض قدس میں جگہ: جو ایک ہفتہ میں سو بار یا باری پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو قبر میں نہ چھوڑے بلکہ ریاض قدس میں لے جائے۔

اولاد پیدا ہو: اگر کوئی بے اولاد ہو تو سات دن روزہ رکھے۔ افطار کے نزدیک اکیس بار یا مصور پڑھے اور پانی پر دم کر کے بیوی کو پلائے۔ اللہ تعالیٰ نیک اور صالح فرزند عطا فرمائے۔

یا غفّارُ یا اللہ: ۱۲۸۱: ۶۶

ہر پریشانی کا علاج:

بعد نماز عشاء سو بار یا غفور یا اللہ پڑھے، جو پریشانی ہو دور ہو اور جو مراد مانگے ملے۔

یا غفور یا غفار یا عفو: ۱۲۸۶: ۱۲۸۱: ۱۵۶

ہر مشکل کا حل: اگر کوئی تنگ دستی کا شکار ہو، رزق میں بہت برکت چاہتا ہو، کسی پریشانی میں مبتلا ہو، کوئی ظالم ظلم کرتا ہو، کوئی دشمن ایذا پر آمادہ ہو، اولاد کی تمنا ہو، حاجت مند کو چاہئیے کہ خلوص نیت سے توبہ کرے کہ اے اللہ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے صدقے میرے گناہ معاف فرما اور آئندہ مجھے ہر قسم کے گناہ سے محفوظ رہنے کی توفیق دے۔ دعا مانگنے کے بعد تین بار آمین کہے۔ ان تین اسماء کا ورد کرنے والا ہر جائز مراد پائے گا۔

یا وھابُ: ۱۴

ایک رات میں مراد پوری: اگر کوئی فوری حاجت ہو تو آدھی رات کے وقت وضو کر کے

Marfat.com

سجدے میں سو بار یا وہاب کا ورد کرے۔ اس طرح تین بار سجدہ کرے اور ہر سجدے میں سو بار یا وہاب پڑھے۔ سجدے میں ہتھیلیاں آسمان کی جانب کھلی ہوں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات مراد پوری ہو۔ اگر پہلی رات مراد بر نہ آئے تو دوسری رات اسی طرح ذکر کرے۔ انشاء اللہ تیسری رات تک اللہ نے چاہا تو مقصد ضرور پورا ہوگا۔

مخلوق سے بے نیازی:۔ اگر کوئی تنگ دستی اور فقر و فاقہ میں مبتلا ہو تو اس اسم کو پڑھے اور لکھ کر پاس رکھے اللہ تعالیٰ اتنا عطا فرمائے کہ حیران رہ جائے۔

نماز چاشت کے بعد سجدے میں سات بار یا وہاب پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے بے نیاز کر دے گا۔

حکومت، ملازمت اور ہر مہم کیلئے:۔ اگر کوئی کسی چیز کا طالب ہو، کوئی مراد حاصل کرنا چاہتا ہو، رزق میں تنگی ہو، مقروض ہو، سخت محنت مشقت کرنا پڑتی ہو، کوئی مہم پیش آئے، کسی کی قید میں ہو، دشمن کو دفع کرنا چاہے، دوست سے ملاقات کا خواہش مند ہو، دنیا کا مال چاہے یا حقیقت کی راہ کا طالب ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور تمنا رکھتا ہو تو آدھی رات کے وقت وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے۔ اگر یہ عمل جمعہ کی رات کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ گھر میں الگ تنہائی میں یا مسجد میں اس عمل کو کرے۔ نماز کے بعد ننگے سر دعا کیلئے ہاتھ اٹھا کر سو بار یا وھاب پڑھے۔ اس عمل کو تین رات مسلسل کرے انشاء اللہ الوھاب مقصد پورا ہو۔

یا رزاق: ۳۰۸

زندگی کی ہر ضرورت کیلئے:۔ ضرورت کی ہر شے انسان کا رزق کہلاتا ہے۔ اسم یا رزاق کا ورد کرنے والے کو غیب کے خزانوں سے رزق ملتا رہتا ہے۔ اگر کوئی صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر دس دس بار اسم یا رزاق تلاوت کرے تو اس کے گھر میں کبھی مفلسی نہ ہو۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ گھر میں قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو، دائیں کونے سے شروع کرے اور اس کونے سے دوسرے کونے تک اس طرح جائے کہ قبلہ سے

Marfat.com

رخ نہ پھرے اور ہر گوشہ میں قبلہ رخ ہی کھڑے ہو کر یہ اسم پڑھے۔ جناب امام علی رضاؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز فجر کے بعد روزانہ ۳۰۸ مرتبہ اسم یارزاق پڑھ لیا کرے تو رزق میں فراوانی ہو۔

یا فتاحُ :۴۸۹

دل کی صفائی کیلئے:۔ بعد نماز فجر دونوں ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر بار یا فتاح کا ورد کرے۔ اس کے دل کا زنگ اترے، میل دور ہو اور نور و صفائی کا ورود ہو، رزق میں برکت ہو۔

ایک تحفہ:۔ یہ اسم پاک طلباء، وکیلوں، مفکروں، نئی ایجادات کرنے والوں، مبلغوں، مناظروں ،نئی اختراع کرنے والوں کیلئے ایک بہت قیمتی اور نادر تحفہ ہے۔ یہ اسم مبارک ہر مشکل کا حل ہے۔

یا عالمُ یا علیم :۱۵۰:۱۴۱

استخارہ اور اسرار مخفی:۔ اس اسم کا ورد کرنے والا مخفی اسرار و علوم سے واقف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے خزانہ علم سے عطا فرمائے گا۔ اگر کوئی کسی کام کے انجام کی خبر پہلے ہی لینا چاہے ،جیسے تجارت میں نفع ہوگا یا نقصان، کسی کی شراکت مفید ہوگی یا نقصان دہ، مقدمہ کا انجام کیا ہوگا، الیکشن یا جنگ میں کون جیتے گا یا اسی طرح کی چھپی ہوئی باتیں معلوم کرنا چاہے تو جمعہ کی رات جب آدھی گزر جائے تو تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے۔ نماز کے بعد ۱۵۰ مرتبہ اسم یا علیم کو پڑھے پھر اپنے بستر پر جائے اور درود شریف پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ سو جائے۔ تین جمعہ مسلسل اسی طرح یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں سب احوال بتا دیا جائے گا۔ جو خبر دی جائے گی انشاء اللہ اس کے عین مطابق ہوگا۔ کسی کامل ولی کی دعا کے بغیر اس میں ردو بدل نہ ہوگا۔

تقدیر کو ٹالنا:۔ استخارہ میں کوئی خبر پریشان کرنیوالی ملے تو اسے ٹالنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا ورد کریا نشاء اللہ وہ پریشانی ٹل جائیگی۔ استخارہ کی خبر کا مطلب تقدیر کا لکھا ہے۔

یا قابضُ :۹۰۳

دشمن مقہور ہو:۔ اگر کسی کو کسی طاقتور دشمن سے جان مال کا خطرہ ہو تو اس اسم پاک کو تین رات مسلسل دشمن کی مقہوری کیلئے پڑھے۔ انشاء اللہ مقصد حاصل ہو۔ جو کوئی اس اسم کا ورد کرے، اس

Marfat.com

کی مشکلیں آسان اور قوت وہیبت پیدا ہو۔ موت کا فرشتہ اسی اسم کی قوت سے جان قبض کرتا ہے۔

لین دین کے وقت کا ذکر:۔ جو شخص پیسے کے لین دین کے وقت اسم یا قابض پڑھے کبھی نقصان نہ ہو۔

خونی بواسیر، قبض، جریان، ایام حمل میں خون آنا:۔

اسم یا قابض پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلاتے رہیں انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔

یا باسِطُ :۷۲

غم والم سے نجات:۔ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر صبح کے وقت ہاتھ پھیلا کر دس مرتبہ یا باسط کہے اور ہاتھ چہرے پر مل لے تو حق تعالیٰ کسی کا محتاج نہ کرے ۔رزق کشادہ ہو اور غم والم دور ہوں۔ اس اسم میں تسخیر خلائق بھی ہے۔

یا خافِضُ :۱۴۸۱

دشمن سے محفوظ رہے:۔ یہ اسم اپنے ذکر کرنے والے کے دشمنوں کے خلاف ایک حفاظتی حصار ہے۔ جو شخص نفسانی خواہشات سے کنارہ کر کے اس اسم کا ورد کرے اس پر اس کے اسرار کھلیں۔ ظالم حاکم اس کے سامنے ذلیل اور کمزور ہو۔

یا رَافِعُ :۳۵۱

دشمن پر فتح، علم میں آسانی:۔ اس اسم کے عامل کو دنیا میں عزت نصیب ہوتی ہے۔ اگر کوئی تین روزے اس طرح رکھے کہ چوتھے روز چودھویں رات ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ اس اسم کو ستر ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ دشمن پر کامیابی حاصل کرے۔ اگر کوئی طالب علم اس کا ورد کرتا ہے تو علم حاصل کرنے میں آسانی ہو اور نمبر زیادہ حاصل کرے۔

یا مُذِلُّ :۷۷۰

دشمن پر غلبہ:۔ اگر کسی طاقتور ظالم دشمن سے ظلم اور جان کا خوف ہو تو وضوئے کامل کر کے دو رکعت نماز ادا کرے، نماز کے بعد سجدے میں ستتر ۷۷ مرتبہ آہ وزاری کے ساتھ پڑھے۔ اللہ

Marfat.com

اسے اپنی امان میں رکھے گا اور دشمن کو ذلیل و رسوا کرے گا۔

یا سمیعُ: ۱۸۰

قبولیت دعا: اس اسم کا پڑھنے والا مستجاب الدعوۃ ہو جاتا ہے۔ جو دعا وہ مانگے قبول ہو۔ عامل کو چاہئیے کہ کوئی فحش بات کہے نہ سنے، کسی کی غیبت کرے نہ سنے۔ اللہ وھوالسمیع العلیم سات مرتبہ پڑھے تو تمام دن کے کام اور مشکلات میں اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ اس اسم کا ورد کرنے والے کی سماعت برقرار رہتی ہے۔

یا بصیرُ: ۳۰۲

ظاہر باطن کی بینائی: ۔ اگر کوئی اپنی آنکھ کو مخلوق کے عیب دیکھنے سے اور شریعت کے خلاف کاموں سے روکے تو اس اسم کے عامل کو اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن کی بینائی عطا فرمائے۔ اس مبارک اسم کی برکت سے انبیاء کرام کو معراج اور اولیاء کرام کو قربت الٰہی نصیب ہوئی۔ اگر نماز جمعہ کے وقت فرض اور سنتوں کے درمیان ایک سو مرتبہ اس اسم کی تلاوت کرے تو بہت عنایات ہوں اور اللہ اس پر اپنے اسرار کھولے۔ اگر جمعرات اور جمعہ دونوں دن اس اسم مبارک کو نماز فجر کی سنت اور فرضوں کے درمیان پڑھے یا عصر کی سنتیں پڑھ کر اس اسم مبارک کی تلاوت کرے اور بعد میں فرض پڑھے تو اللہ کی عنایات ہوں اور اسرار کھلیں۔ اسم یا بصیر آنکھوں کی بینائی کیلئے مفید ہے۔

یا حاکِمُ یا حَکَمُ یا حکیم: ۶۹: ۶۸: ۷۸

مہم، قید، مجبوری، غربت کا حل: ۔ اگر کسی کو کوئی مشکل مہم درپیش ہو، کسی کی قید میں ہو، کوئی بڑی مجبوری ہو جسے دور کرنے کا کوئی راستہ نظر نہ آتا ہو یا غربت اور تنگی ہو تو اس اسم کا ورد مستقل مزاجی سے کرے۔ اگر کوئی شخص اس اسم کے اعداد کے مطابق روزانہ ہر نماز کے بعد تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے علم و حکمت عطا فرمائے۔ جس مشکل کا حل کوئی دوسرا مدبر یا مفکر اور حکیم و دانا نہ نکال سکے اس اسم کی تلاوت کرنے والے پر اللہ اس کا درست حل ظاہر فرما دے گا۔ حکیم، وکیل اور ڈاکٹر حضرات کیلئے یہ اسم بڑی نعمت ہے۔

Marfat.com

یا عادل یا عدل: ۱۰۵:۱۰۴

ظالم دفع ہو۔ اگر صبح کی نماز کے بعد کسی سے بات کیے بغیر پانچ ہزار تین سو سولہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ظالم دشمن کو دفع کرے اور وہ امن وسکون میں رہے۔

قبر اور حشر کا خوف:۔ اگر کوئی مومن قبر اور حشر کی ہولناکیوں سے ڈرتا ہو اور اسے یہ خوف ہو کہ کہیں اس کے ہاتھوں سے اس کے ماتحتوں کے ساتھ یا کسی سے کوئی زیادتی نہ ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ بندے نے میرے احکامات بجالانے میں جو کوتاہیاں کی ہیں انہیں تو میں اپنی رحمت سے معاف کر دوں گا مگر کسی بندے کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے تو جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے گا میں معاف نہیں کروں گا۔ لہٰذا آخرت کی باز پرس سے بچنے کیلئے صاحب اختیار افسر، مجسٹریٹ، جج اور کارخانوں کے منیجر و مالکان کو اس اسم کا ورد کرنا چاہیئے۔ اسم عدل کے اعداد ۱۰۴ اور عادل کے ایک سو پانچ ۱۰۵ ہیں۔ اگر عدل کے اعداد ۱۰۴ کو ۳ سے اور عادل کے اعداد ۱۰۵ کو ۴ سے ضرب دے کر پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس میں عدل کی صفت پیدا فرمادے۔

قبول دعا اور تسخیر:۔ جو کوئی ہر نماز سے پہلے چار دفعہ العدل کہے تو اس کی دعا قبول ہو۔ جمعہ کے روز روٹی کے ۲۰ ٹکڑوں پر یہ اسم لکھ کر کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے خلق کو مسخر کر دے اور اگر جمعہ کی شب اکیس ۲۱ ٹکڑوں پر یہ اسم لکھ کر کھائے تو نور ایمانی زیادہ ہو خامیاں اور برائیاں دور ہوں۔

یا لطیفُ: ۱۲۹

لطف خاص اور اسرار باطنی:۔ اس اسم مبارک کے ذاکر کو چاہیئے کہ خلق خدا سے نرمی اور رحم دلی سے پیش آئے۔ تاکہ حق تعالیٰ ذاکر کو مظہر لطف وکرم بنادے۔ اس اسم کی برکت سے اللہ تعالیٰ خاص علم سے نوازتا ہے، اس کی برکت سے فرشتے مومنوں کے اعمال کو آسمان پر لے جاتے ہیں۔ جو شخص اس کا ذکر کرتا رہے اس پر اللہ تعالیٰ خاص لطف وکرم فرماتا ہے۔ اگر کوئی بیمار ہے، تنگ دستی کا شکار ہے، آمدنی کم ہے یا بے روزگار ہے۔ بیٹیاں ہیں اور شادی کا مسئلہ ہے، اولاد زیادہ آمدنی کم ہے، کوئی ہمدرد کوئی غمگسار نہیں تو اسے چاہیئے کہ وضو کامل کرے اور دو رکعت نماز ادا

Marfat.com

کرے اور اس اسم کو سو بار پڑھے انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان فرمائے گا۔

یاخبیرُ: ۸۱۲

کوئی خبر لینا:۔ اس اسم کا ذکر کرنے والا سوتے جاگتے میں پوشیدہ واقعات و حالات سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پوشیدہ خبر کو جاننا چاہے تو دو رکعت نماز ادا کرے اس کا ثواب حضرت سیدنا غوث اعظم کی روحِ پاک کو بخشے۔ نماز کے بعد ۱۲۱ بار یہ عزیمت پڑھے۔ یا علیم علمنی یا رشید ارشِدنی یا خبیر اخبرنی۔ انشاء اللہ خواب یا بیداری میں مطلوبہ خبر مل جائے گی۔

یاحلیمُ: ۸۸

مخلوق مہربان:۔ اہل تحقیق نے فرمایا اس اسم کی برکت سے مخلوق کا آب و دانہ بنایا گیا۔ اس کی برکت سے دنیا قائم ہے۔ اگر کوئی شخص ۸۸ بار روزانہ تلاوت کرے خلقت مہربان ہو۔

بیماری سے شفا:۔ اگر بیمار کے سرہانے ایک بار سورۃ فاتحہ اور دس بار یا حلیم پڑھے تو مرض کی شدت میں فوراً کمی ہو اور انشاء اللہ مریض شفایاب ہو۔

کھیتی میں برکت:۔ اگر اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر آبپاشی کے وقت کھیت میں چھڑکے تو کھیتی زمینی اور آسمانی بلاؤں سے محفوظ رہے اور کھیتی کی پیداوار میں برکت ہو۔

یاعظیمُ: ۱۰۲۰

صاحب تعظیم ہو:۔ اس اسم کا ذاکر جس کی طرف نگاہ اٹھائے وہ بے ساختہ تعظیم کی خاطر کھڑا ہو جائے۔ افلاس، تنگی، بے روزگاری کے سبب جسے لوگ حقارت سے دیکھتے ہوں وہ اس اسم کا ورد کرے انشاء اللہ صاحب وقار ہو۔

یاشکورُ: ۵۲۶

کشف، قبولیت اور بینائی:۔ اس اسم کا کثرت سے ذکر کرنے والا مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیتا ہے۔ صاحب کشف ہو جاتا ہے۔ دین و دنیا کی بھلائیاں مقدر ہو جاتی ہیں، اگر آنکھوں کی روشنی کم ہو جائے یا بصارت ختم

Marfat.com

جائے تو اس اسم کو اکتالیس ۴۱ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر دم کرے۔ اس پانی کو منہ پر ڈالے اور آنکھوں پر ملے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص کرم سے آنکھوں کی روشنی واپس فرمادے گا۔

یا علیُ: ۱۱۰

عجیب اثرات:۔ اسم یا علی کے کرشمات بے شمار ہیں۔ غریب ہو تو امیر ہو، فقیر مال دار ہو، ذلیل صاحب عزت ہو، ادنیٰ اعلیٰ ہو جائے، پھنسا پردیسی دیس میں آئے، بادشاہوں کا مقرب ہو، جو اس اسم کا نقش انگوٹھی میں پہنے اگر حاکم بادشاہ ہو تو لشکر و رعایا سر تسلیم خم کردیں، اگر انگشتری لڑکی کو پہنائی جائے تو جس کی شادی نہ ہوتی ہو تو اس اسم کی برکت سے پیغام آنے شروع ہو جائیں۔ اگر علی اور عظیم کو ملا کر علی العظیم پڑھیں اور پڑھنے کے بعد تین بار آیۃ الکرسی پڑھیں تو اور بہتر ہے۔

یا حافظُ یا حفیظُ: ۹۸۹: ۹۹۸

حفاظتی حصار:۔ یہ اسم مخلوق کے مقابلے میں ایک حفاظتی حصار ہے۔ اس کا عامل ظالم حاکم، شیاطین، چرند پرند، درند اور حشرات الارض کے نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ جنگلوں میں کام کرنے والے، فوجی جوانوں اور جہاز رانوں کیلئے اس اسم کا ورد بہت مفید ہے۔ بچوں کو آسیب وغیرہ کے خلل سے محفوظ رکھنے کیلئے اس کا نقش بنا کر دینا چاہیے۔

یا مُقیتُ: ۵۵۰

پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، آسمانوں کی سیر:۔

یہ اسم نفس کو مطیع اور روح کو تسخیر کرنے میں یکتا ہے۔ جو شخص نفس کو تابع کر لیتا ہے وہ پانی پر مثل زمین چلتا ہے، بلندیوں میں پرواز کرتا ہے، جسم اس کا روح کی طرح آسمانوں میں سیر کرتا ہے۔ اس کیلئے دور و نزدیک کوئی معنی نہ رکھیں۔ وہ دور بھی اسی طرح دیکھے جیسے نظر کے نیچے کوئی چیز رکھی ہو۔ اس کیلئے حال ماضی مستقبل ایک ہی نقطے میں موجود ہیں۔ اس کے ذاکر کو چاہیے کہ زیادہ تر وقت خدمت خلق میں صرف کرے، دوست دشمن پر جود و سخا اور شفقت کرنے میں دریغ نہ کرے۔

Marfat.com

یا حسیبُ: ۸۰

خوف کا علاج:۔ اگر دشمنوں کا خوف ہو، عورت بد مزاج بدکار ہو، خاوند بدکار عیاش ہو، حاکم یا مالک ظالم و جابر ہو جس سے ہر وقت عزت و آبرو کا خطرہ لگا رہتا ہو تو چہار شنبہ یا پنج شنبہ کو روزہ رکھے اور ہر نماز کے بعد ۷۷ بار حسبی اللہ کہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہی بار عمل کرنے سے بری عادات، خراب اعمال سے نجات مل جائے گی۔ روزہ رکھے بغیر اسم کے اعداد کے مطابق ورد کرے تو برکت ہو، حاجات پوری ہوں۔ مال و اولاد آسمانی اور زمینی آفتوں سے محفوظ رہیں۔

بچوں کی اصلاح کو تحفہ:۔ شریر، کند ذہن، کام اور پڑھائی سے بھاگنے والے، خوف اور ڈر سے رونے والے، نظر بد سے بیمار ہونے والے بچوں کو مٹی کے پیالے میں سات بار یا حسیب یا مقیت پڑھ کر دم کرے، اس کے بعد اس میں سے خود پانی پئے اور بچا ہوا پانی بچے کو پلائے۔ انشاء اللہ بچہ سب بری عادتیں ترک کر دے گا، نظر بد سے محفوظ رہے گا اور خوف سے روئے گا نہیں۔

یا جلیلُ یا ذا الجلالِ والاِ کرام: ۷۳: ۱۱۰۰

تسخیر خلائق:۔ یہ دونوں اسم خواص میں بے مثال ہیں۔ ان اسماء میں سے کوئی ایک اسم روٹی کے ایک ٹکڑے پر لکھے۔ اس میں سے خود کھائے اور باقی روٹی صدقہ کر دے۔ یہ عمل سات روز تک کرے تو تمام مخلوق مسخر ہو۔ ہر کوئی احترام سے پیش آئے۔ لوگ عزت کریں۔ رزق میں برکت ہو، ہر مراد پوری ہو۔ سفید کاغذ پر لکھ کر گھر میں رکھے تو لوگ رجوع کریں اور برکت ہو۔

اسقاط حمل، جن، آسیب، ام صبیان کا علاج:۔

اگر کسی حاملہ عورت کو اسقاط حمل کا اندیشہ ہو تو اسے باندھے انشاء اللہ اسقاط حمل سے محفوظ رہے اور بچہ جن، آسیب، ام صبیان کے خلل سے مامون رہے۔

طرفین میں صلح:۔ اگر میاں بیوی یا دوستوں میں بدگمانی یا جھگڑا ہو تو کھانے یا پانی پر دم کر کے طرفین کو کھلائیں یا پلائیں تو دونوں میں صلح ہو جائے۔

نکسیر جاری، ظالم برباد ہو:۔ سیسہ کی تختی پر لکھ کر مطلوب کی صورت بنا کر اس کے مکان

Marfat.com

میں رکھ دیں تو اس کی نکسیر شروع ہو جائے۔ مٹی کا پتلا بنا کر، اس پر یہ اسم لکھ کر اسے سکھائیں اور اس کا برادہ بنا کر ظالم کے گھر میں ڈالیں ظالم برباد ہو جائے۔

یامُقسِطُ :۲۰۹

صاحب ہیبت: ۔ یہ اسم قوی اور باہیبت ہے۔ اس کے پڑھنے والے سے لوگ خوف زدہ رہتے ہیں بڑے سے بڑا ظالم جابر، بدمعاش اس سے آنکھ نہیں ملا سکتا۔ اس اسم کے عامل کو چاہیئے کہ کسی سے ناانصافی نہ کرے، ورنہ اس کا اثر چلا جائے گا۔ اگر کسی نے کسی کا حق داب رکھا ہے، یا شوہر نے بیوی کا حق غصب کر رکھا ہے تو اس اسم کے اعداد کے مطابق پڑھے اگر ۴۰ روز پڑھنے کے بعد بھی اثر ظاہر نہ ہو تو مایوس نہ ہو بلکہ اپنی خامی تلاش کرے اور عمل کو مزید ایک چلہ جاری رکھے اور اللہ سے دعا کرے کہ اے اللہ اگر مجھ میں کمی ہے تو میری اور میرے شوہر کی اصلاح فرما دے۔ انشاء اللہ مراد بر آئے گی۔ اس اسم کا عامل اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے وہ کسی کیساتھ ناانصافی نہیں کرتا اس لئے خود بھی کسی کے ساتھ ناانصافی کا خیال دل میں نہ لائے۔

یاجامعُ :۱۱۴

اسم سلیمانی: ۔ اس اسم کی برکت سے تمام مخلوق حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع تھیں۔ اگر کوئی شخص پریشان ہو، احباب سے دور ہو یا کسی کی جدائی میں بے قرار ہو تو اتوار کے روز چاشت کے وقت غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے آسمان کی طرف منہ کرے، دونوں ہاتھ پھیلا کر دس مرتبہ یا جامع کہے، اس طرح کہ جب پہلی بار یا جامع کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے، دوسری پر دوسری، اسی طرح ہر اسم پڑھنے پر ایک ایک انگلی بند کرتا ہوا دونوں ہاتھوں کی دسوں انگلیاں بند کرے۔ پھر اس اسم کو شمار کیے بغیر پڑھتا رہے۔ بعد میں دونوں ہاتھ کھول کر منہ پر پھیرے۔ انشاء اللہ محبوب حاضر ہو۔ یہ عمل کسی غیر مرد یا عورت کیلئے ہرگز نہ کیا جائے۔ جس سے صرف منگنی ہوئی ہو اور نکاح نہ ہوا ہو اس کیلئے بھی نہ کیا جائے، صرف بے سبب روٹھ کر گھر بیٹھ جانے والی عورت، عورت سے بے اعتنائی کرنے والا مرد جو اس سے دور ہو یا کسی کا خاوند یا بیٹا یا

Marfat.com

کوئی اور شخص جو غائب یا فرار ہو گیا ہو یا لڑ کر چلا گیا، اس کیلئے یہ عمل نیک نیتی سے کیا جائے۔

یا کریم: ۲۷۰

ہر نعمت ملے:۔ جو شخص اس اسم کی تلاوت کرتا رہے تو عمر بھر لوگ اس کی عزت کریں، دعا اس کی قبول ہو، غربت اور مفلسی دور ہو، رزق میں برکت اور فراوانی ہو۔ علم و حکمت، عزت، دولت، شہرت غرض جو بھی نعمت حاصل ہو ہمیشہ رہے کہ وہ دینے والا ایسا کریم ہے جو عطا کر کے واپس نہ لے اس یقین کو دل میں راسخ کرے۔ اگر رات کو پڑھتے پڑھتے سو جائے تو فرشتے ساری رات اس کیلئے دعا کریں۔ نماز ظہر کے بعد یا کریم یا اللہ سو بار ورد رکھے (پنج گنج قادریہ)

یا رقیبُ: ۳۱۲

ہر شے کا محافظ:۔ یہ اسم پاک حفاظت کیلئے ورد میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہر شے کو محفوظ رکھے۔ کھیتی باڑی، مال و زر، عزت و آبرو، حسن و جمال، دوکان، مکان غرض یہ کہ ہر شے کی حفاظت اس کے طفیل ہو۔ جب عزت و آبرو، مال اولاد، کاروبار کے حاسد پیدا ہو جائیں اور ان سے نقصان کا خطرہ ہو، یا کسی کی منگنی ہو چکی ہو اور خطرہ ہو کہ حاسد اس میں خرابی پیدا کریں گے یا کشیدگی پیدا کر دی گئی ہو تو اس اسم کا ورد کرنا چاہیئے۔ اگر حاسد اور دشمنوں نے کوئی مال و متاع یا زمین جائداد چھین لی ہو اس کی واپسی کیلئے بھی اس کا عمل بہتر ہے۔

طاقتور دشمن سے حفاظت:۔ اگر دشمن زور آور ہے اور مقابلہ کی طاقت نہیں تو اس کیلئے ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ لیا کرے، اللہ اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ گھر بار کھیتی وغیرہ کو تنہا چھوڑتے وقت اگر دشمن کے نقصان پہنچانے کا خطرہ ہو تو اس اسم کو سات بار پڑھ کر جس کی حفاظت مقصود ہے اس پر دم کرے۔ انشاءاللہ واپسی تک کوئی نقصان نہ ہوگا۔

یا مجیبُ: ۵۵

قبولیت دعا:۔ اس اسم کی برکت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری کند ہو گئی تھی۔ امام علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے

Marfat.com

قبول ہو۔ اگر کسی دعا کے آخر میں ۲۶ مرتبہ یا سریع یا مجیب پڑھے تو فوراً ظہور ہو۔ شیخ شہاب الدین رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس اسم کے نقش کو اپنے پاس رکھے تو ہر بلا سے محفوظ رہے۔ اگر کوئی سخت مہم درپیش ہو یا کسی امر میں مضطرب ہو تو ایک مجلس میں نوے ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ نہایت مجرب ہے۔ شیخ بونی علیہ ارحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی حاکم یا بادشاہ کو مسخر کرنا ہو تو اس کی تصویر کو خلوت خانہ میں اپنے سامنے رکھے اور اس اسم کے نقش کو نئی ٹھیکری پر لکھ کر اپنے پاس رکھے اور خلوت میں اس اسم کو پڑھنا شروع کرے مقصد حاصل ہو۔ اگر اس کا نقش چاندی کے پتر پر کندہ کرا کے پاس رکھے تو قبولیت دعا کی برکت حاصل ہو۔

یا واسعُ : ۱۳۷

رزق، تسخیر و رفعت و جاہ:۔ یہ اسم ہر طمع کو پورا کرنے والا ہے۔ اگر ۱۳۷ مرتبہ روزانہ ورد میں رکھے تو حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم کی بارش نازل فرمائے۔ اگر کوئی ایک ہزار پچیس ۱۰۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھے تو عالی مرتبہ ہو، سب کی نگاہ میں قدر و منزلت ہو، سلاطین و امراء کے دل مسخر ہوں۔ رزق میں وسعت ہو اور احوال عجیب و غریب دیکھے۔ اگر اس کا نقش لکھ کر کسی مکان، دوکان، ذخیرہ یا تجوری میں رکھیں تو برکت ہو۔ تسخیر کیلئے سات یوم روزانہ ستر ہزار مرتبہ پڑھیں تمام مخلوق مطیع ہو، مرتبہ اونچا ہو۔ رزق میں وسعت کیلئے ہر نماز کے بعد پندرہ مرتبہ پڑھیں۔

یا ودودُ : ۲۰

محبت و اصلاح:۔ اسم یا ودود محبت کے لئے مشہور و مجرب ہے۔ اہل تحقیق فرماتے ہیں کہ اگر اس کا عامل اپنے بیگانے سے خلوص و محبت سے پیش آئے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنائے۔ امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی خواہش نفسانی میں مبتلا ہو اور اس سے عاجز ہو، شرابی یا زانی ہو، جھوٹ بولتا ہو یا اہل اسلام کو تکلیف دینے میں کوشاں رہتا ہو تو نو سو ساٹھ ۹۶۰ مرتبہ یا ودود اور اول آخر ترپن ۵۳ بار یہ آیۃ کریمہ۔ اِنَّہٗ ھُوَ یُبدِیُٔ وَیُعِیدُ وَھُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیدُ پڑھے۔ انشاء اللہ نیک انسان بن جائیگا۔

Marfat.com

یا ماجد یا مجیدُ: ۴۸:۵۷

عزت و بزرگی:۔ اگر کوئی عزت و بزرگی کی خواہش رکھتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ان اسماء کا ورد کرے۔ اگر کسی کو کسی غلطی کی وجہ سے ذلیل ہونے کا اندیشہ ہو تو ان بزرگ اسماء کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھے گا۔ اگر کوئی بے روزگاری کا شکار ہے، مفلس ہے، نوکری چھٹ جانے کا خوف ہے، اولاد کی شادی میں تنگ دستی کے سبب بے آبرو ہونے کا اندیشہ ہے تو اس اسم کی برکت سے اللہ تعالیٰ عزت و آبرو محفوظ رکھے گا۔ اگر کسی نے دانستہ کسی کا مال کھایا، لوٹا، رشوت لی یا کسی طریقہ سے حرام کمایا اور کھایا اور اس کی ذلت کا سامان ہونے کا اندیشہ ہو تو گناہوں سے خلوص دل سے توبہ کرے اور آئندہ ان سے بچنے کی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو رسوا ہونے سے بچا لے گا۔

یا باعثُ: ۵۷۳

صحت اور قواء بدن کی حفاظت:۔ یہ مبارک اسم شیطانی وسوسوں سے بچاتا ہے، باطن کی صفائی کا باعث ہے، لالچ، کنجوسی شہوت، غفلت کیلئے سونے کیلئے لیٹتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر پانچ سو بار پڑھے انشاءاللہ بری عادات سے نجات پائے گا۔ اس اسم کے ذکر سے سستی، کاہلی، پست ہمتی دور ہو جاتی ہے قوائے جسمانی اور زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔ روحانی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔

یا شہیدُ یا شاہدُ: ۳۱۹:۳۱۰

ہر بلا سے محفوظ:۔ اس اسم کا ورد کرنے والا ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے اہل خانہ کی بھی اللہ حفاظت فرماتا ہے۔ اس اسم کے ذاکر کو لازم ہے کہ افعال بد اور جھوٹ سے پرہیز کرے۔

نافرمانی کا علاج:۔ اگر کسی کی اولاد بات نہ مانتی ہو یا بیوی منہ زور ہو تو صبح کے وقت روزانہ پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ اسم ۲۱ بار پڑھ کر دم کرے۔ انشاءاللہ مطیع و فرمانبردار ہوں۔ اگر ہر نماز کے بعد اسم کے اعداد کے مطابق ورد کرے تو دل سے حجابات دور ہو جائیں۔

یا حق: ۱۰۸

فیصلہ حق میں ہو:۔ اگر کسی کو کوئی مقدمہ درپیش ہے اور وہ خود کو حق پر سمجھتا ہے تو اس اسم کا ذکر

Marfat.com

کرتا ہے انشاء اللہ فیصلہ اس کے حق میں ہوگا۔

گم شدہ چیز مل جائے:۔ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو ایک کاغذ کے چاروں کونوں پر گم شدہ چیز یا آدمی کا نام لکھے اور درمیان میں یا حق لکھے۔ پھر اس کاغذ کو اپنی ہتھیلی پر رکھے اور ہاتھوں کو اس طرح اوپر اٹھائے جیسے دعا کیلئے ہاتھ بلند کرتے ہیں۔ نظر آسمان کی طرف ہو اور اس اسم کو اس کے اعداد کے مطابق پڑھے، اس کے واسطے سے دعا کرے۔ انشاء اللہ کھوئی چیز مل جائیگی۔

قید سے رہائی:۔ اگر کوئی قید ہو تو وہ آدھی رات کے وقت ننگے سر اس اسم کو ایک سو آٹھ بار پڑھے۔ اللہ کے حکم سے رہائی پائے گا۔

یا وکیلُ:۶۶

ہر مقصد پورا ہو:۔ یہ اسم ہر مقصد کو پورا اور ہر مشکل کو حل کرتا ہے۔ اس اسم کا ذاکر ہر قسم کے خوف سے محفوظ رہتا ہے، جنگل میں درندوں کا خوف ہو یا راستے میں دشمن کا خوف، بجلی اور زلزلے کا خوف ہو یا سیلاب کا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت خاص کے طفیل ہر بلا سے محفوظ و مامون رکھے گا۔ مقروض قرض سے نجات پائے گا، قیدی قید سے رہا ہو، مسافر خیریت سے گھر واپس آئے۔ اگر دشمن کی مقہوری کیلئے پڑھے تو دشمن مقہور ہو۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو نمرود نے جب آگ میں پھینکا تو آپؑ نے یہ آیت مبارک پڑھی تھی: حسبُنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس کی برکت سے آگ نہ صرف ٹھنڈی ہوئی بلکہ ہر جلی ہوئی لکڑی سرسبز ہو گئی اور میلوں لمبے الاؤ کی جگہ ایک سرسبز لہلہاتا ہوا باغ پیدا ہو گیا۔ جو صاحب دل اور صاحب نظر ہے اس کیلئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔ جب فیصلے کے دن کے مالک کو وکیل کر لیا تو ہارنا کیسا۔

یا قویُّ:۱۱۶

معذوری کا خوف:۔ بیماری دور ہونے کے بعد کمزوری، چلنے پھرنے سے معذوری، وقت سے پہلے بوڑھا ہونا یا معذوری کا خطرہ ہو تو چینی کی پلیٹ پر یا قادر یا قوی یا قائم یا دائم لکھ کر پانی سے دھو کر پئے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ و مامون رکھے گا۔

Marfat.com

پورا لشکر اور ایک اکیلا:۔ یہ بہت قوی الاثر اسم ہے۔اس کے عامل پر پورا لشکر بھی فتح نہیں پا سکتا۔شارحین کرام نے دشمن سے محفوظ رہنے کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ آٹا خمیر کر کے اس کی ایک ہزار گولیاں بنائے۔ ہر گولی پر یہ اسم مبارک ایک بار پڑھ کر دم کرے اور پرندوں کو کھلاتا جائے اور دشمن کا تصور رکھے۔انشاءاللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔

یا متینُ: ۵۰۰

محبت ، ہیبت اور تسخیر:۔ اگر اس اسم کا عامل اپنی چشم کو نامحرم سے محفوظ رکھے تو دوست دشمن کے دل میں اس کی محبت اور ہیبت پیدا ہو۔اگر کسی خاص ذات کی تسخیر مقصود ہو تو خوشبودار پھول یا میوہ پر دم کر کے دے۔وہ پھول سونگھے یا میوہ کھائے تو مہربان ہو۔

معذوری کا علاج:۔ اگر بچہ چلنے سے معذور ہو تو اس اسم کا نقش باندھے انشاءاللہ چلنے لگے۔

دودھ بہت ہو:۔ کسی ماں کے دودھ نہ ہو تو اس اسم کو لکھ کر پلائے۔انشاءاللہ دودھ بہت ہو۔

یا حامدُ یا محمدُ یا حمیدُ: ۶۲:۹۲:۵۳

اسم تسخیر و محبت:۔ ان پاک اسماء کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ان کا عامل اگر محویت کے عالم میں ان اسماء پاک کا ذکر کرے تو صفات محمودہ پیدا ہوں۔ ہر کوئی ذاکر کی تعریف اور اس سے محبت کرے، مخلوق مسخر ہو اور بد افعال سے محفوظ رہے۔بدچلنی چھڑانے اور نافرمانی دور کرنے کیلئے اسے لکھ کر پلائیں یا کسی پیالے پر کندہ کرالیں اور اسی میں پانی پلائیں۔

یا محصیُ: ۱۴۸

عذاب قبر و حشر سے محفوظ:۔ اسم کو کثرت سے پڑھنے والا قبر اور حشر کے عذاب سے امان پاتا ہے۔اگر جمعہ یا جمعہ کی رات میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو حشر کے دن حساب آسان ہو۔

حساب دانوں کو تحفہ:۔ یہ اسم حساب کتاب کرنیوالوں ،اکاؤنٹنٹ ،کلرکوں اور کیشیئر دل کیلئے ایک نایاب تحفہ ہے۔کام کتنا ہی زیادہ ہو، آسان ہو جائے۔حساب کتاب میں کہیں ذرا سی غلطی ہو جائے تو فوراً محسوس ہو۔جو حساب سیکھتا ہو یا حساب کتاب کرتے وقت زیادہ غلطیاں کرتا

Marfat.com

ہو تو اس اسم کا ورد کرے۔ انشاء اللہ غلطی نہیں کرے گا اور حساب کتاب کرنا آسان ہو گا۔

یا مُبدِی: ۵۶

کام بخیر انجام ہو:۔ کوئی مشکل کام جیسے مکان، دوکان، کارخانہ کی تعمیر یا ایسا ہی کوئی مشکل کام شروع کرنے سے پہلے یہ اسم ۵۶ مرتبہ پڑھ کر آغاز کیا جائے۔ انشاء اللہ کام بخیر و خوبی اور آسانی کے ساتھ انجام پائے گا۔

فرزند کی خواہش اور حفاظت:۔ ملنے سے پہلے مرد عورت دونوں ۵۶ بار یہ اسم پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے بیٹا عطا فرمائے گا۔ اگر حمل کے دوران ماں اس مبارک اسم کو ورد میں رکھے تو بچہ صحیح سالم پیدا ہو اور پیدائش کے وقت تکلیف نہ ہو۔

یا مُحیِی یا حَیُّ: ۱۸:۶۸

موت کا خطرہ:۔ ایسے لوگ جو خطرناک محاذوں پر کام کرتے ہیں جیسے میدان جنگ میں فوجی سپاہی، غوطہ خور، بس، ٹیکسی، رکشہ ڈرائیور، پل بنانے والے، سرنگیں بچھانے والے، کان کنی کرنے والے، پہاڑی علاقوں میں کام یا سفر کرنے والے یا اور کوئی ایسا کام جس میں موت کا خطرہ ہو، وہ گھر سے نکلتے وقت یہ اسم پاک ۹۰ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ سلامت گھر لوٹے گا۔

زلزلہ اور سیلاب سے محفوظ:۔ جو لوگ سیلاب اور زلزلوں کی زد میں رہتے ہیں، اس اسم کا ورد رکھیں۔ انشاء اللہ جانی مالی نقصان سے محفوظ رہیں گے۔

یا مُمِیتُ: ۴۹۰

رہبر شریعت و طریقت:۔ یہ اسم پیران شریعت و طریقت کیلئے ایک رہنما اور مددگار ہے۔ اس اسم کی برکت سے نفس امارہ مطیع ہو جاتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ سوتے وقت دونوں ہاتھ سینے پر رکھ ۴۹۰ مرتبہ یا ممیت پڑھے۔ اس کے بعد سو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نفس کو مطیع و مسخر فرما دے گا۔ جادو وغیرہ اور ہلاکئ دشمن کیلئے یہ اسم اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

فہم و ادراک پیدا ہو:۔ اگر کوئی طالب علم پانچ اسماء یا مصور یا مبدی یا معید یا محی یا ممیت کا

Marfat.com

ورد کرے تو عالم ہو جائے۔اللہ تعالیٰ فہم و ادراک اور ذہن لطیف عطا فرمائے۔تمام مشکلات میں آسانیاں پیدا ہوں۔نکتہ سنج اور معاملہ فہم ہو۔

یا قیومُ:۱۵٦

عمر دراز ہو:۔ جو شخص یا قیوم کا ورد رکھے،اللہ کے حکم سے اس کی عمر دراز،ہر مقصد میں کامیابی دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو اور دلوں پر حکومت کرے۔

عالم شدت کا عمل:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شدت کے وقت دیکھا میں نے آپ رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ "یا حی یا قیوم" کہا اور فوراً راحت ہوئی۔

مشکل کام:۔ جو شخص عزّ و جاہ اور کاروبار میں برکت کی خواہش رکھتا ہو،اس اسم کا ورد کرے۔ قدرت وسرعت،اجابت وقضائے حاجات،حصول مقصد،فتح مقدمات غرض یہ کہ ہر تاثیر اس اسم پاک میں موجود ہے۔اگر کوئی خلق کی تسخیر چاہتا ہے تو وقت سحر اس کا ورد کرے انشاءاللہ مخلوق مسخر ہو۔اکثر اکابرین کے نزدیک اسم یا حی یا قیوم ہی اسم اعظم ہے۔اس سے سب کام نکلتے ہیں۔

یا وَاجِدُ یا غَنِیُّ یا مُغْنِیُ :۱۴:۱۰٦۰:۱۱۰۰

دولت وغنا:۔ یہ اسماء دولت وثروت کیلئے خاص اثر رکھتے ہیں۔جو شخص حلال اور پاکیزہ روزی کا خواہش مند ہو اور جائز طریقے سے دولت مند ہونا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ ان اسماء پاک کا ورد کرے۔اگر کسی کی اولاد زیادہ ہو،کھانا پینا مشکل سے ہوتا ہو،کاروبار ٹھیک سے نہ چلتا ہو تو اسے چاہیئے کہ ان اسماء کا ورد کرے یا ان میں سے کوئی ایک اسم منتخب کر کے اس کا ذکر کرتا رہے یا ایسی دعائیں جن میں یہ اسماء شامل ہوں،انہیں پڑھتا رہے۔انشاءاللہ غیب سے روزی اور رزق کثیر پائے گا۔

برائے کشف:۔ یا واجد کشف کیلئے عاملین کا معمول رہا ہے۔

یا احدُ یا واحِدُ یا وَحِیدُ :۱۳:۱۹:۲۸

بادشاہوں اور فوجی افسروں کو تحفہ:۔ ایسا ماحول جہاں بڑے بڑے دل گردے والے

Marfat.com

کانپ جاتے ہیں، وہاں ان اسماء کا عامل بے نیاز ہوتا ہے۔ اس کو اس واحد کی وحدانیت کے جلوے اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ سے کسی نے پوچھا کہ جب کفار مکہ آپ کو جلتے ہوئے کوئلوں پر لٹاتے تھے تو آپ کا کیا حال ہوتا تھا۔ فرمایا کہ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں یا واحد کا ذکر کرتا رہتا۔ آسمان پر ایک بدلی سی نمودار ہوتی اور میں اسے دیکھنے میں منہمک ہو جاتا۔ یہ اسم بادشاہوں، وزیروں امیروں اور فوجی افسروں کیلئے قدرت کا تحفہ ہے۔

بیماری اور خطرناک سفر:۔ بیماری میں، خطرناک راستوں پر سفر کے دوران، یا تنہائی کی وجہ سے کسی جگہ ڈر لگے تو ایک ہزار بار پڑھیں، بیماری یا خوف دور ہو جائے گا۔

یَا صَمَدُ : ۱۳۴

اللہ کے سوا سب سے بے نیاز ہو:۔ اسم یا صمد کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو کاروبار میں برکت، رزق میں اضافہ ہو، بھوک پیاس کی شدت سے محفوظ رہے۔ اللہ کی قربت میسر آتی ہے۔

اسم اعظم:۔ اکثر بزرگوں نے یا احد یا صمد کو اسم اعظم بتایا ہے۔

فسق و فجور سے نجات:۔ فسق و فجور سے نجات کیلئے تین روزے رکھے۔ ہر روز ساعت مشتری میں ایک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے اور دعا کرے کہ وہ شخص فسق و فجور سے تائب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح فرمائے گا۔

محبت کا عمل:۔ محبت کیلئے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پہلے طالب خود پیے پھر وہ پانی مطلوب کو پلا دے۔ اللہ نے چاہا تو مطلوب محبت میں بے قرار ہو۔ غلط نیت سے ایسے عملیات کرنے کی اجازت نہیں۔

روحانی اثرات کیلئے:۔ جمعہ کی شب آدھی رات کے وقت باوضو ایک ہزار مرتبہ اسم یا صمد کا ورد توجہ اور انہماک سے کرے تو صاحب ذکر میں روحانیت کے اثرات پیدا ہوں۔

یا قَادِرُ یا قَدِیرُ یا مُقْتَدِرُ: ۳۰۵:۳۱۴:۷۴۴

ستاروں کے اثرات بد سے نجات:۔ جب کوئی نجومی یہ خبر دے کہ تمہارے ستارے

Marfat.com

گردش میں ہیں تو ان اسماء کا ورد کرو۔ نحس اثرات ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایک اسم بھی کافی ہے۔
ہر مشکل میں مدد: ۔ برے وقت میں جب سب منہ پھیر لیں، کوئی مددگار نہ ہو، کوئی راستہ سجھائی نہ دے تو ان اسماء کا ورد کرنے سے کیسی بھی مشکل ہو انشاء اللہ دور جائے گی۔

یا مُقَدِّمُ: ۱۸۴

سوتے میں حفاظت: ۔ اگر بستر پر لیٹ کر سوتے وقت اس اسم کو پڑھے تو چوری کے خوف، مکان کے گرنے، دشمنوں کے حملے، جہاز کے ڈوبنے سے اللہ محفوظ رکھے۔

یا مُؤَخِّرُ: ۸۴۶

مایوس مریضوں کیلئے: ۔ اگر کوئی بیماری میں مایوسی کا شکار ہو تو اسے چاہیئے کہ اسم یا موخر کا کثرت سے ورد کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے شفا عطا فرمائے۔ صحت کے بعد بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو یہ شکر گزاری کا طریقہ ہے۔
قبر و حشر کے خوف سے محفوظ: ۔ اگر انسان کے دامن میں نیک اعمال کی کمی ہو اور عمر کے آخری حصے میں اسے قبر اور حشر کا خوف دامن گیر ہو تو اسم یا موخر کو کثرت سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کرے اور عمر لمبی کرے تا کہ نیک اعمال کر سکے۔

یا اَوَّلُ: ۳۷

اولاد نرینہ اور خزینہ: ۔ اگر کسی کو اولاد نرینہ کی خواہش ہو تو اسم یا اول کا کثرت سے ذکر کرے۔ اگر کوئی شخص اس کا کثرت سے ورد کرے تو اسے کوئی چھپا ہوا دفینہ ملے۔ اسم "یا اول" مقصد کیلئے پڑھے تو انشاء اللہ کامیابی ہو۔
کشف کیلئے: اسم یا اول کو یا آخر کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ اللہ نے چاہا تو صاحب کشف ہو۔ اول یا آخر کے ذکر پر مداومت کرنے سے پہلے کی خبر بھی ملے اور بعد کی بھی۔

یا آخِرُ: ۸۰۱

قوت و نصرت: ۔ اس اسم کے ذاکر کو قوت ملے اور اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو اور کامیابی

Marfat.com

کے قدم چومے۔ جو بھی دشمنی کرے ہلاک ہو۔ جو شخص اس اسم اور دشمن کے نام کے اعداد شامل کر کے نقش بنائے اور ہفتہ کی پہلی ساعت میں لوہے پر کندہ کرے اور اسی تعداد کے مطابق پڑھے، پھر اس نقش کو آگ میں دبا دے تو دشمن ہلاک ہو۔

یا ظاہرُ یا باطِنُ: ۱۱۰۶:۶۲

کشف قبور اور استخارہ:۔ ان اسماء کا عامل دیدۂ بینا اور نورانیت سے سرفراز ہوتا ہے۔ کشف قبور کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ عامل حضرت ان اسماء کے ذریعے استخارہ کرتے ہیں۔ ان سے دل کا زنگ صاف ہوتا ہے۔ غفلت اور منافقت سے نجات ملے اور دوستوں میں بھی جو منافق ہوں وہ منافقت سے باز آئیں اور عامل کے سامنے وہی بات کہیں جو دل میں ہو۔

یا والیُ: ۴۷

سیلاب اور طوفان سے حفاظت:۔ اگر اس اسم کو برتن میں لکھ کر، پانی سے دھو کر مکان یا دوکان کے کونوں میں اور بالا خانوں میں چھڑکے تو چوری، بجلی، آندھی، زلزلہ، بارش، طوفان، سیلاب اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے۔ انشاء اللہ اس کے مال کو کسی قسم کی کوئی گزند نہ پہنچے۔

محنت کشوں کیلئے خاص:۔ جو لوگ محنت یا ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ اس اسم کا ورد کریں اس کی برکت سے تھوڑے وقت میں زیادہ کام ختم ہوگا۔ کام سے خالی نہ رہے گا۔ اگر کوئی ٹھیکیدار ہے تو وہ بھی کام سے کبھی خالی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کہیں نہ کہیں سے کام کا بندوبست کرے گا۔

یا متعالیُ: ۵۵۱

غیب سے مدد اور مرتبہ:۔ اس اسم کی برکت سے اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرمائے۔ اس کا ذاکر بادشاہوں کے پاس جائے تو عزت و احترام پائے اور حاجت پوری ہو۔ اس اسم کے ذاکر کو چاہیے کہ عجز و انکساری سے کام لے۔ مخلوق خدا کو حقیر نہ سمجھے۔ اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کرے گا۔

عورتوں کیلئے:۔ حیض سے فارغ ہو کر پاک و صاف ہو کر کوئی عورت اس اسم کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جملہ آفات سے محفوظ رکھے۔

Marfat.com

یا بَرُّ :۲۰۲

تمام عمر آفات سے محفوظ:۔ اگر کسی بچے کو یہ اسم یاد کرا دے اور وہ اس اسم کو پڑھتا رہے حتیٰ کہ جوان ہو اور اس کے بعد بھی اس اسم کا ذکر کرتا رہے تو وہ عمر بھر ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے۔

یا توّابُ :۴۰۹

کرم کی بارش:۔ اگر کوئی شخص اپنے گناہوں کی وجہ سے مصیبتوں میں گرفتار ہو تو ''یا تواب'' کا کثرت سے ورد کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے اور اس پر اپنے فضل و کرم کی بارش کرے۔ روزانہ ۴۰۹ بار ورد کرے اور بعد ورد جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

بچہ جو روئے:۔ اگر کوئی شیر خوار بچہ بہت روتا ہو تو اس پر ستر بار پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ ہر مرض اور آفت سے محفوظ رہے گا۔

کاملین میں شمار:۔ اگر کوئی خشوع و خضوع سے اس اسم کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقرب اور کاملین میں شمار کرے۔ گناہوں سے اس کا دل تنفر ہو جائے۔

یا مُنتقِمُ :۶۳۰

سفلی علم کا توڑ:۔ جن لوگوں کے کارخانوں یا کاروبار کو سفلی علم کے ذریعے باندھ دیا جاتا ہے، اس اسم کا ورد کریں۔ دم کریں یا پانی پر دم کر کے چھڑکیں، انشاء اللہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔

کھوئی ہوئی دولت و عزت:۔ جو لوگ کسی وجہ سے اپنی دولت و عزت گنوا کر بیٹھے ہوں انہیں چاہئیے کہ سچے دل سے برے کاموں سے توبہ و استغفار کریں اور یا تواب یا منتقم کا ذکر کریں انشاء اللہ پھر وہی بھلے دن لوٹ آئیں گے۔ یہ اسم فتح و ظفر کیلئے بہت موثر ہے۔

یا رَؤُفُ :۲۸۶

تسخیر اور ظلم سے رہائی:۔ اس اسم کے عامل کو لوگ محبت سے دیکھیں۔ اگر کسی کے پاس ایک پیسہ نہ ہو اور وہ لاکھوں کا کاروبار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ جس سے مانگے انکار نہ کرے۔ اس کے عامل کو قرض دینے والے کو اللہ تعالیٰ بڑی برکت دیتا ہے۔ عامل کو بھی اللہ تعالیٰ عزت و

Marfat.com

وقار اور کامرانی سے سرفراز کرتا ہے۔ اگر کوئی خیانت کی غرض سے یہ عمل کرے اور قرض لے کر دینے کی نیت نہ ہو تو ذلیل و خوار ہو۔ اس اسم کے عامل کو اللہ تعالیٰ ظالم اور دشمن سے رہائی دے۔

یا معطی: ۱۲۹

رزق میں فراوانی:۔ رزق میں فراوانی اور ہر جائز خواہش کیلئے اس اسم کا ورد ۱۲۹ بار روزانہ رکھے اور اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار آپ ﷺ پر محبت سے بھیجے۔

یا منعم: ۲۰۰

امیر ہونے کیلئے:۔ روزانہ دو سو بار ''یا منعم'' پڑھنا امیر ہونے کیلئے زبردست عمل ہے۔ ہر عمل سے پہلے اور بعد میں درود شریف ضرور پڑھے۔

یا نافع: ۲۰۱

کاروبار میں نفع:۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے اکتالیس بار یا نافع پڑھنا فائدہ دیتا ہے۔ روزانہ دو سو ایک بار پڑھتے رہنا ہر کام میں نفع پہنچاتا ہے۔ کاروبار کرنیوالے حضرات اپنی دوکان یا دفتر میں بیٹھ کر اس کا ذکر کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت دے گا۔

یا حنّان: ۱۰۹

رزق اور کاروبار میں برکت:۔ ہر نماز کے بعد ۱۰۹ دفعہ ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت دے گا۔ رزق میں اضافہ ہوگا۔

یا منّانُ: ۱۴۱

دولت اور غنا کا خزانہ:۔ بعد نماز عشاء اسم ''یا منان'' کے اعداد کے مطابق ورد کیا جائے تو دولت حاصل ہو۔ جو چیز بڑے بڑے وظائف اور چلہ کرنے سے حاصل نہیں ہوتی وہ کامیابی ان اسماء کا ذکر کرنے سے چند دن میں حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ اسماء دولت اور غنا کے لئے خاص ہیں۔ رزق حلال میں فراوانی، کاروبار اور تجارت میں نفع کے لئے ان کا ورد کرنے والا بے حساب پائے گا۔ ان پاک اسماء میں سے کسی ایک کا ورد بھی کافی ہے۔

Marfat.com

یامانعُ :۱۶۱

کسی کو باز رکھنے کیلئے :۔ اگر کسی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو یہ اسم پڑھے اور اللہ سے دعا کرے کہ اے اللہ ظالم کو مجھے ایذا دینے سے باز رکھ۔ اس اسم کے عامل کو چاہیے کہ خود بھی کسی کو ایذا نہ دے۔ جسے کسی قسم کا خوف ہو اس اسم کا ذکر کرے، انشاء اللہ خوف دور ہو۔ اگر بیوی نافرمان ہو تو بستر خواب پر اس اسم کو پڑھے۔ موافقت پیدا ہو۔

یاضارُّ :۱۰۰۱

ضرر سے محفوظ :۔ عزت اور بزرگی کیلئے جمعہ کی شب سو بار ورد کرے۔ اس اسم کے ذکر کرنے والے کے اہل وعیال اور مال دولت ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہتے ہیں۔

یانور :۲۵۶

انوار کا نزول :۔ روزانہ ۲۵۶ مرتبہ اس اسم کا ورد کرنے والے کا قلب روشن ہو جاتا ہے۔ روشنیاں بڑھتے بڑھتے جسم بھی روشن ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر انسان پانی پر چلے یا ہوا میں اڑے کوئی مشکل نہ ہوگی۔ آنکھوں کی روشنی بڑھے اور بینائی تیز ہو۔ ہر شخص احترام سے پیش آئے۔

یاہادی :۲۰

ہر کام کیلئے :۔ بدکردار اور کج خلق لوگوں کی اصلاح کیلئے یہ اسم تیر بہدف ہے۔ نافرمان بچے فرماں بردار ہوں۔ شیر خوار بچہ روئے یا ضد کرے تو اسے پڑھ کر دم کریں۔ ہر کام اس اسم کی برکت سے مکمل ہو۔

یابدیع :۸۶

دعا قبول ہو :۔ دعا کے وقت اس اسم کو ستر ۷۰ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ دعا قبول ہو۔ کوئی ملازم یا حاکم اپنے عہدے سے معزول کر دیا گیا ہو یا کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہو تو غسل کر کے صاف ستھرا لباس پہنے، دو رکعت نماز ادا کرے اور ستر ۷۰ مرتبہ یا بدیع السّمٰوات والارضِ یا قاضی الحاجاتِ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ یا بدیع پڑھے۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی حاصل ہو۔

Marfat.com

یاباقی: ۱۱۳

کبھی بیمار نہ ہو:۔ اس اسم کا ذاکر کبھی بیمار نہ ہو۔ اگر ہر شب سو مرتبہ اور جمعہ کی شب ایک ہزار مرتبہ عمل میں رکھے تو مستجاب الدعوات ہو۔ جو کہے پورا ہو۔ اگر بادشاہ ذکر کرے تو ملک پر زوال نہ آئے۔ کبھی کسی سے شکست نہ کھائے۔

یاوارِثُ: ۷۰۷

اولاد میں کثرت، مال میں برکت:۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے والا حاکم اور قبیلے کا سردار ہو۔ اولاد میں کثرت، مال میں برکت اور رزق میں وسعت کیلئے اس کا ورد کریں۔

یارشیدُ: ۵۱۴

استخارہ اور کامیابی:۔ اس اسم کا ورد کرنے والا کسی کام کے انجام سے پہلے ہی باخبر ہو جاتا ہے۔ اس اسم کے عامل کے کام آسانی اور حسن وخوبی سے پورے ہوں۔ کسی قبیلے کا سردار یا حاکم اس کا ذکر کرے تو قوم میں عزت اور احترام پائے۔ قبیلہ خوش حال ہو اور ترقی کرے۔ صبح کی نماز اور مغرب کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر ایک ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو ہر مہم میں کامیابی نصیب ہو۔ اگر استخارہ کی نیت سے پڑھے تو انجام جاگتے یا سوتے میں معلوم ہو۔

یاصَبُورُ: ۲۹۸

صبر اور زبان بندی:۔ اس اسم کے عامل میں برداشت کرنے کی ہمت پیدا ہو اور دماغی خلل سے محفوظ رہے۔ کسی خوف، دہشت اور رنج وغم کے وقت اس کا ورد کرے۔ دشمنوں کی زبان بندی کیلئے ایک ہزار تیس بار پڑھے۔ انشاءاللہ حاسدوں اور مخالفوں کی بدگوئی سے محفوظ رہے۔

☆☆☆

Marfat.com

مختلف اشغال

شغل نفی اثبات:۔

لا الہ الا اللہ:

ا۔ذاکرلا الہ الا اللہ کے ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ بے خود ہو جائے۔زبان پر الا اللہ خود بخود جاری ہو جائے تو اس کے ورد میں مشغول رہے آخر میں اللہ کا ذکر زبان پر شروع ہو جائے گا تو اس میں مشغول رہے۔یہ شغل بے تعداد انہاک سے ہو اور اس کے اسرار دیکھے۔

۲۔لا کو ناف سے کھینچے اور دماغ تک لے جا کر الہ کے ساتھ دماغ سے ہر غیر شے کو سر کے پیچھے کی جانب جھٹکے یا تصور میں نکال کر باہر پھینکے اور پھر الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے۔ ساتھ ہی تصور کرے کہ اس ضرب کے ساتھ دل میں ایک نور کا فوارہ پھوٹ رہا ہے۔آہستہ آہستہ اسرار کھلنا شروع ہو جائیں گے۔

۳۔تصور کریں دل میں سنہری حروف میں اللہ لکھا ہوا ہے اور دل اللہ اللہ کا ذکر کر رہا ہے یہاں تک کہ یہ تصور پختہ ہو جائے اور اسم اللہ دل پر صاف نظر آنے لگے تو تصور کرے کہ اسم اللہ روشن ہے اور اس نور میں دل غائب ہو گیا ہے۔جب یہ تصور پختہ ہو جائے تو سوچے یہ نور خون کی گردش کے ساتھ پورے جسم میں سرایت کر رہا ہے۔اس کیساتھ ہی ہر بن مو کو ذکر میں مشغول دیکھے۔جب جسم کا رواں رواں ذکر میں مشغول اور روشن ہو جائے تو پھر جو بھید کھلتے ہیں انہیں دیکھتا جائے اور خاموش رہے اور آگے بڑھتا جائے۔

Marfat.com

۲۔ذکر قلبی اسم ذات:۔

آنکھیں بند کر کے بغیر زبان ہلائے دل سے اسم اللہ کا ذکر دن رات کرے۔ چالیس دن تک یہ عمل انہماک سے کرے تو عالمین کا حال منکشف ہو۔ چالیس دن میں انکشاف عالم ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت وہاہوت ہو اور ایسی کیفیت ہو کہ بیان سے باہر ہے۔

۳۔حفاظتی قلعہ:۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک کاغذ پر دل کی صورت بنائے اس میں اسم اللہ سنہری سیاہی سے لکھے۔ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے برابر سے تھوڑا سا اونچا مناسب فاصلے پر رکھ کر اس پر نگاہیں جمائے۔ تھوڑی دیر بعد آنکھیں بند کر کے اس اسم اللہ کو اپنے دل پر لکھا تصور کرے۔ جب اسم اللہ سنہری رنگ میں دل پر صاف دکھائی دینے لگے تو اسے روشن تصور کرے۔ کچھ عرصہ بعد وہ اسم ایک نور کی صورت ایک شکل میں ڈھل جائے گا۔ اس صورت میں یہ اسم یا تو سامنے ہوگا یا آپ کے دائیں یا بائیں ہوگا۔ اس صورت میں سالک تصور میں اپنے آپ کو اس اسم تک پہنچائے۔ اس کو سیر الی اللہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اپنے آپ الف اور لام کے درمیان تصور کرے۔ جب اپنے آپ کو الف اور لام کے درمیان دیکھنے لگے تو پھر اپنے آپ کو ہر دو لام کے درمیان تصور کرے۔ جب اپنے آپ کو وہاں دیکھنے لگے تو اس تصور کو پختہ کرنے کیلئے ان کے درمیان قیام کرے۔ پھر کوشش کر کے وہاں سے خود کو لام اور ہا کے درمیان پہنچائے۔ پھر یہاں سے ہمت کر کے حلقہ ہا میں خود کو پہنچائے شروع میں سالک اپنے سر کو اس حلقہ میں داخل پائے گا۔ آخر میں اپنے تمام جسم کو اس حلقہ میں پائے گا۔ اس وقت سالک زمین وآسمان کی تمام بلیات سے خود کو محفوظ پائے گا۔ وہ اپنے آپ کو اللہ کے حصار اور حفاظت میں پائے گا۔ اس کا نام سیر فی اللہ ہے۔ اور جب قطرہ دریا میں فانی اور ذرہ آفتاب ذاتی سے منور ہو کر اس مقام عالی سے اپنے پایہ اسفل کی طرف نزول کرے گا تو اپنے ہم جنس کو عروج ونزول کرائے گا۔ اس آمد ورفت کو سیر عن اللہ باللہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

۴۔ ذکر قلندری:۔

دائیں جانب سے کلمہ اللہ کو شروع کرے اور ھُو کی ضرب دل پر لگائے۔ شروع میں آہستہ آہستہ پھر جوں جوں جوش آتا جائے آواز کو بلند کرتا جائے۔ پھر ذکر خفی بحبس دم کرے یعنی ھُو اللہ کو ناف سے کھینچ کر ام الدماغ تک لے جا کر حبس دم کرے اور ھو اللہ کی جنبش ناف میں دے، جب تنگی نفس ہو جائے تو بلفظ اللہ ھُو دم کو چھوڑ دے۔ اسی طرح بار بار کرے۔ سب کچھ اپنے اندر پائے گا۔ دم عیسیٰ کا اثر اور عصائے موسوی کی ضرب کا بھید سمجھ آئے گا۔

۵۔ ذکر نفی اثبات:۔

لا الہ الا اللہ کے ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ ذکر کے سوا کچھ اور باقی نہ رہے۔ یہاں سے ترقی کر کے نفس میں پہنچے۔ وہاں ذکر لا الہ الا اللہ بافکر ہے۔ اس ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ لا الہ نفی ہو جائے اور بجز اثبات کے کچھ نہ رہے۔ نفس سے ترقی کر کے مقام دل میں پہنچتا ہے۔ دل کا ذکر الا اللہ ہے۔ بتصور دل اپنی ذات وصفات کو ذات وصفات حق سے ربط دے کر اس ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ ال بھی نفی ہو الا بھی نفی جائے اور بجز اللہ کے کچھ باقی نہ رہے۔ جب سالک کو یہ مقام ملا تو مرتبہ دل (مقام ملکوتی) سے نکل کر مرتبہ روح میں پہنچتا ہے اور ذکر روحی اسم ذات یعنی اللہ ہے۔ یہ اسم جامع صفات ہے یعنی اللہ میں جو حرف الف اور لام ہے یہ اشارہ ہے طرف اسماء و صفات کے اور حرف ہا جو اللہ میں ہے یہ اشارہ ہے طرف ذات کے۔ پس سالک اس ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ الف لام جو اسم اللہ میں ہے وہ بھی نفی ہو جائے اور بجز ہو کے کچھ باقی نہ رہے۔ یہاں ذاکر خود ذکر ہو جاتا ہے اور مرتبہ روح سے ترقی کر کے مرتبہ سرّ میں پہنچتا ہے۔ یہاں ذکر کی ایسی کیفیت ہو کہ ذاکر اور مذکور کا فاصلہ مٹ جائے۔ یہ مقام فنا ہے۔

دیدار محبوب خدا ﷺ:۔

قبلہ رو ہو کر روضہ پاک کا تصور کرے اور پوری توجہ اور انہماک سے درود شریف کا ذکر

Marfat.com

کرے پھر کسی سے بات کئے بغیر قبلہ رو ہو کر بصورت محمد ﷺ سو جائے ۔ انشا اللہ آپ ﷺ کے دیدار مبارک سے فیض یاب ہوگا۔

کشف قبور:۔

قبر کے پاس بیٹھ کر پہلے فاتحہ پڑھ کر میت کی روح کو بخشے پھر دل کی طرف توجہ کر کے کہے اِکشِف لی یا نورُ اور دل پر اس کی ضرب لگائے پھر قبر پر عین حالہ کی ضرب لگائے ۔ اسی طرح گیارہ سو بار ضرب لگا کر اپنے دل کی طرف توجہ کرے۔

کشف روح اور کشف ملائکہ:۔

ایک ضرب یا ربُ یا روحُ الارواح کی دل پر لگائے پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یا روحُ یا روحُ دس بار کہے، پھر دائیں طرف سبّوح اور بائیں طرف قدوس اور آسمان کی طرف ربّنا وربُ الملائکۃِ اور دل میں والرّوحُ کی ضرب لگائے ۔ اس طرح بعد نماز عشاء روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھتا رہے۔ روح اور فرشتوں کا حال منکشف ہوگا۔

☆☆☆

Marfat.com

باب ۔۱۶

پیشین گوئی

پیشین گوئی ایک ایسی چیز ہے کہ اس پر اعتبار نہ کرنے والے بھی اسے سننا ضرور چاہتے ہیں۔ سو سال بعد کی خبر دینا بظاہر نا قابل یقین اور حیرت کی بات ہے۔ مستقبل کی وہ بات جو ہوئی ہی نہیں اس کے بارے میں کوئی کیسے خبر دے سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب کوئی صاحب قلب ونظر ہی دے اور سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہی اس حقیقت کو جانتا ہے کہ ماضی، حال اور مستقبل کا احساس یا زمانی مکانی فاصلے شعوری کیفیت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سب زمان مکان یہیں موجود ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ کہیں یہ ایک نقطے میں موجود ہیں تو اس میں ذرا برابر شک نہیں۔ فرمایا باب العلم حضرت علی کرم اللہ وجہ نے کہ قرآن پاک کا سارا مضمون سورۃ فاتحہ میں، سورۃ فاتحہ کا بسم اللہ میں، بسم اللہ کا ب میں اور ب کا تمام مضمون اپنے نقطے میں پوشیدہ ہے۔ یوں اگر یہ دنیا ایک کتاب میں بند ہے تو کتاب ایک نقطے میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:۔

''اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں'' (النمل، ۷۵)

اس قرآنی خبر کے مطابق ہر شے، ہر واقعہ، ہر حادثہ چاہے اس کا تعلق ماضی سے ہو، حال سے ہو یا مستقبل سے، سب ایک نقطے میں موجود ہیں۔ بات اس میں جھانکنے کی ہے۔ جیسے

Marfat.com

ان پڑھ کے لئے کتاب میں کچھ نہیں اسی طرح اندھے کے لئے اس نقطے میں کچھ نہیں۔

خلاصہ یہ کہ نام وجود ہے، وجود کہیں موجود ہے اسی کے مطابق مستقبل بھی موجود ہے۔

والد صاحب کا شعری مجموعہ ''چٹختے پتھر'' ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔ اس میں ذوالفقار علی بھٹو کے پھانسی لگنے اور افغانستان پر حملے کی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔

ساست اب سولن کو پھندو جیل ہے لاٹھی چارج ہے

یا پھندا ہے اُو ہٹکاوے جا کی ناڑ کھجاری ہے

ترجمہ: سیاست کانٹوں کا پھندہ ہے۔ اس کو وہی پہنے جس کی گردن اس کی ضرورت محسوس کر رہی ہے یعنی اس پھندے کو وہ گلے میں ڈالے جسے پھانسی چڑھنا ہو۔

کہا بتاؤں میوجی چاٹ چلی ای سوچ

جے اب کے پانی چڑھو ڈھگی رہے نا پال

ترجمہ: اب کی بار (اس دفعہ) پانی چڑھا تو کنارا اور بند (افغانستان اور پاکستان) دونوں لپیٹ میں آئیں گے۔

ایک نکتہ: (تین خطوط یکجا ہوں تو واقعات وحادثات کی مثلث وجود میں آتی ہے۔ یاد رہے کہ زمان اور مکان اپنی جگہ قائم رہتے ہیں، یہ صرف کردار ہے جس کو آگے پیچھے کیا جا سکتا ہے یا بدلا جا سکتا ہے۔ لڑائی جو میدان احد میں لڑی گئی اگر مدینے میں لڑی جاتی تو نتیجہ اور ہوتا۔ یہودی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق شہر میں داخل ہو جاتے تو اگلی نسل کو اس شہر کی فتح کے لئے اتنی قربانیاں نہ دینی پڑتیں۔

اگست ۱۹۹۴ء میں چھپنے والی والد صاحب کی ایک کتاب ''انگشت بدنداں'' میں پیشین گوئی کے موضوع اور اس کے اہم اصول پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں کچھ ملکی حالات، سیاست اور اقتدار کے بارے میں پیشین گوئیاں کی گئیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔ ان کو وضاحت کے ساتھ یہاں درج کیا جاتا ہے:

Marfat.com

بے نظیر کے دوست نما دشمنوں کے نرغے میں پھنسنے اور عہد حکومت کا حال اور الیکشن میں ناکامی کی خبر:۔

☆ جس نے دوست کو نہیں پہچانا وہ دشمنوں میں گھر گیا۔ رنگین بادلوں سے رسوائی اور شکست کی سیاہ بوندیں ٹپکیں گی۔ (اس میں تین باتیں ہیں: دوست نما دشمن، رسوائی، شکست)

بے نظیر کا آخری دور حکومت اچھا تاثر چھوڑ کر نہیں گیا۔ عوام کا یہ خیال غلط نہیں کہ اس کی وجہ اس کے غیر مخلص مشیر اور قریبی ساتھی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے دونوں ادوار میں عوام کو کچھ نہ ملا مگر عوام کے دلوں میں اس کی محبت کم نہ ئی۔ یہ بے نظیر کی خوش بختی تھی کہ وہ آخری دم تک مقبولیت کی بلندیوں کو چھوتی رہی۔ کہتے ہیں کہ اس کی یہی خوبی دشمنوں کو پسند نہ آئی کہ انہیں بے نظیر کی یہ مقبولیت اپنے منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ دکھائی دینے لگی تھی۔

نواز شریف کے الیکشن میں جیتنے کی پیشین گوئی:۔

☆ بروں میں سے کم برے کو حوصلہ دینے والوں کی جیت ہوگی۔

سب نے دیکھا کہ میاں نواز شریف نے وہ الیکشن بہت بھاری اکثریت سے جیتا۔ اس وقت کئی مولانا حضرات بے نظیر کو بڑی اور نواز شریف کو چھوٹی برائی کہتے تھے۔

بے نظیر پینل کی شکست:۔

☆ مالک کے باغی کا ساتھ دینے والا غلام رسوا ہوگا۔

اس وقت جو پارٹیاں الیکشن میں بے نظیر کے ساتھ تھیں وہ سب کی سب بری طرح ناکام ہوئیں۔ بے نظیر کو مذہبی لوگ شریعت کا باغی سمجھتے تھے کہ اس نے کچھ شرعی احکامات کے خلاف بیان دیا تھا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کی سزا کو نامناسب کہا تھا۔

نواز شریف کی حکومت جانے کی خبر:۔

☆ مخلص قیادت، قوم کا اتحاد اور عزم، فتح کی ضمانت ہوگا ورنہ قیامت ہوگی۔

اس خبر میں نواز شریف کی حکومت جانے اور آنے والوں کی پست ہمتی، خلوص اور عزم

Marfat.com

کی کمی،قوم کے انتشار اور پاکستان پر جارحیت کی خبر موجود ہے۔خلوص اور حوصلے کی کمی کے باعث جس قیامت کی طرف کھلا اشارہ اس خبر میں ہے وہ قیامت برپا ہوئی اور آج تک جاری ہے۔اگر خلوص وعزم کے ساتھ ٹکرایا جاتا تو فتح یقینی اور نقصان کم تھا۔

یاد رہے کہ انگشت بدنداں میں یہ بات کھلے لفظوں میں کہی گئی ہے کہ نواز شریف کی حکومت ملک وقوم کو خوش حالی اور ترقی کے راستوں پر گامزن کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔اسی لئے اسے آنے والے حالات سے آگاہ کرنے کیلئے والد صاحب نے ۱۹۹۲ء میں خط لکھا تھا جس کا جواب انگشت بدنداں میں چھپا ہوا ہے۔جب یہ خط لکھا گیا اس وقت نواز شریف کی حکومت کو گرانے کی سازشیں ہو رہی تھیں۔نواز شریف دور میں چاروں صوبوں کے عوام اب کی نسبت بہت قریب تھے۔ایٹمی دھماکہ اس کی ہمت اور عزم کی کھلی دلیل ہے۔مطلب یہ تھا کہ نواز حکومت قائم رہی تو سب ٹھیک اگر کسی نے شب خون مارا تو خلوص اور عزم سے عاری حکمران نااتفاقی اور تباہی کا باعث ہوں گے۔اس شب خون کے سبب جو قیامت برپا ہے سب کے سامنے ہے۔

مشرف کی غلطی اور قوم کا بھاری نقصان:۔

☆غلطی کرنے والا جتنی جلدی ازالہ کرے قوم کے لئے بہتر ہے۔

مشرف حکومت کے جانے کی خبر:۔

☆دیواریں اٹھانے والوں کا دم اپنے ہی بنائے ہوئے حصاروں میں گھٹ کر رہ جائے گا۔دیواریں گرانے والے غنیمت ہوں گے۔

مشرف نے جو جال دوسروں کے لئے بچھایا،خود اس میں پھنس گیا۔

بے نظیر کے قتل کی خبر:۔

☆جو مہرہ آگے بڑھایا گیا۔اس کی زندگی کم کردی گئی۔

سب جانتے ہیں کہ بے نظیر کو مذاکرات کے نام پر آگے لایا گیا اور جب میدان ہموار ہوگیا تو اسے راستہ سے ہٹا دیا گیا۔

Marfat.com

امریکہ کی ساری دنیا پر غلبہ کی سازش اور حملوں کی خبر :۔

☆ ایک مغرور حکومت کی سازشیں تیسری جنگ عظیم کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

یہ بات اب ساری دنیا سمجھنے لگی ہے کہ مسلمان ملکوں کے خلاف چھیڑی گئی جنگ ایک سازش اور منصوبے کے سوا کچھ نہیں۔ یہ حماقت جاری رہی تو دنیا تیسری جنگ کا انتظار کرے۔

حکمرانوں کی بزدلی اور درست مشورہ :۔

☆ بڑھ کے ٹکرانے والا زندہ رہے گا۔ اسے موت بھی نہیں مار سکے گی۔ خوف اور چالاکی سے سمٹنے والے غلامی کی نظر نہ آنے والی زنجیروں کو حفاظتی حصار سمجھ رہے ہیں ان کا پھیلاؤ سب کو محیط ہے۔ (وہ موقع کی تلاش میں ہے، تم اسے یہ موقع نہ دو، فیصلہ خود کرو)

آج پاکستان کے گرد جو جال بن دیا گیا ہے اس میں دشمن کی سازش اور طاقت سے زیادہ قیادت کا غیر مخلصانہ اور مجرمانہ رویہ اصل محرک ہے۔ مکڑی کے اس جالے کو توڑنا بہتر ہے۔

ایٹمی دھماکہ، جنگ، بعد کے حکمرانوں کی بزدلی اور دوستوں کی دوری :۔

☆ طاقت (ایٹمی صلاحیت) کا اظہار یا اخفا جنگ کو نہیں ٹال سکے گا۔ کمزور اور بزدل اپنے دوستوں کو کشش نہیں کرے گا۔

ایٹمی دھماکہ نہ بھی ہوتا تو بھی یہی ہوتا جو ہو رہا ہے، لیکن اگر اس وقت وزیر اعظم پاکستان نواز شریف دھماکہ نہ کرتا تو پاکستان کا حال اس سے زیادہ خراب ہوتا جو آج ہے۔ مخلص قیادت کی موجودگی میں دشمن کھل کر کھیلتا اور مار کھاتا۔ کھلی جنگ سے درمیانی کیفیت زیادہ نقصان دہ ہے۔ وقت کا فیصلہ دشمن پر چھوڑا گیا تو نقصان زیادہ ہوگا۔ رہنما راہ پر آئے تو بات ہے۔

بعد کے حکمران :۔

☆ بلندی سے نیچے اتر آنا زندگی کی ضمانت ہوگا۔ حالات نے دھکیلا تو نتائج مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔

جو ہوتا ہے پہلے سے ایک کتاب میں درج ہے۔ جہاں واقعات و حادثات کا ریکارڈ

Marfat.com

ہے ،تبدیلی بھی وہیں سے ممکن ہے۔ وہاں انسان اور اس کے وسائل نہیں پہنچ سکتے ،وہاں تک صرف دعا کی پرواز ہے۔ دعا جو اظہار عاجزی کا ایک ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس کا بندہ اسی سے مانگے اور کسی سے نہ مانگے۔ مطلوبہ نتائج کیلیے دعا سعی کی محتاج نہیں مگر دنیا دارالعمل ہے اور دعا کے ساتھ سعی قدرت کا منشاء بھی ہے۔ بزدلی کی سزا ہے، بہادری کی جزا ہے۔

سکندر سہراب میو کی شاعری سے منتخب اشعار

یہ بھی سچ ہے منہ کھولے تھی صحراؤں کی پیاس
اپنا ساحل لے ڈوبے جو ساگر ایسے تھے

☆

بند آنکھوں کے لئے سو واہمے رہ جائیں گے
سو گئے تو عمر بھر کے رت جگے رہ جائیں گے
تیز طوفانوں کی زد میں ہے چمن اہل چمن
ہاتھ سے موسم گیا تو حادثے رہ جائیں گے
وقت ہوتا ہے کوئی اونچی اڑانوں کے لئے
تیر میں بیندھے گئے تو پر دھرے رہ جائیں گے
شمع کی لو کو ہوائیں لے گئیں تو دیکھنا
پھر وہی شام الم کے سلسلے رہ جائیں گے

☆☆☆

شاخ پر بجلیوں نے بسیرا کیا
اب نشیمن نہیں گلستاں دیکھئے
آگ اوڑھے ہوئے ہے فضائے چمن

Marfat.com

شاخساروں سے اٹھتا دھواں دیکھئے
تنگ ہونے لگی ہے زمین وطن
کیا دکھائے ہمیں آسماں دیکھئے

☆☆☆

اے چارہ گر مریض کی حالت خراب ہے
دم دے گیا تو کوئی دوا کام کی نہیں

☆

بدلا ہوا جو طور مرے نامہ بر کا ہے
پہچانتا ہوں میں یہ اثر اس نظر کا ہے

☆

وہ جس کے جھوٹ کو سچ کی طرح سنا ہم نے
ہمارے سچ پہ کہیں سیخ پا نہ ہو جائے

☆☆☆

وہ آئیں تو جان سے جائیں   یہ جائیں تو خیر منائیں
کھوج ملے تک فرصت ہے   اس کے بعد قیامت ہے

☆☆☆

پہلے تو شب ہجر غم و یاس نے مارا
پھر شام الم درد کے احساس نے مارا
وہ زود فراموش ہے معلوم تھا لیکن
اے عہد وفا ہم کو ترے پاس نے مارا

☆☆☆

Marfat.com

موسم کی طرح رنگ بدلتی ہوئی نظریں
شیشے کی طرح ٹوٹتے پیمان تمہارے
وہ اور ہے جو بات زباں پر ہے تمہاری
کچھ اور ارادے ہیں مری جان تمہارے

☆☆☆

ساری گرمی شام تلک ہے سورج کو ڈھل جانا ہے

☆☆☆

پھر دے گیا فریب وہ میرے خلوص کو
پھر چال چل گیا وہ میرے اعتبار سے

☆

کل اہل شہر کا جو نشانہ بنا رہا
دیوانہ ہاتھ میں ہے وہ پتھر لئے ہوئے

☆

دن میں ساتھ نہ چھوڑیں گے سائے بھوت اندھیروں کے

☆

راہزن کا بھی ہے سامنا تو مگر دشمن جاں مرے ہم سفر لوگ ہیں

☆

دیکھنا چاہے بھی کیوں وہ اس کو فرصت بھی کہاں
رات بھر تڑپا کیا ہے درد کی بانہوں میں کون
منحصر حالات پر ہوتا ہے اس کا فیصلہ
کون مجرم ہے یہاں اور بیگناہوں میں ہے کون

Marfat.com

☆

محرومیوں کو اور ستم آشنا کرو
اس بے حسی کے نام کوئی حادثہ کرو

☆

جس پر دیار عشق میں نازاں جنون رہا
وہ معرکہ غرور حمیت کے نام ہے

☆

جس کو چاہا اس کو ہر حال میں چاہے جانا
اپنا مسلک ہے بہر طور نبھاہے جانا
جب بھی آتا ہے تیرے دست حنائی کا خیال
زخم کو بھول کے خنجر کو سراہے جانا

☆

ڈر کے جینو بی کوئی جینا میں جینو میو جی
جندگی کائیں کی جاہے موت کو دھڑکو رہو
جان دی اے پر بچالی آبرو میوات کی
چوم لی سولی سدا کو نام باہڑ کو رہو

☆

اتنی بھی بے فرصت پائے جو جتنو کھائے پچھتائے

☆

جینے کا حوصلہ ہے تو دنیا بری نہیں

☆☆☆

Marfat.com

ہماری مطبوعات

انگشت بدنداں	سکندر سہراب میو ایم اے	۵۰
لفظ قاتل لفظ مسیحا	سکندر سہراب میو ایم اے	۱۶۰
تقدیر بدلتی ہے	سکندر سہراب ایم اے	۱۵۰
قانون زندگی	سکندر سہراب ایم اے	۲۰۰
لفظوں کا سائنسی استعمال	سکندر سہراب ایم اے	۱۰۰
عجائبات اسماء	راحت جاہ	۱۰۰
معجزات و کرامات	راحت جاہ	۵۰
میں نے دیکھا	نسرین صادق	۱۲۰
زندگی کا چکر (تعلیمات سکندر سہراب)	رخشندہ جہاں میو	۱۰۰
قانون زندگی حصہ دوم۔ا (تعلیمات سکندر سہراب)	رخشندہ جہاں میو	۵۰

شاعری

جان رحمت۔ نعتیہ مجموعہ	سکندر سہراب ایم اے	۱۰۰
شہر جاں	سکندر سہراب ایم اے	۱۶۰
چیختے پتھر	سکندر سہراب ایم اے	۱۰۰
لب دریا	سکندر سہراب ایم اے	۱۰۰
بوئے آوارہ	سکندر سہراب ایم اے	۱۰۰
الاؤ	سکندر سہراب ایم اے	۱۰۰
مہکے گھاؤ	سکندر سہراب ایم اے	۱۰۰
میری منجل	سکندر سہراب ایم اے	۶۰

بچوں کے ناول

مشن بھوت گاری	سکندر سہراب ایم اے	۲۰
امر اور دیو	سکندر سہراب ایم اے	۶

Marfat.com

حیرت ناک	سکندر سہراب ایم اے	۳
بہادر آغو	سکندر سہراب ایم اے	۶
راج اور شہزادی تارا	سکندر سہراب ایم اے	۶
سمندری ڈاکو اور عمر	رخشندہ جہاں میو	۱۰

تعلیمات: روحانی سکالر سکندر سہراب میو۔ایم اے

''فہم زندگی''

اعتماد اور دلیری سے کامیاب زندگی گزارنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کیجئے

''جب ہم فہم زندگی کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق شعور ہے۔ پیدائش، نمو، ارتقاء، کامیابی، ناکامی، صحت، بیماری، موافق اور مخالف قوتیں اور موت غرض یہ کہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سب موضوع اس میں زیر بحث آجاتے ہیں۔''

مولفہ: رخشندہ جہاں میو

تعلیمات: روحانی سکالر سکندر سہراب میو۔ایم اے

''زندگی کا چکر''

ہر معاشرے اور ہر فرد، ہر عورت اور ہر مرد کے پڑھنے کی کتاب۔

مولفہ: رخشندہ جہاں میو

Marfat.com

تعلیمات: روحانی سکالر سکندر سہراب میو۔ایم اے

”تقدیر کیا ہے“

اور

”کیسے بدلتی ہے“

رخشندہ جہاں میو

اس کتاب میں عام فہم انداز میں یہ بتایا گیا ہے کہ تقدیر کی حقیقت کیا ہے اور اسے بدلا کیسے جا سکتا ہے۔اس راز کو سمجھ کر آپ اپنے لئے درست راستہ اختیار کر کے اپنے کامیابی کے دروازے کھول سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

سہراب پبلشرز جیلانی سنٹر (احاطہ شاہدریاں) اردو بازار لاہور

فون نمبر:0333-4402975:0333-4888921:042-37361595

ای میل:sikandar_sohrab@yahoo.com

ویب سائٹ:www.sohrabmeopoint.com

☆☆☆

Marfat.com

وہ جنس ہوں جسے بازار کی تلاش رہی
پھر اس کے بعد خریدار کی تلاش رہی

یہ روشنی کے پیمبر نہیں جو بستی میں
دیا بجھا کر ستاروں کی بات کرتے ہیں

تشنہ لبی کے نام پہ چلتا ہے دور جام
تشنہ لبوں کا نام کسی جام پر نہیں

سکندر سہراب میو کا نیا شعری مجموعہ

"آنکھ میں نم"

زیرِ ترتیب

کنڈے میرے پیراں تھلے
کلیاں اوہدیاں راہواں دے لئی
میرے ہاری ننگے پیریں
اونچے شملے شاہواں دے لئی
کی کی ظلم لکاواں تیرے
دھپے ماریں چھانویں لکھاں

سکندر سہراب میو کی خوبصورت پنجابی غزلوں، نظموں کا مجموعہ

"تیرے ناں"

قیمت: 100

Marfat.com

تعلیمات روحانی سکالر سکندر سہراب میو ایم۔اے

موت اور تقدیر پہ غالب دعا

مؤلفہ

رخشندہ جہاں میو

سہراب میو پوائنٹ جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اُردو بازار لاہور۔ 042-37361595 0333-4402975

Marfat.com